﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران: ۷۴) ﴿... عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل: ۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ نصیر احمد قمر

جلد ۲ — جمعۃ المبارک — ۲۱ جولائی ۱۹۹۵ء — شمارہ ۲۹

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہے
کہ ایک نیکی سے دوسری نیکی پیدا ہو جاتی ہے

اصل بات یہ ہے کہ بد اعمالی کا نتیجہ بد اعمالی ہوتا ہے۔ اسلام کے لئے خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہے کہ ایک نیکی سے دوسری نیکی پیدا ہو جاتی ہے۔ مجھے یاد آیا تذکرۃ الاولیاء میں میں نے پڑھا تھا کہ ایک آتش پرست بڈھا نوے برس کی عمر کا تھا۔ اتفاقاً بارش کی جھڑی جو لگ گئی تو وہ اس جھڑی میں کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا تھا۔ کسی بزرگ نے پاس سے کہا ارے بڈھے تو کیا کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بھائی چھ سات روز متواتر بارش ہوتی رہی ہے چڑیوں کو دانہ ڈالتا ہوں۔ اس نے کہا کہ تو عبث یہ حرکت کرتا ہے۔ تو کافر ہے تجھے اجر کہاں۔ بوڑھے نے جواب دیا مجھے اس کا اجر ضرور ملے گا۔ بزرگ صاحب فرماتے ہیں کہ میں حج کو گیا، تو دور سے کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بڈھا طواف کر رہا ہے اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا اور جب میں آگے بڑھا تو پہلے وہی بولا کیا میرے دانے ڈالنا ضائع گیا، یا ان کا عوض ملا؟

اب خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کافر کی نیکی کا اجر بھی ضائع نہیں کیا تو کیا مسلمان کی نیکی کا اجر ضائع کر دے گا؟ مجھے ایک صحابی کا ذکر یاد آیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اپنے کفر کے زمانہ میں بہت سے صدقات کئے ہیں کیا ان کا اجر مجھے ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہی صدقات تو تیرے اسلام کا موجب ہو گئے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول [طبع جدید] صہ ۴۶، ۴۷)

دنیا میں حیرت انگیز روحانی انقلاب برپا ہو رہے ہیں
اور پاکستان میں بھی یہ ہو کر رہے گا
اور قوم کی اکثریت انشاء اللہ تعالیٰ ہدایت پائے گی

لندن (۱۴ جولائی): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ جمعہ میں میں نے اللہ تعالیٰ کے حق نام کے تعلق سے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی کہ حق ذات کے ساتھ تعلق ہو تو حق پھیلانا اس کا طبعی نتیجہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ العصر کے حوالہ سے بتایا کہ اس میں تواصوا بالحق کے ساتھ تواصوا بالصبر کے مضمون کو باندھا گیا ہے۔ ہر جگہ جہاں تبلیغ کا مضمون ہے وہاں صبر کا مضمون بھی ساتھ نظر آتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں تو صبار یا صبور کے الفاظ اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر بیان نہیں ہوئے۔ جب اس پر میں نے غور کیا کہ قرآن مجید میں کیوں صبار یا صبور بطور صفات الٰہی کے بیان نہیں ہوئے تو یہ بات سامنے آئی کہ صبر میں دو آزمائشیں سامنے ہوتی ہیں ایک غصے کی اور دوسری رحم کی۔ پھر رحم کے تعلق میں دو طرح کی آزمائشیں ہیں ایک یہ کہ کسی دوسرے پر رحم آ رہا ہو اور دوسرے یہ کہ اپنے آپ کو قابل رحم حالت میں پائے۔ اور اس دوسرے حصہ کا تعلق کسی پہلو سے بھی اللہ کی ذات سے نہیں ہو سکتا اور اس میں محض غصے والی حالت میں یعنی غضب کی حالت میں ہاتھ روکنے والا مضمون ہے۔ اور مضمون کے لحاظ سے قرآن کریم میں یہ موجود ہے اور صفت حلیم میں داخل ہے۔ یہ صبر طاقت کا صبر ہے اور کمزوری کا صبر نہیں ہے۔ اس صبر میں اللہ تعالیٰ سے انسان کی مشابہت ہو سکتی ہے۔ انسان بھی اگر مقابلہ کی طاقت رکھتا ہو اور اللہ کی رضا کی خاطر یا کسی اعلیٰ قدر کے پیش نظر مقابلے سے باز رہے تو اسے بھی صبر کہا جائے گا۔

حضور نے مختلف آیات قرآنیہ کے حوالے سے بتایا کہ مومنین کی دعوت الی اللہ رحمت کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ ان کی نصیحت میں غصے کا کوئی عنصر نہیں ہوتا اور رحمت اور شفقت کی نصیحت ہے جو کامیاب ہوا کرتی ہے۔ باقی صفحہ ۲

مختصرات

علم ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ اسلامی تعلیم یہی ہے کہ انسان زندگی کے آخری سانس تک تحصیل علم کا سلسلہ جاری رکھے۔ علم حقیقی تو خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ دنیاوی وسائل کے لحاظ سے علم کتابوں سے بھی سیکھا جاتا ہے اور علماء و اساتذہ سے بھی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے M.T.A. کے ذریعہ ہمارے لئے علم سیکھنے کا ایک غیر معمولی ذریعہ مہیا فرمایا ہے۔ ہماری خوش بختی اور سعادت ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر روز مختلف پروگراموں میں بنفس نفیس شمولیت فرماتے ہیں اور عالمگیر ناظرین کے لئے حصول علم کی وسیع راہوں کو روشن فرماتے ہیں۔ ان سب راہوں پر، حضور انور کے ساتھ، قدم بقدم چلنا ہمارے لئے حصول علم کی ضمانت ہے۔ علم و عرفان کی ایسی انتہائی بابرکت مجالس جو گزشتہ ہفتہ کے دوران منعقد ہوئیں ان کا مختصر تعارف ذیل میں درج کیا جا رہا ہے:

ہفتہ یکم جولائی ۱۹۹۵ء.

آج چونکہ اطفال الاحمدیہ کا اجتماع تھا اس وجہ سے صرف بچیوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کلاس ہوئی۔ جس میں بچیوں نے انفرادی طور پر بھی اور گروپس کی شکل میں بھی نظمیں سنائیں۔ ایک بچی نے تقریر بھی کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بچیوں سے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اور ان کا ترجمہ بھی سنا۔ اور سب بچوں کو یہ ساری آیات مع ترجمہ یاد کرنے کی تلقین فرمائی۔

اتوار ۲ جولائی ۱۹۹۵ء.

آج کا پروگرام "ملاقات" اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوا جس میں ریڈنگ کے سکولوں کے بعض انگریز اساتذہ شامل ہوئے۔ اس مجلس میں درج ذیل سوالات کئے گئے.

☆ دو مختلف معاشروں میں رہنے والے بچوں کی ہم کس رنگ میں مدد کر سکتے ہیں؟
☆ اسلامی طریقہ تعلیم میں Healing Power of Music کو کیوں شامل نہیں کیا جاتا؟
☆ ایک استاد کے طور پر میں ان مسلمان طالبات کو جو اسلامی روایات اور طرز عمل کو نظرانداز کرتی تھیں، اس بات سے منع کرتا رہا ہوں۔ کیا میرا یہ طرز عمل درست تھا؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ استاد کا ان معاملات میں طلباء کو منع کرنا درست نہیں۔
☆ اسلامی تعلیم کا وہ کون سا پہلو ہے جس کو سکولوں میں رائج کرنا چاہئے؟
☆ مسلمانوں کی نوجوان نسل کے بچے اور بچیاں مغربی معاشرہ کے اثرات کا کس طرح مقابلہ کر رہے ہیں؟
☆ کیا ویسٹ انڈین لوگوں کے عمومی طرز عمل پر غلامی کے پس منظر کے علاوہ تعلیمی پس ماندگی کا بھی کوئی اثر ہے؟

سوموار ۳ جولائی ۱۹۹۵ء.

معمول کے مطابق ہومیو پیتھی کی کلاس نمبر ۹۲ ہوئی۔ کلاس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ہومیو پیتھی علاج کوئی فرضی بات نہیں بلکہ یہ ایک مشاہدہ ہے اور مشاہدہ کے نتیجہ میں یہ ہمیں جہاں پہنچاتی ہے وہاں پہنچنا پڑتا ہے۔ دوسری بات اس میں قابل توجہ ہے کہ پوٹنسیز بعض جگہ اثر کرتی ہیں اور بعض جگہ نہیں۔ یہ بھی پورا جہان ہے ریسرچ کا۔ اور اس سلسلہ میں بعض احمدیوں کو اپنے لئے ایک خاص لائن مقرر کر کے اس پر تجربے کرنے چاہئیں۔ بعض

باقی صفحہ نمبر ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ جولائی کی شام مسجد فضل لندن کے احاطہ میں حسب ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا.

☆ پہلا نکاح مکرمہ منورہ دردانہ خان صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب (ہارٹلے پول) کا مکرم ڈاکٹر عبدالصبور خان صاحب غوری ابن مکرم محمد ناظم خان صاحب غوری (لندن) کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار پونڈ حق مہر پر طے پایا۔

☆ دوسرا نکاح مکرم فرید احمد خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب (ہارٹلے پول) کا مکرمہ بنت المہدی زوناشاہ صاحبہ بنت مکرم سید عبدالماجد شاہ صاحب (امریکہ) کے ساتھ مبلغ دس ہزار پونڈ حق مہر پر طے پایا۔

خطبہ نکاح میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر دو نکاحوں کے فریقین کا مختصر تعارف بیان فرمایا۔ حضور نے مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی اہلیہ مکرمہ ساجدہ حمید صاحبہ (مرحومہ) کا اور ان کی خدمات دینیہ کا خصوصیت سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں کام کرتے ہیں ان کی یاد ہمیشہ باقی رہتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ نمایاں اور روشن تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اعلانات نکاح کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ہر دو نکاح فریقین کے لئے دین و دنیا میں ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

اداریہ

بوزنیا کے دردناک حالات

بوزنیا میں اقوام متحدہ کی مبینہ "امن فوج" کے سینکڑوں سپاہیوں کی سربوں کے ہاتھوں یرغمالی، نیٹو کے ایف ۔ ۱۶ طیارے کی تباہی، امن فوج کے ٹھکانوں پر حملے اور حال ہی میں اقوام متحدہ کی طرف سے مبینہ Safe Havens میں سے Srebrenica پر سربوں کے حملے اور ہزاروں سویلین پر ان کی وحشت و بربریت نے ایک دفعہ پھر اس حقیقت کو نمایاں کر دیا ہے کہ اقوام متحدہ پر صرف چند بڑی طاقتوں کی اجارہ داری ہے جو جتھہ بندی کے ذریعہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے اسے استعمال کر رہی ہیں ورنہ یہ ایک مردہ اور بے جان ادارہ ہے اور غریب، پسماندہ اور کمزور ممالک بالخصوص مسلمان ممالک کو اس ادارہ سے کسی قسم کا انصاف نہیں مل سکتا۔ فلسطین کے مسئلہ میں یونائیٹڈ نیشنز اور سیکیورٹی کونسل کی مختلف قراردادوں کا جو حشر اسرائیل نے کیا تھا وہی حشر سرب آج کر رہے ہیں۔ جس طرح اسرائیل نے فلسطینیوں کا قتل عام کیا، بستیوں کی بستیاں منہدم کر دیں اور انہیں ملک بدر کیا اسی طرح بوزنین مسلمانوں کے ساتھ سرب کر رہے ہیں اور یو این او پر قابض بعض بڑی طاقتیں سربوں کے مقابلہ پر اپنی بے بسی اور بیچارگی کا رونا روتے ہوئے اپنی "امن فوج" کو وہاں سے نکالنے کے فیصلے کر رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کا ماضی اور حال اس بات کا گواہ ہے کہ اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب عربوں کے خلاف یا مسلمانوں کے خلاف فیصلے کرنے ہوں تو انتہائی ظالمانہ فیصلے کئے جائیں اور جب ان کے حق کی بات ہو تو سوائے چند آوازیں نکالنے کے اس کی اور کوئی بھی حیثیت نہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ یہ ادارہ باقی رہنے کے لائق نہیں اور یہ اپنے منطقی انجام کو ضرور پہنچے گا۔ موجودہ خوفناک حالات میں ہمارا فرض ہے کہ درد دل کے ساتھ اپنے بوزنین مسلمان بھائیوں کے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے ۔ ظالموں کی گرفت فرمائے اور تمام بنی نوع انسان کو عالمی مصائب سے بچائے خواہ وہ انسانی غلطیوں کے نتیجے میں ہیں یا بعض ایسی تقدیروں کے نتیجے میں جن کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔

بقیہ مختصرات

"ہومیو پیتھی علاج کوئی فرضی بات نہیں بلکہ یہ ایک مشاہدہ ہے اور مشاہدہ کے نتیجہ میں یہ ہمیں جہاں پہنچاتی ہے وہاں پہنچنا پڑتا ہے۔ دوسری بات اس میں قابل توجہ ہے کہ پوٹینسیز بعض جگہ اثر کرتی ہیں اور بعض جگہ نہیں۔ یہ بھی پورا جہان ہے ریسرچ کا۔ اور اس سلسلہ میں بعض احمدیوں کو اپنے لئے ایک خاص لائن مقرر کر کے اس پر تجربے کرنے چاہئیں۔ بعض دواؤں کی پوٹینسیز Potencies کی تمام Range کو بعض مریضوں پر استعمال کر کے دیکھنا چاہئے مگر ان سے اجازت لے کر تاکہ اگر کسی جگہ ردعمل شدید ہو تو وہ آنکھیں کھول کر بتائیں کہ ہاں میں تیار ہوں اس کے لئے ۔ اور ان کا تجزیہ، ان کی ذہنی ساخت، ان کے مزاج، ان کی خواہشات، ان کی نفرتیں یہ ساری چیزیں ریکارڈ کر لینی چاہئیں۔ پھر پوٹینسیز کا تجربہ کریں"۔

منگل ۴ جولائی ۱۹۹۵ء.

آج ہومیو پیتھی کی کلاس نمبر ۹۳ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لی۔

بدھ ۵ جولائی ۱۹۹۵ء.

پروگرام کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ترجمۃ القرآن کی کلاس نمبر ۶۶ لی۔ جس میں سورہ المائدہ کی آیت ۱۴ تا ۲۷ کا آسان ترجمہ اور ضروری مقامات کی تشریح و تفسیر بیان فرمائی۔

جمعرات ۶ جولائی ۱۹۹۵ء.

ترجمۃ القرآن کی کلاس نمبر ۶۷ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت نمبر ۲۸ تا ۳۹ کا ترجمہ و تفسیر بیان فرمائی۔

جمعۃ المبارک ۷ جولائی ۱۹۹۵ء.

سوال و جواب کی مجلس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ساتھ ہوئی یہ مجلس اردو میں تھی۔ سوالات یہ تھے.

☆ بعض اوقات نماز پڑھتے ہوئے ذہن دوسری باتوں پر غور کرنا شروع کر دیتا ہے اور خیالات منتشر ہو جاتے ہیں۔ خیالات کو مرکوز کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

☆ سائنس دان بالعموم بڑے Logical اور حقیقت پسند ہوتے ہیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ ان میں سے اکثر مذہب میں بہت کم دلچسپی لیتے ہیں ۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا کیا تبصرہ ہے؟

☆ بعض زیر تبلیغ احباب بہت قریب آ جاتے ہیں اور ان کو احمدیت کی سچائی کے متعلق خوابیں بھی آ جاتی ہیں لیکن مہینوں گزر جانے کے بعد بھی بیعت نہیں کرتے جبکہ بعض لوگ صرف دو تین دفعہ کی تبلیغی گفتگو کے بعد ہی بیعت کر لیتے ہیں۔ اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

☆ حضرت مصلح موعودؓ نے وصیت کے بارہ میں اپنی کتاب "نظام نو" میں فرمایا کہ دنیا کے نظام نو کی بنیاد اس پر ہوگی اور دنیا کے اقتصادی مسائل کا حل بھی اسی میں ہوگا۔ حضور فرمائیں کہ اس کا نفاذ کس طرح ہوگا؟

☆ حدیث نبویؐ میں نزول مسیح کا ذکر آیا ہے۔ ان کے ساتھ ابن مریم کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر ان کا دوبارہ نزول جسمانی مراد نہیں تھا تو اس کے ساتھ ان کی والدہ کا نام کیوں مذکور ہے؟

☆ حضرت مصلح موعودؓ نے سورہ الفجر کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ "میرے نزدیک اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی خبر ہے" نیز آپؓ نے حدیث نبویؐ، حضرت مسیح موعودؑ کے ایک رؤیا اور آپؑ کے الہام کا ذکر فرمانے کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ حضرت موسیٰؑ کی فرعون سے نجات جیسا واقعہ جماعت احمدیہ کو پیش آئے گا۔ کیا اس پیش گوئی کا انطباق جماعت احمدیہ کی موجودہ حالت پر کیا جا سکتا ہے؟

☆ M.T.A. کا اسرائیل پر کیا اثر ہوا ہے؟

احادیث النبی ﷺ

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَاَيُّهَا النَّاسُ اِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَائِرِ۔ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: وَمَا شِرْكُ السَّرَائِرِ؟ قَالَ: يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ جَاهِدًا لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ النَّاسِ اِلَيْهِ ۔ فَذٰلِكَ شِرْكُ السَّرَائِرِ۔

(الترغیب والترهیب ص۳۲ الترهیب من الریاء بحواله ابن خزیمه فی الصحیح)

حضرت محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ باہر نکل کر فرمایا، اے لوگو! شرک خفی سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور! شرک خفی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایک شخص کھڑا ہوتا ہے اور سنوار کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی خواہش و کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ اسے اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں یہی (دکھاوے کی خواہش) شرک خفی ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ، وَ مَنْ يُرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ۔ (بخاری کتاب الرقاق باب الریاء والسمعة)

حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس رنگ میں شہرت دے گا کہ آخر کار اس کے عیب لوگوں پر ظاہر ہو جائیں گے اور جو شخص ریاکاری سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری سب پر ظاہر کر دے گا۔

بقیہ از صفحہ اول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تبلیغ کی کامیابی رحمت میں تھی اور چونکہ آپ کی رحمت بہت وسیع تھی اس لئے آپ کو صبر کا بھی بہت بڑا پیمانہ عطا کیا گیا۔ حضور نے بتایا کہ صبر ہی ہے جو دعا کا محرک بنتا ہے اور صبر والے ہی کی دعا ہے جو دراصل مقبول ہوتی ہے۔ بے صبرے کی دعا کوئی معنی نہیں رکھتی۔ حضور نے صبر کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اگر صبر کرنے والے کے دل سے ایسی بددعا نکلے جو مومن کے شایان شان ہو اور اس میں اذن الٰہی بھی شامل ہو وہ دشمنوں کو تباہ کر دیا کرتی ہے۔ دعا کرنے میں بھی صبر ضروری ہے۔ حضور نے اپنی ایک پرانی رؤیا کے حوالہ سے بھی صبر کے بعض پہلوؤں کو اجاگر فرمایا اور بتایا کہ اس میں یہ پیغام تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے دور میں جہاں بڑی بڑی مخالفتیں تھیں ان پر ہمیں غلبہ عطا فرمائے گا اور غلبہ رحمت اور محبت اور عشق کے نتیجہ میں عطا کرے گا۔

حضور نے فرمایا کہ دنیا بھر میں حیرت انگیز روحانی انقلاب برپا ہو رہا ہے اور پاکستان میں بھی یہ ہو کر رہے گا۔ جو چاہیں یہ علماء کر لیں ان کی ہر روک خس و خاشاک کی طرح اڑا دی جائے گی۔ یہ خود پکڑے جائیں گے، عبرت کا نشان بنیں گے اور قوم کی اکثریت انشاء اللہ ہدایت پائے گی لیکن ابھی دکھ اور صبر کے کچھ اور دن ہمیں دیکھنے ہیں۔

حضور نے مختلف آیات قرآنیہ کے حوالے سے صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ تعلق کو بھی واضح فرمایا اور فرمایا کہ اگر آپ صبر کرتے رہیں اور عبادت نہ کریں یا صبر ہی کرتے رہیں اور خدا سے ذاتی تعلق قائم نہ ہو تو یہ صبر رائیگاں جائے گا۔ ضرورت ہے کہ ہر گھر میں نماز کو اہمیت دی جائے اس سے صبر اور بھی پھل دار بن جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ صبر کا اعمال صالحہ سے بھی تعلق ہے۔ صبر کرنے والوں کے اعمال بھی اچھے ہو جاتے ہیں۔ پس صبر کرو اور اعمال صالحہ بجا لاؤ اور صبر کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لاتے رہو۔ حسب سابق حضور ایدہ اللہ کا یہ پر معرفت خطبہ قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر کیا گیا۔

☆ جب نماز پڑھ رہے ہوں اور کوئی شخص باہر سے آ کر سلام کرے تو کیا نماز میں اس کا جواب دینا چاہئے یا کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے تو اسے نماز کے دوران صلی اللہ علیہ وسلم کہنا ضروری ہے؟

☆ ایک سائنس دان نے مچھلیوں کے جینز کے اس حصہ کی ماہیت کو تبدیل کیا جو مچھلی کے سائز کو کنٹرول کرتی ہے۔ چنانچہ وہ چند ماہ میں اتنی بڑی ہو گئیں جتنا انہیں سال میں ہونا تھا۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟

☆ قرآنی دعا "رب ادخلنی مدخل صدق .... الخ" کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تفسیر بیان فرمائی ہے کہ سلطاناً نصیراً سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ لیکن اس دعا کا عام مفہوم کیا ہے؟

☆ کیا یونانی طب اور ہومیو پیتھی طریقہ علاج کا آپس میں کوئی بنیادی رشتہ ہے؟ (ع ۔ م ۔ ر)

(تیسری قسط)

نیتوں کے کرشمے

(عبدالسمیع خان)

انسان اگر اچھی نیت کرے تو اللہ میاں اس کے لئے اچھے عمل کے سامان بھی پیدا کر دیتا ہے اور اگر عمل کی توفیق نہ بھی ملے تو انسان جزا کا مستحق کہلاتا ہے۔

حضرت عمرو بن انیس عین جنگ احد کے دن ایمان لائے۔ جہاد میں شرکت کی اور زخمی ہو کر گھر تشریف لائے۔ ان سے پوچھا گیا کہ جہاد میں شرکت حمیت قومی کے لئے تھی یا خدا کی راہ میں۔ فرمایا "صرف خدا اور اس کے رسول ؐ کی حمایت کی تھی"۔ پھر ان زخموں سے وہ شہید ہو گئے۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی من یسلم ویقتل وکانہ فی سبیل اللہ)

☆ ایک بدو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور آپ کے ساتھ ہجرت کی خواہش ظاہر کی۔ حضور نے بعض صحابہ ؓ کو اس کا خیال رکھنے کی تاکید کی۔ ایک غزوہ میں مال غنیمت آیا تو آپ نے ان صحابہ ؓ کے ذریعہ اس کو بھی حصہ عطا فرمایا۔ اس نے وہ رکھ لیا۔ مگر حضور ؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میں مال غنیمت کے لئے ایمان نہیں لایا۔ اس لئے مسلمان ہوا ہوں کہ میرے حلق میں تیر لگے اور میں شہید ہو کر جنت میں جگہ پاؤں۔ فرمایا: اگر تم خدا کے وفادار ہو تو خدا ضرور تیری تمنا پوری کرے گا۔ تھوڑی دیر بعد جنگ شروع ہوئی تو وہ ٹھیک حلق میں تیر کھا کر شہید ہو گیا۔ صحابہ ؓ اس کی لاش حضور کے سامنے لائے تو آپ نے فرمایا:

"اس نے خدا کی تصدیق کی تو خدا نے اس کی تصدیق کی"

اور پھر حضور ؐ نے اپنا جبہ اس کے کفن کے لئے عنایت فرمایا اور دعا کی کہ:

"اے خدا! تیرا یہ بندہ تیری راہ میں ہجرت کر کے نکلا تھا اور شہید ہو گیا ہے۔ میں اس کا گواہ ہوں"۔

(نسائی کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الشہداء)

☆ حضرت ام ورقہ بن نوفل ؓ کو شہیدہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے غزوہ بدر کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مجھے بھی شریک جہاد ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی شاید مجھے درجہ شہادت حاصل ہو جائے۔ مگر آپ ؐ نے فرمایا، تم گھر میں ہی رہو خدا تمہیں وہیں شہادت دے دے گا۔ حضرت ام ورقہ ؓ نے ایک غلام اور لونڈی مدبر کئے تھے یعنی ان سے کہا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو جاؤ گے۔ انہوں نے حضرت ام ورقہ کو شہید کر دیا تاکہ جلد آزاد ہو جائیں۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب امامۃ النساء)

☆ زوجہ رسول ؐ حضرت میمونہ ؓ کبھی کبھی کسی ضرورت کے لئے قرض لے لیتی تھیں۔ ایک بار کسی نے روکا اور کہا کہ آپ ادا کس طرح کریں گی۔ فرمایا:

"میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قرض لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ اس قرض ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے وہ قرض ادا کر دیتا ہے (یعنی اسے ادائیگی کی توفیق دے دیتا ہے)۔

(ابن ماجہ کتاب الصدقات، باب من ادان دیناً
مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۳۳۲)

☆ اس اصول کی تائید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ ؓ کو ایک دفعہ یہ واقعہ سنایا کہ بنی اسرائیل کے ایک فرد نے اپنے ایک ہم قوم سے ایک ہزار دینار قرض مانگا۔ دوسرے نے گواہ لانے کو کہا تو اس نے کہا میں خدا کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور وہ سب سے بہتر گواہ ہے۔ اس پر قرض دینے والے نے ضامن کا مطالبہ کیا تو اس نے خدا کو اپنا ضامن قرار دیا۔ قرض دینے والے نے اس بات کو قبول کر لیا اور اسے ایک مقررہ مدت تک رقم بطور قرض دے دی۔ رقم لے کر وہ شخص سمندری سفر پر نکلا اور اپنی ضرورت پوری کی۔ اس کے بعد وہ کسی کشتی کی تلاش میں رہا تاکہ اس کے ذریعہ وہ مقررہ مدت کے اندر واپس پہنچ کر قرض ادا کر دے مگر اس کو کوئی کشتی نہ ملی۔

اس پر اس نے ایک لکڑی لی۔ اسے اندر سے کھوکھلا کیا اور اس میں ایک ہزار دینار بھی ڈالے اور اپنی طرف سے ایک خط تحریر کر کے ان کے ساتھ رکھ دیا اور پھر اس سوراخ کو اوپر سے بند کر دیا۔ پھر سمندر کے کنارے پر آیا اور خدا سے دعا کی کہ اے خدا میں نے تجھے گواہ اور ضامن بنا کر قرض لیا تھا۔ اب میں نے ادائیگی کے لئے کشتی کی بہت تلاش کی مگر نہیں ملی۔ اب میں یہ لکڑی کا ٹکڑا (جس میں دینار بند ہیں) تیرے سپرد کرتا ہوں کہ تو اس کے مالک تک پہنچا دے۔ یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی۔ دوسری طرف وہ آدمی جس نے قرض وصول کرنا تھا ساحل سمندر پر آیا اور اپنے مقروض کا انتظار کرتا رہا۔ اچانک اس نے لکڑی کا ایک ٹکڑا تیرتا ہوا دیکھا اور اس خیال سے اٹھا لیا کہ بطور ایندھن کام آئے گا۔ مگر گھر جا کر توڑا تو اس میں اس کی رقم اور خط موجود تھا۔ اس دوران مقروض کشتی کا انتظار کرتا رہا اور جب کشتی ملی تو ایک ہزار دینار لے کر سوار ہوا اور اپنے قرض دینے والے تک پہنچ کر دیر سے آنے کی معذرت کی اور وجہ بیان کی۔

اس نے پوچھا کیا تو نے پہلے میری طرف کچھ روانہ کیا تھا۔ تو اس نے لکڑی والا واقعہ سنایا۔ تب اس نے بتایا کہ تیری روانہ کی ہوئی رقم مجھ تک پہنچ گئی ہے اور وہ اپنے ساتھ لائے جانے والے ہزار دینار لے کر خوشی خوشی واپس ہو گیا۔

(بخاری کتاب الکفالہ باب الکفالۃ فی القرض)

حضور نے فرمایا: "جب کوئی شخص وعدہ کرتا ہے اور اسے پورا کرنے کی نیت رکھتا ہے مگر اسے وفا نہیں کر سکتا اس پر کوئی گناہ نہیں"۔

(ترمذی کتاب الایمان باب علامۃ المنافق)

اچھی نیت مگر عمل نہیں کر سکا لیکن نیت کے مطابق اجر مکمل

حضور ؐ نے فرمایا:

"بہترین عمل پاک نیت ہے"

(کنزالعمال جلد ۲ صفحہ ۸۶)

☆ فرمایا:۔

"مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ مومن بندے کو نیت کے بدلہ میں وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو اُسے عمل کے بدلہ نہیں دیتا۔ کیونکہ عمل میں تو ریا ہو سکتا ہے نیت میں کوئی ریا نہیں ہوتا"۔

(کنزالعمال جلد ۲ صفحہ ۸۷)

☆ "جب کوئی بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک نیکی لکھ لیتا ہے خواہ وہ عمل نہ کرے۔ مگر جب وہ نیکی کر لیتا ہے تو اس کا دس گناہ اجر لکھا جاتا ہے"۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۱۵)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

جو شخص صبح اٹھ کر تہجد پڑھنے کی نیت کر کے بستر پر سونے کے لئے گیا مگر اس کی آنکھ نہ کھلی تو اسے نیت کے مطابق اجر مل جائے گا اور اس کی نیند اس کے رب کی طرف سے اس پر انعام کے طور پر ہو گی۔

(نسائی کتاب قیام اللیل باب من اتی فراشہ)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۶ ہجری میں عمرہ ادا کرنے کے ارادے سے مکہ پہنچے۔ مگر مکہ والوں نے عمرہ کی اجازت نہ دی اور حضور واپس تشریف لے آئے۔ مگر خدا کی نظروں میں یہ عمرہ مقبول ہوا۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ ؐ نے فرمایا کہ:

"مدینہ کے بعض ایسے لوگ ہیں کہ تم نے جب بھی کسی علاقہ میں قدم رکھا ہے کسی وادی کو طے کیا ہے تو وہ تمہارے ساتھ رہے ہیں۔ صحابہ ؓ نے پوچھا یارسول اللہ ؐ! وہ لوگ مدینہ میں تھے ہمارے ساتھ کیسے رہے؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کسی مجبوری کی بنا پر تمہارے ہمراہ نہیں تھے۔ مگر نیت اور اجر کے لحاظ سے تمہارے ہم رکاب تھے۔

(بخاری کتاب المغازی باب نزول النبی الحجر)

☆ ایک اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے مگر ابھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ فرمایا:۔

"آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے"۔

(ترمذی ابواب الزھد باب المرء مع من احب)

☆ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کا گزر ریت کے ایک بہت بڑے ٹیلے سے ہوا۔ اس وقت چاروں طرف قحط کا زور تھا۔ اس نے اپنے دل میں کہا اے کاش! اس ٹیلے کی مقدار کے برابر اگر اناج میرے پاس ہوتا تو میں اسے خلق خدا میں تقسیم کر دیتا اور بطور خیرات محتاجوں میں بانٹ دیتا۔ فوراً پیغمبر وقت پر وحی ہوئی کہ اس (خوش نیت) شخص سے کہہ دو کہ تیرا صدقہ ہم نے قبول فرمایا۔

(نسخہ کیمیا صفحہ ۹۸۰)

☆ حضرت عبداللہ بن مبارک ؓ ایک دفعہ حج سے فارغ ہو کر حرم میں سو گئے۔ خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا اس سال حج کے لئے کتنے لوگ آئے ہیں۔ دوسرے نے کہا چھ لاکھ۔ پھر پوچھا کتنے لوگوں کا حج قبول ہوا۔ دوسرے نے جواب دیا کسی کا بھی نہیں۔ ہاں دمشق میں ایک موچی علی بن موفق رہتا ہے۔ اگرچہ وہ حج کے لئے نہیں آیا مگر اس کا حج قبول ہو گیا ہے۔

خواب کے بعد جاگے تو دمشق کی طرف چل پڑے۔ علی بن موفق کے گھر پہنچے اور اسے سارا خواب سنایا۔ اس پر اس نے بتایا کہ میں نے حج کے ارادہ سے ساری عمر میں چمڑا سی سی کر تین ہزار درہم جمع کئے تھے اور حج کے لئے بالکل تیار تھا کہ میری بیوی نے کہا ہمسائے کے گھر سے گوشت پکنے کی بو آ رہی ہے ذرا سا لے آؤ۔ میں اس کے گھر گیا تو اس نے کہا۔ یہ گوشت تم پر حلال نہیں کیونکہ سات دن کے فاقہ کے بعد بچوں کی بھوک سے بیتاب ہو کر آج تھوڑا سا مردار پکایا ہے۔ یہ سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ فوراً آ کر تین ہزار درہم لئے اور ہمسائے کو دئے تاکہ وہ اپنے بال بچوں پر صرف کر سکے۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مبارک ؓ نے کہا۔ فرشتوں نے واقعی سچ کہا تھا۔

(تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۳۵)

اچھی نیت مگر خدا اور اس کے رسول ؐ کی طرف سے کسی مصلحت کے تحت عمل سے روک دیا گیا۔ مگر نیت کی وجہ سے پورا اجر ملتا ہے۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شامل ہونا چاہتے تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہ ؓ جو ان کے نکاح میں تھیں ان دنوں شدید بیمار تھیں اس لئے حضور نے حضرت عثمان ؓ کو پیچھے رہ کر ان کی تیمارداری کا حکم دیا۔ اور فرمایا:

"تمہیں بدر میں شامل ہونے والوں کے برابر اجر ملے گا"

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عثمان)

☆ جنگ تبوک پر روانہ ہوتے ہوئے حضور ؐ نے حضرت علی ؓ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ حضرت علی ؓ نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں"۔ فرمایا: "کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تیری مجھ سے ویسی ہی نسبت ہو جیسی ہارون کی موسیٰ سے تھی"۔

(بخاری کتاب المغازی غزوہ تبوک)

☆ بنو سلمہ کا قبیلہ مدینہ کے کنارے پر آباد تھا۔ انہوں نے سوچا کہ مسجد نبوی ہم سے بہت دور ہے اس لئے ہمیں اپنا ٹھکانہ تبدیل کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ لینی چاہئے۔ مگر حضور ؐ نے مدینہ کی سرحدوں کی حفاظت کے خیال سے انہیں جگہ تبدیل کرنے کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ تم جو قدم اٹھا

fozman
foods
A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
081 478 6464 &
081 553 3611

کر دور سے مسجد میں آتے ہو اس کا تمہارا لئے بڑا ثواب ہے۔
(بخاری کتاب الاذان باب احتساب الاثمار)

☆ ایک اعرابی نے حضورؐ سے عرض کی مجھے ہجرت کے بارے میں بتائیے؟ حضور نے فرمایا۔

" ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے ۔ کیا تیرے پاس کوئی اونٹ ہیں۔ اس نے کہاہاں! پھر پوچھا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتے ہو؟ کہا جی ہاں پھر اگر تو سمندر پار بھی نیک اعمال بجا لائے تو خدا تجھے پورا اجر دے گا اور کوئی کمی نہیں کرے گا"۔
(بخاری کتاب الادب باب قول الرجل ویلک)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد بالسیف میں شمولیت کی اجازت طلب کی تو حضورؐ نے فرمایا:

"تمہارا جہاد حج ہے"

ایک بار ارشاد فرمایا:

"عورتوں کا بہترین جہاد حج ہے"
(بخاری کتاب الجہاد باب جہاد النساء)

☆ ایک شخص نے حضورؐ سے جہاد بالسیف میں شامل ہونے کی اجازت مانگی۔ حضورؐ نے پوچھا، "کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟" اس نے کہاہاں یارسول اللہ۔ فرمایا "پھر جا اور ان کی خدمت کا جہاد کر"۔
(بخاری کتاب الجہاد باب الجہاد باذن الوالدین)

☆ ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حج کا ارادہ کیا۔ بغداد پہنچ کر حضرت ابو حازم مکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن آپ کو محو استراحت دیکھ کر ٹھہر گیا۔ جب آپ بیدار ہوئے تو فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور حضورؐ نے آپ کو ایک پیغام پہنچانے کا حکم دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنی ماں کے حق کا خیال کرو یہ حج کی نسبت بہتر ہوگا۔ اس لئے تم واپس چلے جاؤ اور اپنی ماں کی خدمت کرو۔ چنانچہ وہ بزرگ واپس چلے گئے اور ماں کی خدمت میں مشغول ہو گئے۔
(تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۴۹)

☆ ایک شخص نے فرغانہ سے حج کا ارادہ کیا اور نیشاپور پہنچ کر حضرت عثمان الحیریؒ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ وہاں پہنچ کر سلام کیا مگر کوئی جواب نہ ملا۔ اس نے خیال کیا کہ یہ عجیب بزرگ ہیں میرے سلام کا جواب نہیں دیتے۔ اس پر حضرت عثمان الحیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا حج اسی بات کا نام ہے کہ بیمار ماں کو چھوڑ کر حج پر جاؤ۔ وہ شخص وہیں سے واپس چلا گیا اور جب تک ماں زندہ رہی اس کی خدمت کرتا رہا۔ والدہ کی وفات کے بعد وہ شخص پھر آپ سے ملنے کے لئے آیا تو آپ نے دوڑ کر اس کا استقبال کیا۔
(تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۳۵)

اخلاص نیت

اخلاص نیت کا مضمون بھی گہرا اور اپنی روح میں نہایت پاکیزہ مضمون ہے۔ یعنی نیت نیک بھی ہو اور پاتال تک خدا کے لئے ہو تو وہ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اور بہت بلند مرتبہ ہے۔ اس لئے ایک جیسے نیک نیت رکھنے والوں میں سے زیادہ اخلاص والا خدا کی نظر میں بابرگ و بار ہوتا ہے۔ ان لوگوں میں حضرت ابو بکرؓ کی مثال ایک نمایاں عنوان ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

" ابو بکر کو تم پر فضیلت زیادہ تر نمازوں اور روزوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اس چیز یعنی نیت اور اخلاص کے سبب سے ہے جو اس کے دل میں ہے"۔

☆ فرمایا:۔

"جو شخص اپنی چالیس صبحیں خدا کے لئے خالص کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل سے حکمت کے چشمے پھوڑ کر اس کی زبان پر جاری کر دیتا ہے"۔
(جامع الاصول کتاب النیت جلد ۱۲ صـ ۱۹۱)

☆ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھوڑے کو چابک لگاتے تو کہتے کہ (چابک سے) خلاصی پانا ہو تو اخلاص پیدا کر۔ ابو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ خدا ٹھنڈا رکھے اس خوش بخت کو جس نے اپنی عمر میں ایک قدم اخلاص سے اٹھایا۔ یعنی اس میں سوائے حق تعالیٰ کے اور کسی شے کو نہ چاہا۔ ابو ایوب سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ "اخلاص نیت اصل نیت سے بھی دشوار تر ہے۔ (نسخہ کیمیا صفحہ ۹۹۶)

اخلاص نیت میں رسول اللہؐ کا اسوہ مبارکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیتوں کے بارے میں نہ صرف جامع تعلیم دی ہے بلکہ خود سب سے بڑھ کر اس پر عمل پیرا تھے اور یقیناً آپ کی پاک نیتوں نے ہی آپ کے اعمال کو خدا کی نظر میں رفعتیں عطا کیں اور دائمی زندگی سے نوازا۔ اور اسی کا ایک ثمر یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اخلاص نیت کا اعتراف آپ کے دشمنوں اور اشد مخالفوں کو بھی ہے ۔ چند ایک گواہیاں ملاحظہ ہوں۔

مخالفین کا اعتراف

☆ جی ڈبلیو لیٹز لکھتے ہیں:۔

" اگر سچے رسول میں ان علامتوں کا پایا جانا ضروری ہے کہ وہ ایثار نفس اور خلوص نیت کی جیتی جاگتی تصویر ہو..... تو میں نہایت عاجزی سے اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے سچے نبی تھے اور ان پر وحی نازل ہوتی تھی"۔
(ستارہ صبح جلد ۱ صفحہ ۱۹)

برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ اول صـ ۴۶)

☆ مشہور عیسائی مؤرخ جرجی زیدان (۱۸۶۱ء۔ ۱۹۱۴ء لبنان) لکھتے ہیں:۔

" دعوت اسلام کی تاریخ صاف صاف دلالت کرتی ہے کہ پیغمبر اسلام بالکل اخلاص اور سچائی کے ساتھ اس ہدایت پر آمادہ تھے اور وہ اپنی رسالت کی صحت کا یقین کامل رکھتے تھے"۔
(برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ دوم صـ ۳۹)

☆ راڈویل تحریر کرتے ہیں:۔

" دلیلوں سے ثابت ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتے تھے کہ اپنے ملک کے لوگوں کو جہالت اور ذلت کی بت پرستی سے چھڑا دیں۔ اور یہ کہ نہایت مرتبے کی خواہش ان کو یہ تھی کہ سب سے بڑے امیر حق یعنی توحید الٰہی کی جو ان کی روح پر غایت درجہ مستولی ہو رہی تھی اشاعت کریں"۔
(دیباچہ ترجمہ قرآن صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۸۶۱ء، فصل الخطاب صفحہ ۲۴)

☆ جان ڈیوٹ پورٹ رقم طراز ہیں:۔

"کیا یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ جس شخص نے اس حقیر و ذلیل بت پرستی کے بدل جس میں اس کے ہم وطن یعنی اہل عرب مبتلا تھے خدائے برحق کی پرستش قائم کر کے بڑی بڑی ہمیشہ رہنے والی اصلاحیں کیں وہ جھوٹا نبی تھا۔ کیا ہم اس سرگرم اور پرجوش مصلح کو فریبی ٹھہرا سکتے ہیں اور یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسے شخص کی تمام کاروائیاں مکر پر مبنی تھیں۔ نہیں ایسا نہیں کہہ سکتے۔ بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بجز دلی نیک نیتی اور ایمانداری کے اور کسی سبب سے ایسے استقلال کے ساتھ ابتدائے نزول وحی سے اخیر دم تک مستعد نہیں رہ سکتے تھے۔ جو لوگ ہر وقت ان کے پاس رہتے تھے اور جو ان سے بہت کچھ ربط ضبط رکھتے تھے ان کو بھی کبھی آپ کی ریاکاری کا شبہ نہیں ہوا"۔
(بحوالہ نقوش رسول نمبر ۴، صفحہ ۵۳۲)

☆ لیفٹیننٹ کرنل سائکس نے لکھا۔

"حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات زندگی پر نظر ڈالنے کے بعد کوئی انصاف پسند شخص ان کی اولوالعزمی، اخلاقی جرات، نہایت خلوص نیت، سادگی اور رحم و کرم کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا"۔
(ہسٹری آف دی عرب، بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول جلد ۲ صفحہ ۳۵)

☆ مہاشے منوپر سہائے نے اقرار کیا۔

" دنیوی خواہشات کے لئے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کچھ بھی نہیں کیا۔ بلکہ جو کچھ بھی کیا خدا کے حکم سے کیا اور خلوص کے ساتھ کیا"۔
(مدینہ جولائی ۳۲ نقوش رسول نمبر ۴، صفحہ ۴۵۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم الشان کردار آپ کی طرف منسوب ہونے والے تمام انسانوں کے لئے مشعل راہ ہے اور اسی کے ذریعے دنیا میں کامیابیوں اور آخرت میں فلاح مقدر کی گئی ہے۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد، خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو نیتوں کو پاک کرنے اور ان کی برکات کی طرف بڑے زور سے متوجہ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ناممکن ہے کہ آپ پر کوئی فتح یاب ہو سکے۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے دلوں پر فتحیاب ہوں، اپنے کردار پر فتحیاب ہوں، اپنی نیتوں پر فتحیاب ہوں، اپنے اعمال پر فتحیاب ہوں۔ یہ فتح آپ نے اللہ کی مدد سے حاصل کرنی ہے اور پھر ساری دنیا کو آپ کا مفتوح خدا نے بنانا ہے۔ یہ وہ تقدیر ہے جو اٹل ہے، جو لکھی جا چکی ہے"۔
(خطبہ جمعہ ۴ مئی ۱۹۸۴ء)

احمدی بھائیوں کی اپنی قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

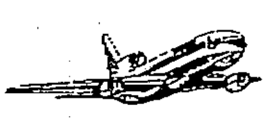

INDO-ASIA REISEDIENST

جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر خصوصی پیشکش

جرمنی کے کسی بھی ایئرپورٹ سے جلسہ سالانہ انگلستان کیلئے ٹکٹوں کی بکنگ قبل از وقت کروالیجئے اور سہولت کے ساتھ سفر کیجئے۔

بکنگ جاری ہے

اس کے علاوہ

پاکستان و دیگر ممالک کے ہوائی سفر کیلئے رعائتی ٹکٹ بھی دستیاب ہیں

INDO-ASIA REISEDIENST
Am Hauptbahnhof 8, 60599 Frankfurt
Tel. (0 69) 23 61 81 Fax (0 69) 23 07 94

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

خطبہ جمعہ

اس پیغام کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی پیش کرتے وقت پہلے اپنی نیتوں کو درست اور پاک کریں اور جو سب سے اچھا ہے وہ پیش کریں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۹ جون ۱۹۹۵ء مطابق ۹ احسان ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ (البقرہ: ۲۶۸)

خدا تعالیٰ کے اسماء کا مضمون جاری ہے اور اس تعلق میں جب کوئی خاص موقع کسی خصوصی نصیحت کا آتا ہے تو اس کا بھی ذکر کرتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ ان دونوں مضمونوں کا آپس میں بھی رابطہ قائم رہے۔ آج جو بعض ممالک کے اہم اجلاسات ہو رہے ہیں ان میں سب سے پہلے بنگلہ دیش ہے جس کی آج ۹ جون کو مجلس شوریٰ منعقد ہوگی اور تین دن جاری رہے گی۔ دوسری جماعت یوگنڈا ہے جن کا سالانہ جلسہ بھی ہے اور مجلس شوریٰ بھی۔ یہ بھی اسی طرح ۹ جون کو شروع ہو کر گیارہ جون تک یہ اجلاسات اور جلسے جاری رہیں گے۔ ان دونوں جماعتوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اس جلسے پر ان کو براہ راست مخاطب کیا جائے تاکہ وہ عالمی مواصلاتی رابطے کے ذریعے مجھے اپنے ساتھ شامل کر سکیں اور میں ان کے ساتھ شامل ہو سکوں۔

جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں خدا تعالیٰ کی صفت غنی اور حمید کا ذکر ملتا ہے اور جہاں جہاں بھی لفظ غنی کا ذکر آیا ہے وہاں دو طرح سے انسان کو اس کی خاص بعض مہلک حالتوں سے متنبہ کرنے کے لئے آیا ہے۔ اول خدا تعالیٰ سے منہ موڑ لیں قومیں اور اعراض کریں اور اس کے پیغام کو پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیں، ایسے موقعوں پر ذکر کر کے بھی خدا تعالیٰ نے اپنے غنی ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور جہاں مالی اعانت سے ہاتھ کھینچ لیں یا خدا تعالیٰ نے اپنے غنی ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور جہاں مالی اعانت سے ہاتھ کھینچ لیں یا خدا تعالیٰ کے حضور مال پیش کرتے وقت گندہ اور بوسیدہ مال دے دیں جو ان کے کسی کام کا نہ ہو اور اچھا اور پاکیزہ مال اپنے لئے رکھ لیں، اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت غنی کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔

اور خدا تعالیٰ کی صفات کو سمجھنے کے لئے جوڑوں کا جو استعمال ہے قرآن کریم میں وہ بہت ممد ہوتا ہے۔ مختلف موقع اور محل کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنی ایک صفت کے ساتھ ایک دوسری صفت کو بیان فرما دیتا ہے جس کے نتیجے میں بعض غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں اور بعض مزید مثبت مضامین نظر کے سامنے ابھرتے ہیں اس مختصر تمہید کے ساتھ اب میں اس آیت کریمہ کا ذکر کرتا ہوں جس کی میں نے تلاوت کی ہے۔ "یا ایہا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم" اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم کماتے ہو "و مما اخرجنا لکم من الارض" اور جو ہم نے دراصل زمین سے تمہارے لئے نکالی ہیں۔ تو یہاں یہ نہیں فرمایا براہ راست کہ جو ہم تمہیں پاکیزہ چیزیں عطا کرتے ہیں ان میں سے، بلکہ ان کے کمانے کا ذکر کر کے پھر یہ یاد دلایا کہ جو کچھ تم کماتے ہو وہ دراصل ہم ہی پیدا کرتے ہیں اور اول طور پر یہ ہماری ہی عطا ہے۔ اس بات کو نہ بھولنا اور "کسبتم" کہہ کے ان کی کمائی کا ذکر کر کے ان سے جو یہ فرمایا گیا اس میں سے خرچ کرو تو اس کی آگے ایک حکمت ہے جو اس آیت کے اگلے حصے سے کھل جاتی ہے۔

فرمایا "یا ایہا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم" جو کچھ تم کماتے ہو وہ تمام تر طیبات پر مشتمل نہیں ہوتا بسا اوقات اس میں بعض تمہاری ناپاک چیزیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں شامل ہو جاتی ہیں، اور بعض چیزیں کمانے کے بعد پھر گندی ہو جاتی ہیں تو جو کچھ بھی تم کماتے ہو اس میں سے پاک چیزیں خدا کی راہ میں خرچ کیا کرو۔ "و مما اخرجنا لکم من الارض" اب واؤ ڈال کر "کسبتم" کے اندر جو کثیف پہلو تھا اس سے اگلے مضمون کو الگ کر دیا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ "مما" بلکہ فرمایا "و مما اخرجنا" جو کچھ ہم زمین میں سے تمہارے لئے نکالتے ہیں اس میں سے خرچ کیا کرو۔ خدا تمہارے لئے زمین سے پاک چیزیں ہی اگاتا ہے اور پاک چیز ہی تمہارے لئے پیدا فرماتا ہے۔ "ولا تیمموا الخبیث منہ" یا یوں پڑھیں گے "ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون" اور خبیث، ناکارہ، گندی چیزیں خدا کی راہ میں پیش کرنے کی نیت ہی نہ باندھو، ارادہ بھی نہ کرو، سوچو بھی نہ اس کا۔ یہاں "ولا تنفقوا" نہیں فرمایا "ولا تیمموا"۔ تیمموا کا مطلب ہوتا ہے نیت باندھنا، ارادہ باندھنا، ایک فیصلہ کرنا کسی خاص غرض سے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری نیت ہی میں داخل نہ ہو یہ بات، اشارۃً بھی تمہارے دماغ میں یہ بات نہیں آنی چاہئے کہ اللہ کی راہ میں ناپاک چیزیں پیش کرو۔ خصوصیت سے فرمایا "ولستم باخذیہ" جبکہ تمہارا اپنا یہ حال ہے کہ گند بھی کماتے ہو، گند کھاتے بھی ہو سب کچھ کر لیتے ہو مگر بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تمہیں دی جائیں تو سوائے اس کے کہ تمہاری نظریں شرم سے جھک گئی ہوں اور تم آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکو ان چیزوں کو قبول نہیں کرتے اور اگر چاہتے ہو قبول کرنا تو چھپ کر قبول کرنا چاہتے ہو۔ نظر جھکانے کا مضمون چھپنے کے مضمون سے بڑا گہرا تعلق رکھتا ہے۔ جب انسان خطرات سے آنکھیں بند کر لیتا ہے تو دیکھنا نہیں چاہتا اس چیز کو، نہ کسی کو دکھانا چاہتا ہے۔ تو جس سے تم خود چھپتے ہو، اپنی نظروں میں شرما جاتے ہو، کہاں پسند کرو گے کہ لوگوں کے سامنے وہ چیزیں تمہیں دی جائیں جن کو قبول کرنا ہی تمہاری عزت نفس کے لئے دوبھر ہے اور بہت مشکل کام ہے۔ "واعلموا ان اللہ غنی حمید" اور خوب اچھی طرح جان لو کہ اللہ غنی ہے۔ غنی کے دو معنے ہیں۔ اللہ کو اموال کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ سب سے زیادہ اموال و دولت کا ہر چیز کا مالک وہ ہے اس لئے امارت کا اگر کوئی تصور ہے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی باندھا جا سکتا ہے۔ اس کے مقابل پر یہ تصور کسی انسان پر اطلاق پائے گا تو بہت ناقص حالت میں پائے گا۔ اصل غنی تو اللہ ہے جو پیدا کرتا ہے، پیدا کر سکتا ہے، ہر چیز اسی کی ہے۔ پھر ساتھ فرمایا غنی ان معنوں میں کہ جس کا سب کچھ ہو وہ بے پروا بھی ہوتا ہے۔ اس کو اگر کچھ پیش کیا جائے، اگر بہترین بھی پیش کیا جائے تو تب بھی اس کو ضرورت نہیں کیوں کہ وہ خود مالک ہے۔ اس لئے اگر قبول کرتا ہے تو تمہاری خاطر کرتا ہے۔ تو اس کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ تم سے گندی چیزیں بھی قبول کرے جبکہ اچھی کا بھی محتاج نہیں۔ تو اس سے غنی کا دوسرا معنی ابھرتا ہے کہ وہ مستغنی ہے اسے کوئی بھی پرواہ نہیں ہے کہ وہ کسی سے کچھ حصہ لے یا مانگے یا اس کا محتاج ہو وہ کسی سے مانگنے کا محتاج نہیں۔

اور وہ حمید ہے اور حمید ہونا بتاتا ہے کہ وہ اگر لے گا تو وہی لے گا جس سے اس کی حمد ظاہر ہوتی ہو، جس سے اس کی عظمت اور مرتبہ اور خصوصیت سے اس کی حمد کا مرتبہ روشن ہوتا ہو۔ اور کوئی شخص جو ایسی چیز قبول کرتا ہے جو کسی پہلو سے بھی ناقص ہے وہ حمید نہیں رہتا۔ کیونکہ پتہ چلتا ہے کہ کمزور چیز کو، ناقص چیز کو، سمجھنے دیکھنے کے باوجود اگر اس نے لیا ہے تو ضرور محتاجی بہت کسی حد تک پہنچ چکی ہے۔ ایسی حد تک پہنچ چکی ہے کہ اس کے بغیر اس کے لئے چارہ نہیں تھا کہ عزت نفس کو قربان کر دیتا۔ یہ محتاجی اگر انسان میں کھانے پینے کے معاملے میں ایک حد سے تجاوز کر جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک سؤر بھی کھا لیا کرو جان بچانے کی خاطر۔ اس لئے ناپاک چیز بھی جان بچانے کی خاطر استعمال ہو سکتی ہے جب احتیاج بڑھ جائے۔ تو اللہ کو کیا احتیاج ہے اور جس کو احتیاج ہو وہ حمید نہیں ہوتا۔ پس ہر انسان چونکہ محتاج ہے اس لئے بذات خود حمید نہیں ہے۔ حمید خدا سے تعلق جوڑ کر ان صفات سے کچھ حصہ پائے تو حمید ہو سکتا ہے مگر جزوی طور پر، خدا کی حمد کے سائے کے نیچے۔ اور حمید بننے کے لئے حمد کرنی پڑے گی جتنی وہ خدا کی حمد کرے گا اتنا ہی اس کے اندر حمید ہونے کی صلاحیت بڑھتی چلی جائے گی۔ اور اگر وہ خدا کے معاملے میں یہ احتیاط کرے کہ ہمیشہ اپنی اچھی اور پاک چیز پیش کرے ایسی چیز جو قبول کرتے وقت اس کا دل خوشی محسوس کرتا ہو تو اس کے نتیجے میں خدا کے غنی ہونے کا، مستغنی والا مضمون نہیں بلکہ دولت مند ہونے والا مضمون اس کے حق میں روشن ہوگا اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی حمد میں سے حصہ دے گا۔ تو اس مضمون میں مثبت پہلو بھی ہیں اور منفی پہلو بھی ہیں۔ انسان کے اختیار میں ہے کہ چاہے تو وہ مثبت پہلو اختیار کر لے چاہے تو منفی پہلو اختیار کر لے۔

ابھی چند دن ہوئے ایک احمدی دوست کا خط آیا کہ ایک دوست تھے پہلے ان کا رویہ جماعت کے خلاف بڑا متشددانہ اور مخالفانہ تھا مگر صاحب فہم، تعلیم یافتہ، روشن دماغ تو ان کو ایک دفعہ میں نے اصرار

سے دعوت دے کر آپ کے ایک خطبے پر بلایا اور وہ خطبہ غالباً یہی صفات باری تعالیٰ کا تھا۔ خطبہ سننے کے بعد انہوں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور انہوں نے کہا شکر ہے کہ تم نے مجھے وہ دکھا دیا جس کے برعکس میں سنا کرتا تھا اور اب مجھے سنے سنائے کا اعتبار نہیں رہا آنکھوں دیکھے کا اعتبار ہو گیا ہے۔ اور جو چیز سنی ہے اب وہ بالکل برعکس ہے جو میں پہلے سنا کرتا تھا۔ اس لئے مجھے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اور جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان سے مجھے اتفاق ہے لیکن میرے بعض سوالات ہیں وہ سوالات بھجوا دیں تاکہ وہ کسی وقت ان کا جواب دیں تو میں پھر ان کے جوابات سے اپنی تشنگی دور کر سکوں۔ اس مضمون کا ایک تفصیلی خط تھا مگر افسوس جو تاریخ انہوں نے دی تھی اس تاریخ کے بعد خط مجھے ملا ہے کہ اس تاریخ کو خصوصیت سے وہ ہماری مجلس سوال و جواب میں میرے جواب سننے کے لئے آئیں گے لیکن خطبات تو ہر جگہ ریکارڈ بھی ہوتے ہیں اگر یہ خطبہ ان تک پہنچے جن دوست نے مجھے خط لکھا تھا تو اس کا جماعت سے ریکارڈ لے کر ان کو اس میں شامل کر لیں۔

صفات باری تعالیٰ کے علم کے بغیر انسان ترقی کر ہی نہیں سکتا۔ کسی پہلو سے بھی انسان روحانی ارتقائی سفر طے نہیں کر سکتا جب تک صفات باری تعالیٰ سے وہ واقف نہ ہو اور اس کے مضمون کو سمجھے نہیں

ان کا سوال یہ تھا کہ صفات باری تعالیٰ کے علم کی ہمیں ضرورت کیا ہے؟ اسماء باری تعالیٰ ایک مضمون ہے۔ ہم جانتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر پہلو سے قابل تعریف ہے اس کی بعض صفات حسنہ ہیں اگر ہم ان کو نہ معلوم کریں تو ہمارا کیا نقصان ہے؟ اس کا تفصیلی جواب تو یہاں دینے کا وقت نہیں میں مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ صفات باری تعالیٰ کے علم کے بغیر انسان ترقی کر ہی نہیں سکتا کسی پہلو سے بھی انسان روحانی ارتقائی سفر طے نہیں کر سکتا جب تک صفات باری تعالیٰ سے وہ واقف نہ ہو اور اس کے مضمون کو سمجھے نہیں۔ وہ چونکہ جس طرح ان کا خط تھا اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ بہت ذہین آدمی ہیں مگر وہ چاہتے یہ ہیں کہ مضمون اس طرح بیان کیا جائے کہ عامۃ الناس کو بھی سمجھ آئے۔ اس لئے میں زیادہ تفصیل اور گہرائی سے اس کو بیان نہیں کروں گا مختصراً صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انسانی یا حیوانی زندگی کا ارتقاء صفات باری تعالیٰ کی طرف ہے۔ اس سے پہلے جو بھی موجودات تھیں وہ نہ سمیع تھیں نہ بصیر تھیں اور جانور بھی اگر سنتا تھا تو اس کا سننا فہم اور ادراک کے لحاظ سے اس سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں دیتا تھا کیونکہ بیان نصیب نہیں تھا، زبان نہیں تھی، اس لئے اکثر سننا اس کا آوازیں ہی تھیں اور دیکھنا بھی اس کے لئے کوئی بہت زیادہ فائدہ بخش نہیں تھا کیونکہ وہ دیکھ کر اس کی کنہہ کو نہیں سمجھ سکتا تھا، اس کے پس منظر میں جو باتیں ہیں ان کا شعور نہیں رکھتا تھا۔ تو ارتقائی سفر میں خدا تعالیٰ نے سب سے زیادہ جو نمایاں نعمت بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ دیکھو انسان کس طرح ماں کے پیٹ میں مختلف حالتوں سے گزرا ہے اور اس کی کچھ بھی حالت نہیں تھی ابتداء میں۔ "فجعلناہ سمیعا بصیراً" پیدا ہوا ہے تو سننے والا بھی ہے اور دیکھنے والا بھی ہے۔ تو سمیع اور بصیر کا صفات باری تعالیٰ کے سمجھنے سے اور آئندہ اس سفر میں ترقی کرنے سے ایسا ہی تعلق ہے جیسے ایک مسافر کا زاد راہ سے تعلق ہوتا ہے۔ کوئی شخص اپنے ساتھ زاد راہ لے کر نہ چلے تو وہ سفر میں یا ہلاک ہو جائے گا یا لوگوں کی محتاجی میں پڑا رہے گا۔ پس زاد راہ کے لئے دو صفات جو انسان کو اللہ نے عطا فرمائی ہیں ایک سننے والی ہے اور ایک دیکھنے والی ہے اور سننے کے نتیجے میں الہام سے اس کا تعلق پیدا ہوتا ہے اور دیکھنے کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی سنت پر غور کر کے اس کو اور بصیرت عطا ہوتی ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ صفات باری تعالیٰ کو کل عالم میں جیسا وہ جلوہ گر ہو رہی ہیں ان پر غور کرے، ان پر فکر کرے اور ان جیسا بننے کی کوشش کرے۔ جوں جوں انسان خالق کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے اسی حد تک اس کی زندگی کا مقصد پورا ہوتا ہے ورنہ وہ واپس جانور کی حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ انسان میں اور جانور میں جو فرق ہے وہ صفات باری تعالیٰ کی اعلیٰ جلوہ گری اور ایک مبہم سی جلوہ گری کا فرق ہے۔ جانوروں میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے سننے کی طاقت بھی ہوتی ہے دیکھنے کی بھی طاقت ہوتی ہے لیکن کسی جانور کی زندگی کے تعلق میں اللہ تعالیٰ نے اسے "سمیعا بصیرا" قرار نہیں دیا۔ پہلی بار انسان کے حق میں یہ دو صفات بیان فرمائی ہیں جو اللہ کی صفات ہیں۔ تو انسان سے پہلے کی زندگی میں صفات باری تعالیٰ ایک مبہم حالت میں رہتی ہیں اور کوئی معین ٹھوس پیغام اس کو ایسا نہیں دیتیں کہ وہ اپنے گردوپیش، اپنے ماحول سے بالا ہو کر کائنات میں خدا پر غور کر سکے اور کائنات کے خدا پر غور کرنا اس کی وسعتوں کے ساتھ، اس کی گہرائی کے ساتھ انسان کے سمیع اور بصیر ہونے کا تقاضا کرتی ہیں اور یہی جانور کے ساتھ فرق ہے۔ تو زاد راہ تو لے لیا اور سفر اختیار ہی نہ کیا تو کیسی بے وقوفی ہوگی۔ تیاری ساری کر لی لیکن آگے قدم نہ بڑھایا۔ پس آگے قدم بڑھانا صفات باری تعالیٰ کے تعارف کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے اور دوسرا یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ "اناللہ و انا الیہ راجعون" میں ہمیں یہ پیغام دیا گیا ہے کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اب جس کی طرف لوٹ کر جانا ہے اگر آپ کی صفات اس کے ہم مزاج نہ ہوں تو اس کی طرف لوٹ کر جانا ہی جہنم کا دوسرا نام ہے۔ اور اگر آپ کی صفات ہم مزاج ہو جائیں اور آپ ان کو سمجھیں اور ان سے لذت یاب ہوں اور اتنی پیاری لگیں کہ اپنی ذات میں ان کو جاری کرنے کی کوشش کریں تو اس وقت پھر اس کی لقاء جنت بن جاتی ہے۔ تو انسان کی جنت اور جہنم کا فیصلہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم صفات باری تعالیٰ کو اس کی حقیقت، اس کی کنہہ کے ساتھ سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اور اگر سمجھتے ہیں تو اس جیسا بننے کی ضرور کوشش کریں گے، اگر نہیں سمجھتے تو اس جیسا بننے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اور اس کا دوہرا نقصان ہے وہ جہنم جو بعد میں ملنی ہے اس سے پہلے اس دنیا میں بھی ہم خود اپنے لئے جہنم بنا لیتے ہیں۔

تمام عالم پر غور کر کے دیکھ لیں ہر فساد کی جڑ کسی اسم الٰہی کی مخالفت کے نتیجے میں ہے۔ جہاں جہاں اسماء الٰہی کی بے حرمتی انسان اپنے عمل سے کرتا ہے وہاں وہاں فساد پیدا ہوتا ہے، وہاں وہاں انسان کے لئے جہنم نکل آتی ہے۔ تو اس دنیا کا ہمارا عمل قطعی طور پر ثابت کر دیتا ہے کہ جو جہنم بعد میں بنے گی وہ بھی ہمارے اعمال ہی سے بنے گی اور اس کا انحصار بھی صفات باری تعالیٰ کے قریب تر ہونے یا اس سے دور ہٹنے کے اوپر ہے۔ اگر قریب تر ہوں گے تو جنت کی طرف کا سفر ہے اگر صفات باری تعالیٰ سے دور ہٹ رہے ہونگے تو جہنم کی جانب سفر ہے۔ اور اس دنیا میں بھی انسان روز مرہ کے مشاہدہ سے یہ بات جانتا ہے اور سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے کہ ہر فساد کی جڑ کسی صفت الٰہی کی مخالفت ہے۔ کہیں انسان عدل سے گر جاتا ہے، کہیں رحم سے گر جاتا ہے، کہیں اور صفات باری تعالیٰ ہیں۔ علم کی صفت ہے اور بہت سی صفات ہیں ان میں جہاں جہاں بھی کمی آئے وہاں وہاں انسان اپنے لئے ایک جہنم بنا لیتا ہے۔

اب وہ قومیں جو صاحب علم ہیں وہ بعض دفعہ جانے بوجھے بغیر بھی خدا کی ایک صفت سے مشابہت اختیار کر جاتی ہیں۔ اور جہاں جہاں وہ صفت علیم کے قریب ہوئی ہیں وہاں وہاں انہوں نے اپنی جنت بنائی ہے اس لئے یہ بہت ہی وسیع اور گہرا مضمون ہے اس کا تمام کائنات سے تعلق ہے۔ اس لئے چونکہ ہماری زندگی، ہماری بقا، ہماری بہبود اور ہمارے مضرات اور ہمارے نقصانات کا اس مضمون سے تعلق ہے اور سمیع و بصیر ہمیں بنایا اس لئے گیا ہے تاکہ ہم صفات باری تعالیٰ پر غور کر سکیں اس لئے لازم ہے کہ ہم ان صفات کو سمجھیں اور ان کے دائیں طرف بیٹھیں، ان کے بائیں طرف نہ آئیں۔ دائیں طرف بیٹھنے کا مضمون یہ ہے کہ جو بعض عیسائیوں نے سمجھا نہیں کہ پھر حضرت عیسیٰ اپنے خدا کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ دائیں طرف سے مراد یہ ہے کہ نیکیوں کے ساتھ، اس کی اطاعت میں جان دی اور اس کے دائیں ہاتھ بیٹھے یعنی اس کی مخالفت میں نہیں آئے اور بائیں ہاتھ کا مضمون قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ مخالفت کا مضمون ہے۔ چنانچہ بائیں ہاتھ والوں کو جہنم کی خوش خبری دی گئی ہے۔ دائیں ہاتھ والوں کو جنت کی خوش خبریاں دی گئی ہیں تو دائیں اور بائیں سے مراد یہاں تائید یا مخالفت ہے۔

تمام عالم پر غور کر کے دیکھ لیں ہر فساد کی جڑ کسی اسم الٰہی کی مخالفت کے نتیجے میں ہے۔ جہاں جہاں اسماء الٰہی کی بے حرمتی انسان اپنے عمل سے کرتا ہے وہاں وہاں فساد پیدا ہوتا ہے، وہاں وہاں انسان کے لئے جہنم نکل آتی ہے

پس صفات باری تعالیٰ کے دائیں ہاتھ بیٹھنے والے اپنے لئے جنت بناتے ہیں اور بائیں ہاتھ بیٹھنے والے اپنے لئے جہنم بناتے ہیں۔ تو اگر صفات کا پتہ ہی کچھ نہیں تو آپ کو کیا پتہ کدھر بیٹھنا ہے اور کدھر نہیں بیٹھنا۔ پھر تو آپ کی زندگی حادثات کا نتیجہ بن جائے گی اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں رہے گی۔

پس اس مختصر جواب کے بعد اب میں واپس اس مضمون کی طرف آتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "غنی حمید" مال کی اس کو ضرورت نہیں ہے لیکن تم غنی نہیں ہو، تمہیں ضرورت ہے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ غنی خدا سے تعلق باندھو۔

اب یہ جو مضمون ہے اس کو انسان اپنی روز مرہ کی زندگی میں اپنے مشاہدے کے اوپر اطلاق کر کے دیکھے تو پھر اس کو سمجھ آتی ہے۔ کیا ضرورت ہے غرباء کو کہ امیروں کی خدمت میں حاضر ہو کر تحفے پیش کرتے ہیں اور اگر کوئی تحفہ نہ ہو غریب کے پاس فقیر ہو تو وہ کہتے ہیں سبز پتا ہی اس کا بادشاہ یا امیر کے حضور ایک تحفے کے طور پر پیش کر دینا کافی ہے۔ جو امیر کو تحفے دیتا ہے اس کا امیر سے تعلق اس رنگ میں قائم ہوتا ہے کہ امیر اس کو لوٹا کے دیتا ہے اور زیادہ دیتا ہے۔ ورنہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو امیروں کے لئے تو محنت کرتے ہیں، ان کو تحفے دیتے ہیں، غریب کی طرف نظر ہی نہیں کرتے اور اپنے سے ادنیٰ کو کچھ نہیں دیتے۔ اپنے سے اعلیٰ کو دیتے ہیں حالانکہ ضرورت اس کو ہے جو ان سے ادنیٰ ہے جن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ ان کو چھوڑ کر اعلیٰ کی طرف جو رجوع کرتے ہیں تو دل میں اصل میں یہ حرص ہوتی ہے کہ ہم جو مال دیں وہ بڑھ کر واپس ملے ضائع نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ غنی سے تعلق جوڑنا تمہارا کام تمہارے

MARMALADE - YOGHURT - KONFITURE
FILLER
FULLY AUTOMATIC FILLING AND SEAMING
HAMBA 2400 TUMBLE FILLER
OUTPUT: 2.400 TUMBLER PER HOUR
VOLUME: 55mm/75mm ALSO 95 mm
REQUIREMENT: 3 kw - WEIGHT: 600 kg
FOR FURTHER INFORMATION, PLEASE CONTACT:
2nd HAND MAC
BONGARTSTR. 42/1, 71131 JETTINGEN, GERMANY
TELEPHONE AND FAX NO. 07452/78184

فائدے میں ہے۔ اگر خدا تعالیٰ یہ مالی قربانی کا نظام نہ رکھتا اور تحائف قبول نہ کرتا تم سے تو پھر تمہارا نقصان تھا۔ تمہارا اللہ سے مالی قربانی کا تعلق قائم نہ ہوتا اور اس سے پہلو سے تمہارے اموال کو وہ برکت نہ ملتی جو طبعاً اور فطرتاً ایک غریب آدمی کے امیر آدمی سے تعلق کے نتیجے میں اس کو برکت ملتی ہے۔ اور وہ برکت ہمیشہ اس کی اس پاکیزہ کوشش کے نتیجے میں یا بہت ہی ایک دل نواز کوشش کے نتیجے میں ہے جو امیر کو اپنے تخت گاہ سے دل نواز دکھائی دیتی ہے۔ اس کی اپنی نیت کچھ بھی ہو امیر جب اپنی بلندی سے ایک غریب کو تحفہ پیش کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس کا دل اس کی تعریف، اس کی محبت سے بھر جاتا ہے کہ دیکھو اس غریب کے پاس کچھ بھی نہیں پھر بھی اتنا تعلق ہے مجھ سے کہ میری خاطر قربانی کر کے یہ سب کچھ لایا ہے۔ اور پھر انسان اس کے نتیجے میں اس پر بہت مہربان ہو جاتا ہے یعنی اگر کوئی شریف النفس ہو تو وہ اس سے بہت مہربانی کا سلوک کرتا ہے۔

اگر نیتیں پاک ہوں تو پھر ہر کوشش جو نیت کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے وہ پیاری لگتی ہے

اللہ جو غنی ہے جس کے پاس سب خزانے ہیں جب وہ اپنے بندوں کو موقع دیتا ہے کہ تمہیں جو میں نے دیا ہے اس میں سے کچھ پیش کرو تو اس لئے نہیں کہ وہ ضرورت مند ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ امیر سے امیر آدمی بھی کسی نہ کسی پہلو سے ضرورت مند بھی رہتا ہے اور وہ حمید نہیں ہوتا۔ مگر اللہ تو حمید ہے اسے تو ادنیٰ بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے جب وہ کسی ضرورت مند کو اپنے حضور کچھ پیش کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور اس سے اس کا تعلق غنیٰ کا استغناء کی صورت میں نہیں ہوتا بلکہ حمید دولت مند کے طور پہ ہوتا ہے، جو صاحب تعریف ہے اور صاحب تعریف ہونے میں یہ بات لازم ہے کہ نیکی کا بدلہ اس سے بہت بڑھ کر عطا کیا جائے۔

تو اس پہلو سے جو ہمارا چندوں کا نظام ہے اس میں غنی اور حمید کو سمجھنا ضروری ہے۔ لیکن اگر کوئی غنی کو پیش کرے لیکن دل میں خساست ہو، چاہتا ہو کچھ پیش بھی ہو جائے نام بھی لکھا جائے لیکن میری چیزوں میں کمی نہ آئے، کمی آئے تو میری خبیث چیزوں میں آئے، کھانا گل سڑ رہا ہے تو کیوں نہ فقیر کو دے کر اس کی بدبو سے نجات پائیں اور اللہ کی رحمت بھی حاصل کر لیں۔ یہ جو چیز ہے یہ بھی غنی سے ایک تعلق قائم کرتی ہے مگر استغناء کا تعلق۔ اللہ ایسے شخص سے ان معنوں میں غنی ہوتا ہے کہ وہ مستغنی ہو جاتا ہے، اس کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی اس کی۔ وہ خدا کے نام پر گندی چیز دیتا ہے تو اپنے نام پر کیوں نہیں دیتا۔ خدا کی خاطر اس کا بہانہ رکھ کر گند پھینکتا ہے کہیں اور کہتا ہے کہ میں نے خدا کو راضی کرنے کے لئے یہ فعل کیا ہے۔ تو یہ چیز ناراضگی کا موجب بنتی ہے خدا سے پیار حاصل کرنے کا موجب نہیں بنتی۔

اور چندے کے تعلق میں اس مضمون کو سمجھنا بہت ضروری ہے کیوں کہ ہمارا نظام ایک پاک روحانی نظام ہے۔ یہاں وہی چندہ باعث برکت ہو گا جو اس مضمون کو سمجھ کر پھر ادا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں جماعتیں ایسی ہیں، بنگلہ دیش اور یوگنڈا، جن میں چندوں میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ بنگلہ دیش میں خدا کے فضل سے بعض جو فدائی مخلصین ہیں وہ بہت بڑے بڑے بوجھ اٹھاتے ہیں، بڑی بڑی قربانیاں کرنے والے موجود ہیں لیکن کچھ عرصہ ان سے اس طرح کھلم کھلا ان کی قربانیاں قبول کرنے کے بعد میں نے ان کو روک دیا اور جماعت کو اجازت نہیں دی کہ اب ان سے کچھ وصول کیا کریں جیسے از خود وہ وصول کیا کرتے تھے۔ اس میں یہ حکمت ہے جو صفات باری تعالیٰ کو سمجھنا اور ان کے مطابق عمل کرنا۔ وہ جب خرچ کرتے تھے تو رفتہ رفتہ ان کا ایک مقام ابھرا جماعت میں اور جماعت کی نظر ان پر پڑنے لگی گویا کہ وہ غنی ہیں اور اس کا دوہرا نقصان ہوا۔ جو چندہ دینے والے عام لوگ تھے وہ سمجھتے تھے کہ جب ضرورت پڑے جماعت ان کے حضور حاضر ہو جایا کرے گی، ان سے ضرورتیں پوری ہو جائیں گی اور عام آدمی کا قربانی کا معیار بڑھانے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ ساری جماعت پر اس کا ایک گہرا منفی اثر پڑا۔ اور ان کے ایمان کے لئے بھی خطرہ تھا، ان کے عجز انکسار، ان کے خلوص کو بھی خطرہ لاحق تھا۔ چنانچہ جب یہ خطرہ پیدا ہوا کہ اگر ہر دفعہ ایسے موقع پر ان کو اجازت دی جائے کہ وہ آگے بڑھ کر ساری جماعت کی ضرورتیں پوری کریں تو، "نعوذ باللہ من ذالک" شیطان ساتھ لگا ہوتا ہے ان کے اندر کہیں یہ دماغ میں کیڑا نہ آ جائے کہ ہم غنی ہیں اور دین کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے یہ لوگ ہماری طرف جھکتے ہیں۔ تو وہی مضمون کہ ہم غنی ہیں اور اللہ محتاج ہے یہ بعض دفعہ شعوری طور پر، بعض دفعہ لاشعوری طور پر انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ تو ان دونوں حکمتوں کے پیش نظر میں نے جماعت کو نصیحت کی کہ ان کے پاس اپنی ضرورتوں کے لئے آپ نے ہرگز نہیں جانا۔ آپ کو اجازت ہی نہیں ہے۔ از خود اگر یہ شوق سے کچھ پیش کرنا چاہتے ہیں تو مجھے لکھیں اور میں اس کو جماعت کو واپس کروں گا جس طرح چاہوں، چاہے ان کا نام لوں یا نہ لوں۔ اس کے بعد کچھ توازن میں معاملہ آ گیا، ان کے خرچ بھی اعتدال پسند ہو گئے اور وہ جو بڑھ بڑھ کر غیر معمولی ضرورتیں پوری کرنے کا جو شوق تھا وہ مناسب حد اعتدال تک اتر آیا اور عمومی طور پر توجہ نسبتاً پہلے سے زیادہ چندوں کی طرف ہوئی۔ چنانچہ بنگلہ دیش کے چندوں کو آپ دیکھیں تو جب سے یہ ذرائع اختیار کئے گئے اللہ تعالیٰ نے کمی نہیں کی، چندوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن بعض اور ایسے پہلو ہیں جن کی طرف ابھی اصلاحی توجہ نہیں ہو سکی جن کے متعلق اب میں اعلان کرنا چاہتا ہوں اور اس کے نتیجے میں بعض پہلوؤں سے جماعت کا نقصان جاری ہے۔ وہ پہلو یہ ہے کہ اللہ جو حمید ہے یہ صرف پیسے کے معاملے میں غنی اور حمید نہیں ہے بلکہ خدمات کے معاملے میں بھی غنی اور حمید ہے۔ اگر کسی ڈر سے انسان یہ سمجھتے ہوئے کہ اگر ہم نے ان پر Disciplinary Action لیا، کوئی تادیبی کاروائی کی تو یہ اپنی خدمتوں سے ہاتھ کھینچ لیں گے نظام جماعت کی بے حرمتی کرتے ہوئے ان سے غیر منصفانہ سلوک کرتا ہے، غیر منصفانہ ان معنوں میں کہ بعضوں سے، غریب لوگوں سے نسبتاً کم صاحب حیثیت لوگوں سے اور سلوک اور ان سے کچھ اور سلوک، تو امتیازی سلوک کو بھی غیر منصفانہ سلوک ہی کہا جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے میں غیر منصفانہ کا لفظ استعمال کر رہا ہوں کہ ان کے خوف سے، ان کے خدمت سے ہاتھ کھینچنے کے نتیجے میں انسان اگر ان کی طرف توجہ کرتا ہے اور ان کی ان کمزوریوں سے پردہ پوشی کر لیتا ہے، نظام جماعت جن کمزوریوں سے صرف نظر کی ان کو اجازت نہیں دیتا تو یہ ایک شرک بھی ہے اور خدا کے غنی اور حمید ہونے کا ایک عملی انکار ہے۔

خدا تعالیٰ نے یہ حکمت ہمیں سکھائی کہ میری راہ میں قربانی پیش کرتے ہوئے اپنی نیتوں کو کھنگالو، ان کو صاف ستھرا کرو اور پاکیزہ کی نیت باندھو پھر دیکھو میں تم سے کیسا سلوک کرتا ہوں اور ایسا غناء کا سلوک کروں گا جس سے تم حمد کے ترانے گاؤ گے اور پہلے سے بڑھ کر مجھے حمید سمجھو گے

چنانچہ جو نمائندہ میں نے اس دفعہ مجلس شوریٰ کے لئے بھجوایا ہے ان کو اس بات کی تاکید کی ہے کہ ایک بھی ایسا آدمی مجلس شوریٰ میں شامل نہ ہو جو خدا کے حضور اپنے چندوں کے معاملے میں صاف نہ ہو اور غریب ہو یا امیر یہ بالکل بحث نہیں ہے۔ اگر امیر چندے کھا رہا ہے تو اس کو اجازت نہیں ہو گی مجلس شوریٰ میں شامل ہو۔ اگر غریب دو کوڑی بھی اخلاص سے دے رہا ہے اور قاعدے اور قانون کے مطابق دے رہا ہے تو وہ عزت کے لائق ہے اس کو ضرور نظام جماعت میں شامل کرنا ہے۔ جب یہ نصیحت کی گئی تو ایک حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ باوجود اس کے کہ عموماً چندوں میں حالت پہلے سے بہتر تھی، ایک لمبے عرصے سے جماعت اس قانون کو نظر انداز کر کے کہ بعض بڑے بڑے لوگ بعض جماعتوں کے متاثر جائیں گے ان کی اس کمزوری سے صرف نظر کرتے ہوئے جماعت نے ان کو عہدے بھی دئے رکھے تھے اور ان کو مجلس شوریٰ کا ممبر بھی بنایا ہوا تھا۔ جب یہ پیغام پہنچا تو ان کا گھبرایا ہوا جواب مجھے ملا میں نے کہا میں آدمی بھیج رہا ہوں اور اس کو یہ تاکید کر دی ہے میں نے اس لئے آپ کو متنبہ کر رہا ہوں۔ اس کا تو مطلب ہے کہ پھر مجلس شوریٰ کے ممبر بہت تھوڑے رہ جائیں گے۔ میں نے کہا الحمدللہ اس سے اچھا اور کیا ہو سکتا ہے کہ تھوڑے ہوں اور پاکیزہ ہوں۔ وہ جو آپ نے بھرتی کی ہوئی تھی اسی کا نقصان ہے سارا۔ ان کی وجہ سے جماعت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ خدا غنی ہے اور حمید بھی ہے اس کو کمزور دانوں کی اس وجہ سے کہ کہیں خدا کی خدائی بھوکی نہ مرنے لگے ضرورت نہیں ہے۔ وہ دانے تو اللہ خود ضائع فرما دیتا ہے اس کا قانون ضائع کر دیتا ہے اور انہی کی حمایت کرتا ہے جو اچھے بیج ہوں۔ تو اس لئے آپ کی خبر سے ایک لحاظ سے مجھے افسوس بھی ہوا، ایک لحاظ سے خوشی ہوئی ہے۔ خوشی اس لحاظ سے کہ آئندہ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ آپ کا نظام اب بلوغت کی طرف بڑی تیزی سے بڑھے گا اور بہت سی برکتیں جن سے آپ محروم چلے آ رہے تھے اب محروم نہیں رہیں گے۔ اور افسوس اس بات پر ہے کہ آپ نے اس کو نظر انداز کیا، میرے علم میں لائے ہی نہیں، ناجائز حرکت کی ہے۔ آپ پر اعتماد کیا گیا تھا آپ کو مرکزی عہدے دئے گئے تھے تاکہ نظام جماعت کی حمایت کریں لیکن آپ نے بزدلی اور کمزوری دکھائی اور نظام جماعت کے معاملے میں معاملہ اپنے ہاتھ میں لیا، نیتیں اپنی طرف سے اچھی رکھیں، نیتیں یہ تھیں کہ یہ دور دور کی جماعتوں کے لوگ ہیں، بے چارے خدمت کرتے ہیں، آ بھی جاتے ہیں، اس لئے ان کو اگر ہم نے قانونی طور پر مؤاخذے کی فہرست میں داخل کر لیا یعنی مؤاخذہ ہمارا ہوتا کیا ہے، یہی کہ ووٹ نہیں دینا، تم عہدیدار نہیں بن سکتے، اس زیادہ تو کوئی مؤاخذہ نہیں ہوتا، مگر چونکہ جماعت کو ایسے ہی مؤاخذے کی عادت ہے اس لئے مؤاخذہ محسوس ہوتا ہے۔ یعنی ہماری جماعت میں سختی، گالی گلوچ، کوئی اور سزا بدنی یا دوسری نہیں ملتی لیکن یہی کافی ہے کہ تم ووٹ نہیں دو گے اب، اور یہ سب محسوس کرتے ہیں بڑی سختی کے ساتھ، تلخی کے ساتھ۔ بعض محسوس کرتے ہیں اور اصلاح پذیر ہو جاتے ہیں۔ بعض محسوس کرتے ہیں اور پھر جماعت کے نظام پر

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

باتیں بنانا شروع کر دیتے ہیں تو جو جو کرتے ہیں ویسا ہی اللہ سے حصہ پاتے ہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ اللہ غنی بھی ہے اور حمید بھی۔ آپ کی بری باتیں جو نظام جماعت کو پہنچتی ہیں وہ اللہ کو نہیں پہنچتیں کیوں کہ وہ حمید ہے۔ اور بالکل بے کار ہے ہوا میں چاند پر تھوکنے والی بات ہے اس سے کوئی بھی فرق نہیں پڑتا۔ اور جہاں تک آپ کی محنت یا آپ کے خلوص کا تعلق ہے اگر آپ جماعت کے لئے کچھ بھی نہ کریں تو اللہ اس بات کا محتاج نہیں ہے کہ آپ کی مدد لے اور وہ دو طرح سے اپنے غنی اور حمید ہونے کا اظہار فرماتا ہے۔ ایک تو یہ کہ تھوڑے ہونے کے باوجود جو اخلاص سے خدمت کرنے والے ہیں، جو قربانی کرنے والے ہیں ان کی خدمتوں میں بہت برکت رکھ دیتا ہے۔ اور دوسرے یہ بتانے کے لئے کہ تم عددی نقصان بھی جماعت کو نہیں پہنچا سکتے کثرت سے ایسے لوگ پیدا کر دیتا ہے جو پھر ان کی طرح نہیں کرتے وہ اطاعت میں اور اپنے اخلاص میں ان سے بہتر ثابت ہوتے ہیں۔ تو دو طرح سے اس کا غنی اور حمید ہونا نتھر کر اور ابھر کر اور چمک کر جماعت کے سامنے آتا ہے اور ہمیشہ یہی ہوا ہے کبھی اس میں آپ کوئی استثناء نہیں دیکھیں گے۔

اس پیغام کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی پیش کرتے وقت پہلے اپنی نیتوں کو درست اور پاک کریں اور جو سب سے اچھا ہے وہ پیش کریں

تو انہی دو موقع پر جہاں یہ مضمون چلتے ہوں غنی اور حمید کا اکٹھا ذکر ہمیں قرآن کریم میں ملتا ہے اس کی مثال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے میں یوگنڈا کے متعلق بھی بتا دوں کہ یوگنڈا میں بھی مالی کمزوری ہے اور قربانی کی کمزوری ہے اور یہی وجہ ہے کہ یوگنڈا، باقی افریقہ کی جماعتوں پر جو خدا کے فضل نازل ہو رہے ہیں ان سے نسبتاً محروم ہے۔ سارے مشرقی افریقہ میں بعض کمزوریاں ایسی پائی جاتی تھیں جن کے نتیجے میں مغربی افریقہ میں جماعت کی نشوونما کے مقابل پر مشرقی افریقہ میں عشر عشیر بھی نہیں تھیں، غیر معمولی فرق تھا۔ لیکن اب جب کہ مغربی افریقہ اور بھی زیادہ جاگ کر پہلے سے بعض جگہوں میں سوگنا رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے تو یہ جو برکت کی ہوا چلی ہے اس میں مشرقی افریقہ کی رفتار بھی تیز سے تیز تر ہو رہی ہے اور امید ہے چند سال میں کایا پلٹ جائے گی۔ لیکن یہ ہوا معلوم ہوتا ہے یوگنڈا پہ نہیں چلی اور اس معاملے میں وہ ان برکتوں سے محروم چلا آ رہا ہے۔ اس کے عناصر کچھ اور بھی ہیں جن کا یہاں ساری عالمگیر جماعت کے سامنے رکھنا مناسب نہیں ہے۔ انشاء اللہ ان کی طرف توجہ کی جائے گی۔ مگر مالی قربانی کے لحاظ سے بھی وہ کمزور ہیں اور اس معاملے میں بھی عہدوں کے معاملے میں ان کی بعض کمزوریوں سے صرف نظر کی گئی۔ لیکن گزشتہ چند سال سے میں نے ان کی جماعت کو پوری طرح آگاہ کر دیا ہے کہ آپ خدا کا ساتھ دیں نہ دیں، رہیں نہ رہیں، مجھے اس پہلو سے نظام جماعت کی کوئی فکر نہیں، آپ کی فکر ہے۔ آپ کا نقصان میرے لئے تکلیف دہ ہو گا لیکن یہ خیال کہ مجھے نظام جماعت کی فکر ہے بالکل وہم ہے " واللہ غنی حمید" اللہ غنی بھی ہے اور حمید بھی ہے اس کو قطعاً آپ کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں وہ خود پیدا کر دے گا اور اگر نظام جماعت کا احترام کیا گیا اور اس کے نتیجے میں ناراضگی پیدا ہو تو اللہ خود سنبھالے گا۔ اس لئے جو بعض بڑے بڑے بت بنے ہوئے تھے میں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ میں نے کہا ان کو کام سے الگ کر دیں معذرت کے ساتھ اور بے شک نئے آدمی آگے لائیں۔ لیکن ابھی تک کچھ ایسی کمزوریاں ہیں کہ عمومی طور پر تعداد میں کمی ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ یوگنڈا کی ملکی بیماری ہے۔ سارے یوگنڈا میں جہاں خدا تعالیٰ نے بعض پہلوؤں سے ان کی عقلوں کو باقی افریقہ کے مقابل پر اگر برابر نہیں تو بعض دفعہ ان سے زیادہ جلا بخشی ہے، کم نہیں ہے کہیں بھی۔ آپ افریقہ کا دورہ کرتے ہوئے جب یوگنڈا جاتے ہیں تو وہاں کے نوجوان جو مسائل اٹھاتے ہیں، دینی تعلیم نہ ہونے کے باوجود قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں ان کی نظر گہرے گہرے مطالب پر اترتی ہے ان کے سوال بھی بڑے عارفانہ ہوتے ہیں، مجادلانہ بھی ہوں تو بات کم سے کم غور کرنے کے بعد کرتے ہیں۔ تو اس پہلو سے میں نے یوگنڈا کی عقل کو بہت روشن پایا ہے، یہ خوبی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایک وقت تک یوگنڈا کو سارے افریقہ میں تعلیم کے لحاظ سے ایک جوہر خالص قرار دیا جاتا تھا۔ تمام دنیا کے ماہرین علم کی رائے میں یوگنڈا افریقہ میں تعلیمی لحاظ سے سب سے زیادہ ممتاز اور روشن دماغ تھا۔ اور وہ روشنی ابھی بھی وہاں ملتی ہے لیکن بعض بدیوں نے اس روشنی پر تاریکی کا سایہ کر دیا ہے اور ایک بدی ان میں سے جو سب سے زیادہ ہے وہ ہے جھوٹ۔ جھوٹ عام ہو گیا ہے وہاں اور بددیانتی بہت ہو گئی ہے۔ یہ دو چیزیں ہیں جنہوں نے یوگنڈا کو ہر پہلو سے شدید نقصان پہنچایا ہے۔ وہاں کے جو سربراہ مملکت تھے ان سے ملاقات کے دوران میں نے کھل کر یہ بات پیش کی۔ میں نے کہا کہ آپ کو اخلاقی قدروں کی فکر کرنی چاہئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت دولتیں عطا کی ہیں۔ مشرقی افریقہ میں سب سے امیر ملک یوگنڈا ہے اور صلاحیتوں کے لحاظ سے اللہ نے آپ کو صلاحیتیں بھی بخشی ہیں، علم کی دولت، ذہن کی جلاء، ہر چیز موجود ہے لیکن دو باتیں ہیں جنہوں نے آپ کو ہر اس پہلو سے فائدے سے محروم کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بطور نعمت آپ کو عطا کیا تھا۔ ایک جھوٹ کی عادت اور دوسرے بددیانتی۔ کوئی فیکٹری، کوئی کاروبار وہاں چل ہی نہیں سکتا بددیانتی کی وجہ سے اور اتنی زیادہ ہے کہ عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ خدا کرے اب پہلے سے فرق پڑ چکا ہو۔ مگر یہ بات جو میں بتا رہا ہوں یہ یوگنڈا کی برائی کی نیت سے انہیں بدنام کرنے کے لئے نہیں بلکہ یہ سمجھانے کی خاطر۔ اب مجلس شوریٰ ہو رہی ہے وہاں۔ ان کو میں یہ پیغام بھیج رہا ہوں کہ جماعت اس بات کا جہاد شروع کرے۔ اپنے اندر سے یہ دو برائیاں اکھیڑ پھینکے کیونکہ جو بددیانت ہے وہ غنی سے تعلق نہیں جوڑتا بلکہ غیر اللہ سے تعلق جوڑ کر پیسے کھانے کی کوشش کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کو غنی سمجھتا نہیں اور دنیا کو اور مادے کو غنی سمجھتا ہے۔ اس لئے جو میں بات کر رہا ہوں غنی کے حوالے سے کر رہا ہوں کہ اگر آپ غنی خدا سے تعلق جوڑنا چاہتے ہیں تو اس کے مستغنی پہلو سے نہ جوڑیں اس کی غناء جو عظمت ہے دولت کی یا ملکیت کی اس سے تعلق باندھیں اور اس سے تعلق باندھنے کا ایک اور ذریعہ یہ ہے کہ اس کے سوا ہر چیز کے غنی ہونے کا انکار کر دیں۔ رزق مانگیں تو اس سے مانگیں۔ توکل کریں تو اس پر کریں۔ غنی سمجھیں تو صرف اس کو غنی سمجھیں۔ اگر آپ یہ کریں تو بددیانتی اس طرح غائب ہو جاتی ہے جیسے روشنی کے نتیجے میں اندھیرے غائب ہو جاتے ہیں۔ ایسے شخص کے ذہن میں بددیانتی کا تصور آ ہی نہیں سکتا۔ اور پھر وہ جو کچھ خدا کے حضور پیش کرتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ اسے سجا کر اس طریق پر پیش کرے کہ غنی ہونے کے باوجود وہ اسے پیار سے قبول کرے۔

مال فی ذاتہ نہ خبیث ہو سکتا ہے نہ پاک ہو سکتا ہے۔ مال والے کے ساتھ جو اس کا تعلق ہے وہ اسے خبیث یا پاک قرار دیتا ہے

اس لئے بعض لوگ اپنی غربت کی کمزوری ڈھانپنے کے لئے جب تحفہ پیش کرتے ہیں تو بعض دفعہ بچے بھی خاص طور پر اس کو سجاتے ہیں، اس کے ارد گرد کوئی چیزیں، پھول لگاتے، عجیب و غریب سی حرکتیں کرتے ہیں جو عام جو ذوق کا معیار ہے اس سے تو گری ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن جہاں تک ان کے پیار کی قبولیت کا تعلق ہے ان کا معیار بہت بلند ہوتا ہے کیونکہ ہر لکیر جو بچہ ڈالتا ہے کہ میں خوش ہو جاؤں کسی طریقے پر۔ کبھی سرخ سیاہی سے، کبھی سبز سیاہی سے، کبھی نیلی سے، کبھی پھول بناتا ہے تاکہ وہ جو اس نے چھوٹا سا تحفہ رکھا ہے اس کو ایسے کاغذ میں لپیٹے جس پر اس نے اپنے ہاتھ سے پھول بوٹے بنائے ہوئے ہیں۔ تو وہ پھول بوٹے اپنی ذات میں تو کوئی کشش کا موجب نہیں مگر اس کی ادا بہت پیاری ہوتی ہے، اس کی کوشش نظر کو اچھی ہی نہیں لگتی بلکہ اپنی محبت میں خرید لیتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کا جو بندوں سے تعلق ہے وہ یہ نسبت جو میں نے مثال پیش کی ہے اس کے مقابل پر اس کی نسبت اتنی زیادہ ہے کہ ہم اس کو شمار ہی نہیں کر سکتے۔ ہم ہر چیز جو خدا کے حضور بہت ہی سجا کر بھی پیش کریں اللہ کے نزدیک جو حقیقت میں غنی ہے اور ذوق کے اعتبار سے خدا کا ذوق اس کی خلقت میں اس کی ہر چیز میں جو دکھائی دیتا ہے وہ ہماری سجاوٹ کی کوئی حیثیت ہی نہیں سمجھتا فی الحقیقت۔ لیکن کیونکہ حمید ہے صرف غنی نہیں ہے اس لئے وہ اپنے حمد کے جلوے میں ہم پر اترتا ہے اور صاحب حمد بن کر ہماری کمزور چیزوں کو بھی پیار کی نظر سے دیکھتا ہے۔ مگر نیتوں پر نظر رکھتے ہوئے نہ کہ ظاہر پر نظر رکھتے ہوئے۔ اسی لئے قرآن کریم کی جو آیت میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اس میں فرمایا ہے۔ "ولا تیمموا الخبیث" دیکھو خبیث کی نیت نہ کرنا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ ہم نیت نہ بھی کریں تو پھر بھی مال خبیث ہو سکتا ہے۔ بعض دفعہ ایک انسان کو پتہ ہی نہیں ہوتا اپنے کسی پیارے کو تحفہ بھیجا اور اس عرصے میں اس کے علم کے بغیر اس میں زہر پیدا ہو چکا تھا اور دوسرے دن حال پوچھا تو پتہ لگا ساری رات ان بے چاروں کو الٹیاں آتی رہیں اور بے حال رہے حالانکہ جس نے بھیجا تھا اس کی نیت میں کوئی فتور نہیں تھا۔ تو بسا اوقات نیت میں فتور نہ ہونے کے نتیجے میں بھی چیز خراب ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خراب چیز کی میں بحث چھیڑتا ہی نہیں۔ تمہاری نیت پاک ہو تو ہر چیز کو قبول کر لوں گا اور نیت پاک ہو تو تمہاری ساری چیزیں دراصل تو ایسی ہیں جو خدا کے لئے قبول کرنے کے لائق ہیں ہی نہیں۔ نیت ہی ہے جو فرق ڈالتی ہے۔ اس لئے نیتوں کو پاک صاف رکھنا اور اگر نیتیں

M.A. AMINI TEXTILES

SPECIALISTS IN: FABRIC PRINTING, PRINTED 90" COTTON & CRIMPLENE, QUILT & BED SETTEE COVERS, PRAYER MATS, BEDDINGS ETC., ETC.

PROVIDENCE MILL, 108 HARRIS STREET, BRADFORD BD1 5JA
TEL: 0274 391 832 MOBILE: 0836 799 469

81/83 ROUNDHAY ROAD LEEDS, LS8 5AQ
TEL: 0532 481 888 - FAX NO. 0274 720 214

محمد صادق جیولرز
MOHAMMAD SADIQ JUWELIER
Groß-und Einzelhandel Gold und silber-Schmuck. An-und Verkauf
Near Karstadt Hinter der Markthalle 2
Anfahrt uber Rosenstraße. 20095 Hamburg
Tel: 040/30 399820 (Frankfurt Office: 069 685893)

پاک ہوں تو پھر ہر کوشش جو نیت کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے وہ پیاری لگتی ہے۔ وہ سجی ہوئی چیز خواہ دنیا کے ذوق سے کتنی ہی گری ہوئی ہو مگر اگر نیت میں محبت ہے اور خوش کرنا ہے تو ہر حالت میں وہ چیز اچھی لگے گی۔

> میں بنگلہ دیش کی جماعت کو بھی اور یوگنڈا کی جماعت کو بھی متوجہ کرتا ہوں کہ مالی لحاظ سے بھی آپ غنی اور حمید خدا کی طرف لوٹیں اور دنیا کے اموال کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ لیکن جو دے گا اور خدا کو اخلاص کے ساتھ دے گا اللہ اس کے ساتھ برکت کا سلوک فرمائے گا اور وہ اپنے خدا کو غنی اور حمید پائے گا

پس خدا تعالیٰ نے یہ حکمت ہمیں سکھائی کہ میری راہ میں قربانی پیش کرتے ہوئے اپنی نیتوں کو کھنگالو، ان کو صاف ستھرا رکھو اور پاکیزہ کی نیت باندھو، پھر دیکھو میں تم سے کیسا سلوک کرتا ہوں اور ایسا غناء کا سلوک کروں گا جس سے تم حمد کے ترانے گاؤ گے اور پہلے سے بڑھ کر مجھے حمید سمجھو گے۔ پس بنگلہ دیش ہو یا یوگنڈا ہو یا دوسری جماعتیں وہ اس پیغام کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی پیش کرتے وقت پہلے اپنی نیتوں کو درست اور پاک کریں اور جو سب سے اچھا ہے وہ پیش کریں۔ جس میں گندگی مل گئی ہے، وہ مال جو گندہ ہے، جو رشوت کی کمائی ہے مثلاً یا حرام خوری ہے، لوگوں کے پیسے کھا کر اکٹھا کیا گیا ہے وہ خدا کے حضور پیش ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ کو پتہ ہے اس لئے آپ نے نیت کرتے وقت فیصلہ کرنا ہے کہ محض پاک مال جو میرے علم میں پاکیزہ اور صاف ستھرا ہے وہی میں پیش کروں گا۔

جہاں تک ناپاک مال کا تعلق ہے وہ انسان کی طرف سے خدا کے حضور پیش ہو ہی نہیں سکتا یہ گستاخی بھی ہے اور گناہ بھی ہے۔ اس ضمن میں ایک بات سمجھانے والی ہے کیونکہ اکثر لوگوں کے دماغ میں جو سود کے معاملے میں نظام جماعت کے مسلک پر غور کرتے ہیں یہ سوال اٹھ سکتے ہیں۔ اگر سودی روپیہ ہو تو کہا جاتا ہے کہ اسے دین کے سپرد کر دو خدا کی راہ میں وہ روپیہ خرچ ہو جائے گا۔ تو سوال یہ ہے کہ ان آیات کا اس مسلک سے تصادم تو نہیں ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ "تیمموا الخبیث" نہیں کرنا، کوئی گندی چیز میرے حضور پیش نہیں کرنی اور دوسری طرف جماعت کہتی ہے کہ وہ سب سے خبیث کمائی سود کی کمائی جو ہے وہ اللہ کے حضور دے دیا کرو، اس کا کوئی حرج نہیں۔

وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلے کی فراست اور گہرائی سے واقف نہیں ہیں ان کو یہ تضاد دکھائی دیتا ہے حالانکہ اس میں کوئی تضاد نہیں۔ دو باتیں ہیں جو آپ کو اچھی طرح مال کے معاملے میں سمجھنی چاہئیں۔ مال فی ذاتہ نہ خبیث ہو سکتا ہے نہ پاک ہو سکتا ہے۔ مال والے کے ساتھ اس کا جو تعلق ہے وہ اسے خبیث یا پاک قرار دیتا ہے۔ ایک کنجنی جو مال کماتی ہے وہ اپنے اوپر جب مال خرچ کرتی ہے تو وہ خبیث مال ہے۔ اگر اسے اپنی طرف سے خدا کے حضور پیش کرتی ہے تو خبیث مال ہے لیکن اگر وہ مال پھینک دے اور کوئی اور اٹھائے اور نیک اور پاکباز انسان ہو اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اس کا کوئی وارث نہیں ہے وہ کسی غریب کو دے دے یا کسی اچھے کام پر لگا دے تو مال اپنی ذات میں گندہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کنجنی جب اپنے مال سے کوئی چیز خریدتی ہے تو دکاندار اس مال کو گندہ کر کے ایک طرف نہیں پھینکتا۔ اگر وہ جانتا بھی ہو کہ یہ کسبی عورت ہے اور اس نے غلط طریقے پہ مال کمایا تھا تو اس کا اس کے ساتھ جو معاملہ ہے وہ محض تجارت کا معاملہ ہے اور اگر دکاندار نے بد دیانتی کوئی نہیں کی تو وہ مال جب دکاندار کے ہاتھ میں آتا ہے تو پاک ہوتا ہے۔ اس لئے مال فی ذاتہ گندہ ہو ہی نہیں سکتا۔ نہ مال فی ذاتہ اچھا ہو سکتا ہے۔ ہاں کھانے پینے کی چیزیں فی ذاتہ گندی بھی ہو جاتی ہیں اور اچھی اور طیب بھی ہوتی ہیں۔ اب رہا یہ مضمون کہ سود کو کیا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی سود کی کمائی والے کو یہ نہیں فرمایا کہ اپنی طرف سے اسے چندہ دے دو۔ کیونکہ جب وہ اپنی طرف سے چندہ دے گا تو اپنی طرف سے، اپنی نیت سے، اپنے گندے مال کو خدا کے حضور پیش کر رہا ہوگا اور یہ گستاخی بھی ہے اور گناہ بھی ہے۔ جو مال وہ سمجھتا ہے کہ خبیث ہے وہ اپنی طرف سے دے سکتا ہی نہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ تم چندہ دے دو۔ آپ نے فرمایا نہ یہ چندہ نہ اس کا کوڑی کا ثواب تمہیں ملے گا۔ سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ ایک مال ہے اگر تم نے اپنے تعلق سے اس کو کاٹ دیا تو اس کی خباثت ختم۔ کیونکہ سود اگر تم استعمال کرتے ہو تو وہ سود بن جاتا ہے اور خباثت ہے۔ جب تم اپنی ذات سے اس کا تعلق کاٹ دیتے ہو تو محض مال ہے۔ اس کے خرچ میں تمہاری کوئی نیت نہ ثواب کی نہ جزاء کی، کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ایسے مال کو تم کیا کرو گے۔ آپ نے فرمایا خدا کی طرف لوٹایا جا سکتا ہے، چندے کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہر چیز کا وہ مالک ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اس کو مٹی میں پھینک دو یا کوئی اور شخص اٹھا کے اس کو استعمال کرے تو تم خدا کی طرف اس اصول کے پیش نظر لوٹاؤ کہ مالک کل وہ ہے اور مال اپنی ذات میں جو خدا کی طرف لوٹے وہ گندہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر سود کمانے والا سود کی کمائی کے طور پر چندہ دیتا ہے تو خبیث مال ہے اس لئے اس مال سے چندہ ہی نہیں دیا جا سکتا۔

یہ وہ حکمت ہے جس کے نہ سمجھنے کے نتیجے میں بعض لوگوں کے دلوں میں سوال اٹھتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں اشارۃً بھی وہ روپیہ جو سود کا روپیہ بنک دیتے ہیں ان کو چندے میں دینے کا ذکر نہیں فرمایا۔ آپ نے فرمایا یہ تمہاری ملکیت نہیں ہے کیونکہ تمہیں سود کی کمائی لینے کا حق ہی کوئی نہیں۔ جب تمہاری ملکیت ہی نہیں رہی تو سودی پہلو اس سے جھڑ گیا۔ کیونکہ سودی ملکیت کا تصور جو ایک مال کے رشتے کو ایک آدمی سے باندھتا ہے اس تصور میں خباثت ہے۔ جب تم مالک رہے ہی نہیں اس کے تو وہ سود بھی نہ رہا، کچھ بھی نہ رہا۔ اب وہ ایک مال ہے اسے کیا کرو۔ آپ نے فرمایا اگر تم نہ لو گے تو بطور مال کے عام طور پر اس زمانے میں یہ ہوتا تھا کہ بنک ایسے مال کو جس کا مالک نہ ہو اس کو چرچ کو دے دیا کرتا تھا اور حکومت کے کچھ ایسے قوانین تھے۔ تو آپ نے فرمایا اب اس کی حیثیت صرف مال کی رہ گئی ہے، تم نے استعمال نہیں کیا، تم نے نہ چندہ دیا، نہ اس کو کھایا، نہ کسی اور مصرف میں لائے اس مال کو اب کیا کرنا ہے، کہاں پھینکنا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم خدا کی طرف نہیں لوٹاؤ گے تو خدا کی مخالفانہ طاقتوں کی طرف لوٹ جائے گا اس لئے اس کو خدا کی طرف لوٹا دو کہ اے خدا تو مالک کل ہے تیرا مال اور میں اس سے اپنا ناجائز تعلق جو قائم ہوا تھا میں کاٹ دیتا ہوں تو سود کی حلت کا کوئی اشارہ بھی اس فیصلے میں نہیں پایا جاتا اور حرمت کا تعلق چونکہ نیت سے ہے اس لئے اپنی نیت سے وہ چندہ دے ہی نہیں رہا اس کا خدا کے حضور خبیث مال پیش کرنے کا سوال ہی کوئی نہیں۔ جو دے گا اس کو پتہ ہے کہ میرا ایک کوڑی کا بھی اس میں ثواب نہیں کیونکہ میری ملکیت نہیں ہے۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم اس کو بعض غریبوں پر نہ خرچ کر دیں، بعض اپنے عزیزوں پر نہ خرچ کر دیں کیونکہ سود کی مناہی تو دراصل غریبوں کی حق تلفی کے پیش نظر کی گئی ہے۔ تو میں ان کو یہ لکھتا ہوں آپ کی چیز ہی نہیں ہے آپ کس طرح خرچ کر سکتے ہیں۔ جو دنیا میں خدا کی ملکیت کا نمائندہ نظام ہے اس کے سوا اس مال کو کسی کو خرچ کرنے کا حق نہیں اس لئے آپ آنکھیں بند کر کے اس طرح واپس کریں خدا کو کہ جو تیرا نظام اس دنیا میں تیری نمائندگی کر رہا ہے وہ اس روپے کو جو چاہے خرچ کرے ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہمارا تعلق ٹوٹ گیا، ہمارا پیسہ ہے ہی نہیں اور جب آپ کا پیسہ نہیں رہا تو وہ سود کا پیسہ ہی نہیں رہا وہ اسی طرح ایک مال بن گیا جیسے مال چکر کھاتا رہتا ہے ہاتھوں میں، اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

تو یہ ضمناً میں نے مسئلہ چھیڑا ہے مگر آخر میں بنگلہ دیش کی جماعت کو بھی اور یوگنڈا کی جماعت کو بھی متوجہ کرتا ہوں کہ مالی لحاظ سے بھی آپ غنی اور حمید خدا کی طرف لوٹیں اور دنیا کے اموال کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ لیکن جو دے گا اور خدا کو اخلاص کے ساتھ دے گا اللہ اس کے ساتھ برکت کا سلوک فرمائے گا اور وہ اپنے خدا کو غنی اور حمید پائے گا۔ اور جو نہیں دے گا اور کنجوسی کرے گا تو وہ کنجوسی اپنے خلاف کرے گا اور خدا کی غناء اس کے لئے استغناء بن کر ابھرے گی اور اس سے بے پرواہ اور مستغنی ہو جائے گا۔ اس لئے اس کی بھی پرواہ نہ کریں کہ کوئی آدمی جسے آپ عزت نہ دیں، ناجائز طور پر عہدے نہ دیں، وہ اپنی خدمت کا ہاتھ کھینچ لے گا۔ اگر وہ کھینچے گا تو اللہ کو غنی اور حمید پائے گا اور اللہ اس سے بہت زیادہ مؤثر خدمت کرنے والے نظام جماعت کو عطا کر دے گا۔ یہ وہ کامل توحید کا پہلو ہے جو غنی اور حمید کے تعلق سے ہمارے سامنے ابھرتا ہے اس پر قائم رہیں اور اللہ پر توکل کریں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور اس پر عمل کرنے کے نتیجے میں آپ دیکھیں گے کہ ہر پہلو سے خدا کے فضل کے ساتھ برکتوں کی بارشیں نازل ہونگی اور دنیا کے ان مبارک حصوں سے آپ الگ نہیں رہیں گے جہاں آج خدا کے فضل موسلا دھار بارشوں کی صورت میں نازل ہو رہے ہیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

> امت واحدہ کبھی محض عقائد سے نہیں بنا کرتی۔
> امت واحدہ اخلاق حسنہ سے بنا کرتی ہے۔

SCL

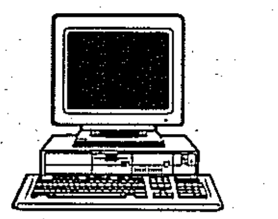

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DO
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

انسانی دماغ

(محمد زکریا ورک، کینیڈا)

انسانی دماغ دو حصوں میں بٹا ہوا ہے جن کو Hemisphere کہاجاتا ہے۔ دائیں طرف کادماغ جسم کے بائیں طرف کو کنٹرول کرتا ہے جبکہ دماغ کی بائیں طرف کا حصہ جسم کے دائیں حصہ کو کنٹرول کرتا ہے۔ دماغ کے دونوں حصے ایک دوسرے سے بالکل مشابہت رکھتے ہیں دونوں حصوں میں سے اگر ایک کو چوٹ آ جائے تو انسان میں بہت ساری Disabilities پیدا ہو جاتی ہیں اس چیز کی وضاحت کے لئے دماغ کے دونوں حصوں کا Function یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

وہ لوگ جن پر فالج کا حملہ ہوتا ہے وہ عموماً قوت گویائی سے محروم ہو جاتے ہیں کیونکہ دماغ کے بائیں حصہ کے مفلوج ہونے پر خون کی گردش جسم کے اس طرف ہونا بند ہو جاتی ہے۔ دماغ کا وہ حصہ جو بیضوی شکل کا ہوتا ہے اور جس کا نام Left Frontal Cortex ہے اس کو اگر کسی وجہ سے نقصان یا چوٹ آ جائے تو چہرہ کے Muscle ، زبان، جبڑا اور حلق میں تعاون مفقود ہو جاتا ہے۔ اس طرح ایک اور حصہ جس کا نام Wernick's Area ہے جو Auditory Cortex سے ذرا آگے موجود ہوتا ہے اس کو اگر چوٹ آ جائے تو انسان کی بول چال کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے اور لفظ منہ سے بگڑ بگڑ کر ادا ہوتے ہیں۔

جس شخص کے دماغ کے بائیں حصہ کو چوٹ آئے اور چاہے وہ بولنے سے محروم ہو جائے مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ ایسا شخص بڑی آسانی سے ترنم سے گا سکتا ہے کیونکہ گانے کی صلاحیت کا تعلق دماغ کے دائیں حصہ سے ہوتا ہے۔ اگر Auditory Cortex اور Wernick's Area کے درمیان کنکشن کو نقصان پہنچے تو انسان الفاظ کی پہچان (Word-Deaf) سے محروم ہو جاتا ہے یعنی ایسا شخص پڑھ لکھ اور بول تو سکتا ہے لیکن کوئی اس سے بولے تو وہ ادا ہونے والے لفظوں کو سمجھنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔

دماغ کے بائیں حصہ کو نقصان پہنچنے پر اکثر لوگ معروف انسانی ناموں کو دہرانے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ دماغ کا دایاں حصہ لوگوں کے چہروں کو پہچانتا ہے لیکن نام بائیں حصہ میں اسٹور ہوتے ہیں بعض دفعہ نارمل لوگ یعنی ایک شخص کے معروف چہرہ کو دیکھنے پر اس کا نام یاد کرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں اور بعض ایک کف افسوس ملتے ہیں کہ میں نے اس کو کہیں دیکھا ہے لیکن نام یاد نہیں آ رہا ہے۔

دماغ کے دائیں حصہ کو چوٹ لگنے پر لوگ اکثر معمولی سے معمولی معمہ یا سوال کو حل کرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں یا ان کو شہر کا نقشہ دیکھ کر سڑک کا راستہ معلوم کرنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ ایسے لوگ بعض کسی بڑی عمارت یا آفس بلڈنگ میں بھی گم ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگوں میں دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگوں نے کھانے کے دوران پلیٹ میں سے صرف وائیں طرف سے کھایا اور بائیں طرف کا بالکل چھوڑ دیا یا جب وہ صبح کے وقت شیو کرنے لگے تو چہرہ کے دائیں طرف شیو کی اور بائیں طرف بالکل بھول گئے جب ایسے لوگوں سے کہاجائے کہ گھڑی کی تصویر بنائیں تو انہوں نے گھڑی کا صرف دایاں حصہ بنایا۔ ایک مریض کو جس کا دائیں طرف کا دماغ ٹھیک کام نہیں کرتا تھا اسے بائیں بازو کا احساس رفتہ رفتہ ختم ہو گیا۔ ان واقعات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ دائیں طرف کا حصہ دماغ تصاویر بائیں آنکھ سے بناتا ہے اور پھر ان کے مطابق جسم کے دوسرے اعضاء کام کرتے ہیں۔

ایسے لوگ جن کو یہ مرض لاحق ہوتا ہے اگر ان میں سے کوئی موسیقار ہو تو بعض ایک اپنا آلہ موسیقی بجانا بھول گئے اور بعض ایک جو گلو کار تھے ان کو گانا بھول گیا۔

یہ بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ بعض لوگوں میں چہرہ پہچاننے کی قابلیت ختم ہو گئی اس مرض کا نام Proso-Pagnosia ہے۔ بعض شدید صورتوں میں مریض اپنا چہرہ پہچاننے سے بھی محروم ہو گئے ہاں بعض مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ دوست کا چہرہ نہ پہچانا جائے گا مگر جوں ہی دوست نے بولنا شروع کیا تو نام اور چہرہ فوراً یاد آ گیا۔ یاد رہے کہ آواز پہچاننے کی قابلیت دماغ کے بائیں حصہ میں ہوتی ہے۔

لوگ بائیں ہاتھ سے کیوں لکھتے ہیں؟

سائنس دانوں کا خیال ہے کہ جو لوگ بائیں ہاتھ سے لکھتے ہیں اور کام کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دوران حمل ایسے لوگوں کے دماغ کو ذرا سا نقصان پہنچ جاتا ہے اس نقصان کی وجہ دماغ کو آکسیجن کی کمی ہوتی ہے۔ جڑواں بچوں میں اعصابی بیماریوں کا ہونا عام بات ہے۔ کیونکہ رحم کے اندر ان کی پرورش کے لئے جگہ کم ہوتی ہے اور ایسے جڑواں بچے اکثر لیفٹ ہینڈڈ ہوتے ہیں۔ جو لوگ Mentally Retarded ہوں یا جو مرگی کے مریض ہوں اور وہ بچے جن میں سیکھنے کی اہلیت کم ہو (Learning Disability) ایسے بچے اکثر بائیں ہاتھ والے ہوتے ہیں۔

دنیا کے بعض بڑے بڑے مشاہیر اور نامور انسان بائیں ہاتھ والے تھے۔ لیونارڈو ڈے ون چی، مائیکل اینجلو، بنجمن فرینکلن اور سابق صدر امریکہ جارج بش اور صدر بل کلنٹن اور آئین سٹائین۔

بائیں ہاتھ والے لوگوں کو عموماً مندرجہ ذیل امراض لاحق ہوتے ہیں:

سردرد، الرجی، تیتھلانا اور پڑھنے میں دقت۔ بائیں ہاتھ والے لوگ فالج جیسی بیماریوں سے جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں کیونکہ بولنے کے لئے ایسے لوگ دماغ کے دونوں حصوں کو زیادہ استعمال کرتے ہیں جبکہ دائیں ہاتھ والے لوگ دماغ کا بایاں حصہ بولنے کے لئے کم استعمال کرتے ہیں۔

دماغ یا میڈیکل اسٹور

انسانی دماغ ایک محیرالعقول اور نت نئی دوائیوں کا کارخانہ ہے۔ محیرالعقول اس لئے کہ یہ اپنے اندر خود بخود ۵۰ سے زیادہ دوائیوں مینوفیکچر کرتا ہے۔ یہ دوائیاں ہماری یادداشت، ذہانت، سونے، جاگنے، سوچنے، جارحانہ مزاج نیز تخلیق (Creative) کے مختلف پہلوؤں کو کنٹرول کرتی ہیں۔ ایسی چند ایک معروف دوائیوں کا ذکر مندرجہ ذیل سطور میں کیا جاتا ہے:۔

☆ این ڈورفین (Endorphin) یہ دوائی دماغ کے اندر بنتی ہے اور درد کم کرنے میں بہت مدد ومعاون ثابت ہوئی ہے۔ فارمیسی میں اس کا متبادل مورفین دوائی ہے مگر این ڈورفین طاقت میں تین گنا زیادہ ہوتی ہے۔ یہ درد ختم کرنے والی دوائی دماغ سے اس وقت خارج ہوتی ہے جب ہم ورزش کرتے یا ہنستے ہیں شاید یہی وجہ ہے کہ ہم جب جی بھر کر ہنستے ہیں تو خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرتے ہیں۔

☆ سیروٹونین (Serotonin) یہ دوائی انسان کے موڈ کو کنٹرول کرتی ہے۔ جن لوگوں کے دماغ میں یہ دوائی کم پیدا ہو تو ان کو ڈیپریشن واقع ہو جاتا ہے۔ جو لوگ ایسے کھانے کھاتے ہیں جن میں کاربوہائیڈریٹ زیادہ ہو نیز وہ پھل اور مختلف سبزیاں کثیر مقدار میں کھاتے ہوں ان میں یہ دوائی مناسب مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ مشاہدہ میں آیا ہے کہ بعض افراد جنہوں نے زندگی میں کوئی قتل کیا تھا ان کے دماغ کا جب لیبارٹری میں مشاہدہ کیا گیا تو دیکھنے میں آیا کہ ان کے دماغ میں سیروٹونین عام انسانوں کی نسبت کم مقدار میں تھی۔ جو لوگ ڈیپریشن کے مرض کا شکار ہوں ان کا علاج ڈاکٹر سیروٹونین سے کرتے ہیں۔

☆ ڈوپامین (Dopamine) اس دوائی کی کثرت انسان کو جوشیلا اور باتونی بنا دیتی ہے۔ امریکہ کی اسٹین فورڈ یونیورسٹی میں ریسرچ کے دوران یہ بات مشاہدہ میں آئی کہ جو لوگ شرمیلے ہوتے ہیں ان میں ڈوپامین کی مقدار کم تھی۔

☆ بھوک کو جو ہارمون کنٹرول کرتا ہے اس کا نام Cholesystokinen ہے۔ لیبارٹری میں چوہوں پر تجربات کے دوران یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ جن چوہوں کے جسم میں یہ دوائی کم تھی ان کو بھوک بہت لگتی تھی اور جو چیز ان کے سامنے آئی اس کو ہضم کر جاتے تھے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ مستقبل قریب میں اس دوائی کے انسانی جسم میں زیادہ پیدا کرنے یا گولی کی صورت میں جسم میں داخل کرنے سے موٹاپے کا علاج کیا جا سکے گا۔

☆ چائے اور کافی انسانی دماغ کے خاص حصہ Cerebral Cortex پر بہت جلدی اثر انداز ہوتی ہے کافی پینے سے یکسوئی (Concentration) یادداشت کے بڑھانے نیز ری ایکشن ٹائم یک لخت پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

☆ انسانی دماغ کے اندر ایک لاکھ سے زیادہ کیمیائی رد عمل ہر وقت وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں ان کی بناء پر جسم کی توانائی کا ایک کثیر حصہ استعمال ہو جاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سوچنے اور دماغ سوزی کرنے میں اتنی ہی کیلوریز (Calories) ضائع ہوتی ہیں جتنی کہ عام ورزش کرنے سے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ انسان اگر دیر تک سوچ بچار کرتا رہے تو تھکاوٹ محسوس کرنا ایک فطری بات ہے۔

☆ اگر خون میں آئرن کی کمی ہو تو دماغ کو آکسیجن کم مقدار میں ملتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یک سوئی (Concentration) اور توجہ کا عرصہ (Attention Span) انسان میں کم ہو جاتا ہے اور بعض لوگ تو چڑچڑے ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ماحول کی فضاء میں اگر کیڈمیم (Cadmium) یا سیسہ (Lead) زیادہ مقدار میں موجود ہو تو سانس لینے کے عمل سے یہ دونوں دھاتیں ہمارے دماغ پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ کیڈمیم سگریٹ کے دھوئیں اور سیسہ کار کے (Exhaust) پائپ میں سے نکل کر فضا میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے سگریٹ اور کار کے دھوئیں سے پرہیز مناسب ہے۔ ورزش کرنے سے جسم کو آکسیجن ۳۰ فیصد زیادہ ملتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری دماغی اہلیت (Mental Effeciency) قدرے بڑھ جاتی ہے۔

☆ دماغ کی مسلمہ الثبوت موت کب واقع ہوتی ہے؟ لیبارٹری میں کئے جانے والے تجربات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دماغ کی وفات انسان کے مرنے کے ۳۷ گھنٹے بعد واقع ہوتی ہے۔ اتنے گھنٹے ہمارا دماغ بجلی کی لہریں (Electrical Wave Signals) پیدا کرتا رہتا ہے۔

دماغ ایک فارمیسی

دماغ کے اندر چند ایک پیدا ہونے والی معروف دوائیوں کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

1. ACETYLCHOLINE
2. NOREPINE-PHRINE
3. SERON-TONIN
4. DOPA-MINE
5. GLUTMATE, GAMMA
6. AMINOBUTYRIC ACID
7. ENDORPHINS
8. ENKEPHALINS

☆ دماغ پر ریسرچ اور تحقیقات کے بعد مندرجہ ذیل علوم کا بیسویں صدی میں اضافہ ہوا ہے۔

1. NEUROLOGY
2. PSYCHOBIOLOGY
3. NEURO-SURGERY
4. PSYCHIATRY

سر کے اندر پانی کا عجیب واقعہ

کینیڈا کے موقر روزنامہ گلوب اینڈ میل، ٹورنٹو نے اپنی ۳۰ دسمبر ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں ایک عجیب و غریب واقعہ شائع کیا۔ انگلستان کی شیفیلڈ یونیورسٹی (Sheffield University) میں ایک طالبعلم کا طبی معائنہ یونیورسٹی کا ایک میڈیکل ڈاکٹر کر رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ اس طالب علم کا سر ضخامت میں کافی وسیع و عریض تھا۔ ڈاکٹر نے سر کی پیمائش کی تو وہ ساڑھے چوبیس انچ نکلا۔ ڈاکٹر کو بہت پریشانی ہوئی۔ اس چیز کا ذکر اس نے ایک اور ڈاکٹر جان لوبر (Dr. John Lober) سے کیا جو کہ نیورالوجسٹ تھا۔ دوسرے ڈاکٹر نے اس دماغ کا اسکین (Scan) کیا تو سر کے اندر پانی بھرا ہوا تھا۔ اس مرض کو طبی زبان میں (Hydro-Cephalus) کہا جاتا ہے۔ جس کے عام معنی یہ ہیں "سر کے اندر پانی"۔ اس طالب علم کے سر کے اندر دماغ کا معمولی سا Cerebral Tissue تھا۔ اس مرض کے لوگ عموماً (Mentally Retarded) ہوتے ہیں مگر یہ نوجوان نارمل زندگی گزار رہا تھا۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

MOST AUTHENTIC
INDIAN FOOD
GRANADA
TAKE AWAY
202 ROUNDHAY ROAD
LEEDS
TELEPHONE 0532 487 602

ہڈیوں کے کینسر، فالج کی علامات، کاسٹی کم اور فاسفورس کا تذکرہ

بال گرنے اور سر کی سکری کی دوا، سلیشیا کا محتاط استعمال کریں

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۶ جولائی ۱۹۹۴ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

کاسٹی کم (Causticum)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کاسٹی کم کے مختلف خواص کا بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا اس کے پیشاب اور اجابت پر بہت اثرات ہیں جو خصوصیت سے نوٹ کرنے کے لائق ہیں۔ بچے کی پیدائش کے بعد بعض دفعہ عورتوں کا پیشاب اچانک رک جاتا ہے، اچانک گردے مفلوج ہو جاتے ہیں یا سوزش کے نتیجہ میں ایسا ہو جاتا ہے، اس میں کاسٹیکم بہت مفید ہے اور لائف سیونگ (جان بچانے والی دوا) بن جاتی ہے۔ جن کو ۲۴ گھنٹے تک پیشاب نہیں آیا ان کو استعمال کروائی تو پہلے خون والا پیشاب آیا جس کا مطلب ہے کہ گردے میں سوزش ہے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد کھل کر پیشاب آ گیا۔ بعد میں احتیاطاً پریرا بریوا Praira Barava. Q کا کورس دیا کیونکہ یہ گردے دھونے کی مؤثر دوا ہے۔

سوزش یا شاک (صدمے) کے نتیجے میں پیشاب بند ہو جائے تو کاسٹیکم کام آتی ہے۔ مگر عام طور پر کاسٹیکم فالجی علامات کے لئے مؤثر ہے۔ اس میں مریض کھڑے ہو کر پیشاب کرتا ہے اور بیٹھ کر پیشاب نہیں کر سکتا اور بغیر حس کے بھی نکلتا ہے اور پتہ نہیں لگتا کہ پیشاب خارج ہو رہا ہے۔ اجابت میں اس کی ایک علامت ہے جو انٹی مونیم کروڈ سے ملتی جلتی ہے۔ سخت اجابت ہوتی ہے اور چلتے پھرتے گولے سے نکل بھی جاتے ہیں اور مریض کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ کاسٹیکم کی یہ علامت پیشاب ہی کی طرح کی ہے۔ عموماً بڑی عمر میں ایسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جوانی میں نہیں کیونکہ جوانی کی عمر میں کاسٹیکم کی Violent علامات زیادہ ظاہر ہوتی ہیں اور بڑھاپے میں تدریجاً بڑھنے والی علامتیں اپنی پختگی کو پہنچ جاتی ہیں۔

اینٹی مونیم کروڈ کا معدے سے تعلق ہے اور سفید موٹی تہہ (Thick Layer) زبان پر ہوتی ہے۔ یہ علامت کاسٹیکم میں نہیں ہوتی بلکہ کاسٹیکم میں زبان پر سرخی مائل چمک ہوتی ہے اور یہ انٹی مونیم کروڈ کے مخالف علامت ہے۔

مینز (ایام ماہواری) کے دوران اس کی علامات بھی نوٹ کرنے کے لائق ہیں۔ اس میں مینز سے پہلے بھی بعض دفعہ تشنج ہوتا ہے اور بعد میں بھی ہوتا ہے لیکن مینز کے Flow سے تشنج دور ہو جاتا ہے۔ کاسٹیکم کا مریض غیر معمولی طور پر زود حس ہو جاتا ہے اس لئے اس کا تعلق اخراجات کے زود حسی کی وجہ سے بند ہو جانے سے بھی ہے مثلاً صدمہ یا خوف سے مینز بند ہو جائیں تو کاسٹیکم سے علاج کریں ۔ اسی طرح بعض دفعہ دودھ پلانے والی عورتوں کو صدمے سے یا کسی اور خبر سے دودھ بند ہو جائے تو کاسٹیکم مؤثر ہے۔ آواز کے تاروں کا فالج جو تدریجاً بڑھتا ہے اور بڑی عمر میں زیادہ نقصان پہنچاتا ہے لیکن اس کی روزمرہ کی پہچان یہ ہے کہ صبح کے وقت گلے پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ دن گزرنے سے رفتہ رفتہ کم ہوتا جاتا ہے۔ کاربوویج اس کے برعکس ہے۔ صبح کے وقت کاربوویج کے مریض کا گلا ٹھیک ہوگا اور شام کے وقت آواز بھاری ہو کر بیٹھ جائے گی۔ گلے کی علامات میں ڈفتھیریا کے بعد فالج کا توڑ کاسٹیکم ہے۔ یہ اس کا ایک قسم کا انٹی ڈوٹ ہے۔ اگر ڈفتھیریا سے کسی کے گلے میں فالج ہو جائے اسے کاسٹیکم جتنی جلدی دیں اتنا ہی بہتر ہے ورنہ بعض دفعہ پھر اس کا مستقل اثر بیٹھ جاتا ہے۔ گلے کے فالج کا صرف بولنے کے تاروں سے ہی تعلق نہیں بلکہ نگلنے کا سارا سسٹم اس سے متاثر ہو جاتا ہے۔ کاسٹیکم کے علاوہ لیکسز (Laches-is) میں بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ اس میں خاص فکر والی علامت یہ ہے کہ نگلتے وقت معدے کی نالی میں خوراک جانے کی بجائے لقمہ ناک کو یا سانس کی نالی کو چڑھ جاتا ہے یہ بڑی خطرناک علامت ہے اس میں کاسٹیکم چوٹی کی دوا ہے۔ لیکسز میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے اور کاکولس (Cocculus) میں بھی جو عام طور پر چکروں کی دوا کے طور پر سمجھی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے بعض کرانک (پرانے) چکروں کے علاج میں بھی انگلستان میں کاکولس کو استعمال کیا ہے۔ کاکولس کے چکروں کا اعصاب سے تعلق ہے۔ بعض دفعہ نچلا دھڑ مکمل طور پر فالج زدہ ہو جائے تو کاکولس کی ایک لاکھ کی طاقت سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے اس کا اعصابی دباؤ سے تعلق ہے ۔ اس کے چکروں کا بھی اعصاب سے تعلق ہے۔

فاسفورس (Phosphorus)

حضور نے فرمایا فاسفورس، برائیونیا اور کاسٹیکم آپس میں ملتی جلتی ہیں ۔ تینوں کو سمجھنا بہت مفید ہے ۔ ان کو ملا کر دینے میں میں نے محسوس کیا ہے کہ مختلف دواؤں کے اثرات نئی طرف لے جاتے ہیں Resultant Direction ضرور بدل جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا ایک دفعہ میں نے اسہال کے لئے ایک نسخہ استعمال کروایا اثر نہیں ہوا۔ اس میں سے ایک دوا کو الگ کر کے دیا تو ایک دو خوراکوں سے اس نے فوری اثر کیا۔

حضور انور نے فرمایا میری اس بات کا یہ مطلب نہ لیا جائے کہ میں اکٹھی دواؤں کے دینے کا مخالف ہوں ۔ بعض دفعہ وقت بچانے کے لئے اکٹھی دوائیں دینی پڑتی ہیں۔ کچھ نسخے اور چٹکلے بنا کر رکھ لئے جائیں تو ہنگامی ضرورت میں کام آتے ہیں مگر ہر دوا کا الگ مزاج سمجھنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فاسفورس، برائیونیا اور کاسٹیکم کا ذکر دوبارہ کرتے ہوئے فرمایا ۔ ان میں فرق بھی ہے اور اختلاف بھی۔ کاسٹیکم کا اعصاب کی جھلیوں پر، پھیپھڑوں پر اثر ہے، گردوں پر اثر ہے۔ ان سب پر فاسفورس کا بھی اثر ہے۔ فاسفورس کا کاسٹیکم سے زیادہ گہرا اثر ہے۔ کاسٹیکم کا ہڈیوں پر گہرا اثر نہیں ہے۔ اس کے لئے فاسفورس مفید ہے۔ ہڈیوں کے کینسر میں اگر دوسری علامتیں مل جائیں تو فاسفورس چوٹی کی دوا ہے۔ ایک دفعہ ہڈی کے کینسر میں میں نے صرف فاسفورس ۳۰ سے علاج کیا۔ خدا کے فضل سے ایک ماہ میں وزن گرنا بند ہو گیا۔ وزن کم ہونا خصوصاً ہڈیوں کے کینسر کی علامت ہے۔ پھر وزن بڑھنا شروع ہوا۔ اس کے بارے میں ڈاکٹروں کی پیش گوئی یہ تھی کہ مریض چھ ماہ میں لازمی طور پر مر جائے گا مگر اس عرصہ میں اس نے اپنے کام پر بھی جانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اس مریض نے ۱۵ سال کی زندگی پائی اور اچھا کام کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انفرادی دوا کو سمجھنا ضروری ہے۔ اگر یقین ہو جائے کہ علامات ملتی ہیں تو ایک ہی دفعہ میں فائدہ ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ فاسفورس کے مریض کے بدن کی پہچان یہ ہے کہ لمبی مخروطی انگلیاں، سفیدی مائل رنگ، اونچا قد، بال ملائم اور نفیس، مریض کی زود حسی پر نظر رکھیں۔ رنگت کی زیادہ ضرورت نہیں۔ کئی بیماریوں کے رد عمل سے فاسفورس کو پہچانا جا سکتا ہے مثلاً فاسفورس میں جب بعض دفعہ اچانک انتڑیوں پر حملہ ہو یا یوٹرس (رحم) پر بعض دفعہ بعض بیماریاں بڑا سخت حملہ کرتی ہیں اس میں پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور پاؤں ٹھنڈے ہونا علامت ہے کہ اعصاب نے مقابلے کی طاقت چھوڑ دی ہے۔ جب بھی نروس بریک ڈاؤن ہو پاؤں ضرور ٹھنڈے ہونگے۔ اگر پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں تو پتہ چلے گا کہ فاسفورس ہے لیکن صرف پاؤں ٹھنڈے ہونا علامت نہیں ہے۔ سورائینم میں بھی پاؤں بہت ٹھنڈے ہوتے ہیں مگر سارا جسم گرم ہوتا ہے۔ سلیشیا اور لیکسز میں بھی پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں مگر اس کی دوسری علامات بھی ہوتی ہیں۔ ایسی صورتوں میں فاسفورس اور سلیشیا ادل بدل کر دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے لیکن صرف پاؤں ٹھنڈے ہونا لیکسز کی بھی علامت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ فاسفورس کا نظام خون کافی بگڑا ہوا ہوتا ہے اس کے نظام خون بگڑنے میں بلیڈنگ ہمیشہ سرخ ہوتی ہے۔ سلفر میں سیاہ خون (بلیک بلیڈنگ) ہوتی ہے۔ جب کہ فاسفورس میں سرخ چمکیلی بلیڈنگ ہے عورتوں میں مینز لمبے، بعض دفعہ وقت سے پہلے اور سرخ بلیڈنگ اور Clot والی بلیڈنگ ہو اور چمکیلا سرخ خون ہو تو یہ فاسفورس کی خاص علامت ہے۔ فاسفورس سے جو اخراجات ہیں ان میں کچھ تیزابیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس میں نیٹرم میور (Nat. Mur.) سے بھی مشابہت پائی جاتی ہے۔ فاسفورس تیزابیت رکھتا ہے۔ برائیونیا سے بھی کچھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ مثلاً نیٹرم میور اور برائیونیا میں ہونٹوں پر پپڑیاں جمتی ہیں، کنارے پھٹتے ہیں۔ فاسفورس میں بھی یہ علامت ہے۔

فاسفورس میں تکبر نہیں جیسے بعض مریضائیں یہ وہم رکھتی ہیں کہ ہم بہت اونچے ہیں لیکن یہ زود حسی اور نفاست کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ دوسروں سے علیحدہ رہنے کا یہ مزاج تکبر کی وجہ سے نہیں ہوتا فاسفورس میں انتہائی ہمدرد مزاج ہے۔

حضور نے فرمایا فاسفورس میں اکثر جسم کی دردوں اور تکلیفوں میں گرمی سے آرام پہنچتا ہے۔ اس میں پاؤں ٹھنڈا ہونا نروس بریک ڈاؤن کی علامت ہے۔ لیکن معدہ اور سر کو ٹھنڈ سے آرام آتا ہے۔ اس میں اور بیلاڈونا کی سردرد میں فرق یہ ہے کہ بیلاڈونا میں لیٹنے تو آرام آتا ہے فاسفورس کا مریض لیٹے تو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے سر کو اونچا رکھتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ لیٹنے سے خون کا دوران سر کی طرف اور بیٹھنے سے نیچے کی طرف اترتا ہے اور بیلاڈونا میں سر درد دباؤ اور تشنج کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں میں ہمیشہ ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ جو پروگریسو ہارٹ فیلیور (Progressive Heart Failure) کے مریض ہیں ۔ مریض لیٹتا ہے تو تکلیف محسوس کرتا ہے اور زیادہ بیٹھنے سے بہتر محسوس کرتا ہے۔

فاسفورس میں تضادات بھی پائے جاتے ہیں گرمی اور سردی کے معاملات میں۔ سر کی تکلیف کو ٹھنڈ سے آرام آتا ہے ۔ معدے کی تکلیف میں بھی ٹھنڈ سے آرام آتا ہے۔ یہ کچھ کچھ ایتھوزا (Aethusa) سے ملتی جلتی ہے جس میں پیٹ میں دودھ جا کر گرم ہوتا ہے تو قے ہو جاتی ہے۔ فاسفورس میں معدے کو ٹھنڈی چیز ملنے سے قے کو آرام آتا ہے اور گرم چیز سے قے ہوتی ہے۔

دانت درد اکثر گرمی سے شدید ہوتا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے جہاں نروز (Nerves) ننگی ہو جائیں وہاں گرمی سے تکلیف ہوتی ہے جہاں (Nerves) اپنے عضلات میں دبی ہوئی ہوں وہاں گرمی سردی کا کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن فاسفورس میں تضاد یہ ہے کہ فاسفورس کے مریض کے دانت درد کو گرمی سے آرام آتا ہے اور سردی سے تکلیف بڑھتی ہے۔

فاسفورس میں اعصابی زود حسی سے عارضی فالج بھی ہے۔ اس کا ثبوت فاسفورس کے سردرد کے ساتھ اندھا پن بھی ہے۔ بال گرنے سے روکنے کی بھی یہ اچھی دوا ہے۔ اس کی یہ علامات سلیشیا سے بھی ملتی جلتی ہیں۔ یہ سر کی جلد میں دوران خون کو ٹھیک کر دیتی ہے۔ سر کی سکری کے لئے سورائینم (Psorinum) بھی ایک اچھی دوا ہے اور اسی طرح بال جھڑنے کے لئے فاسفورس کے علاوہ ایسڈ فاس (Acid Phos) بھی اچھی دوا ہے۔ فاسفورس اونچی طاقت میں دینے میں احتیاط کرنی چاہئے۔

فاسفورس کی ایک علامت آنکھوں کا مختلف رنگ ہے اس پہلو سے اس کی مشابہت یہ ہے کہ آنکھ میں سبز ہیولا دکھائی دیتا ہے۔ فاسفورس کی وریں ہاتھوں پاؤں میں اور سارے چہرہ پر پائی جاتی ہیں۔ فاسفورس کی وریں Fatty Degeneration کی علامت ہیں۔

عورتوں کے چہرہ پر غیر ضروری بالوں کے لئے نیٹرم میور کے دینے کے بارے میں فرمایا کہ اگر خواتین دودھ پلا رہی ہوں یا حمل سے ہوں تو نیٹرم میور نہ لیں۔ نیٹرم میور حمل میں بہت احتیاط سے لیں۔ یہ ابارشن (اسقاط) بھی کروا دیتی ہے۔ عام طور پر آغاز حمل میں ابارشن کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ دوران حمل بھی اندیشہ ہے اگر دینی ہو تو ٦ × میں دیں ۔ لیکن بالوں کے لئے لازماً اونچی طاقت میں دینی ہوتی ہے۔ اس کے لئے پھر احتیاط چاہئے۔ دودھ پلانے کے دوران بھی اونچی طاقت میں نہ دیں۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ - محمود احمد ملک)

★★جماعت احمدیہ کینیڈا کے "احمدیہ گزٹ" اپریل ۹۵ء میں محترم محمد زکریا ورک صاحب کے مضمون "نیوٹن، آئن سٹائن اور عبدالسلام" کی آخری قسط شائع ہوئی ہے۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی پیدائش سے قبل ان کے والد محترم کو نماز جمعہ کے نوافل کی ادائیگی کرتے وقت ایک فرزند کی بشارت ملی جس کا نام "عبدالسلام" تجویز کیا گیا۔ ڈاکٹر سلام اور آئن سٹائن، دونوں کو نوبل انعام سے نوازا گیا۔ دونوں کے ایک ایک بچے نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی، دونوں کے ایک ایک شاگرد نے نوبل انعام حاصل کیا۔ لیکن آئن سٹائن نے جرمن شہریت ترک کرکے امریکی شہریت حاصل کی جبکہ پروفیسر سلام نے پاکستانی شہریت کو ہمیشہ حرز جاں بنائے رکھا۔ نیوٹن اور آئن سٹائن کو ادب سے کوئی خاص شغف نہیں تھا لیکن پروفیسر سلام کو ادب سے خاص لگاؤ ہے۔ ان کا پسندیدہ شعر فیض کا ہے۔

کئی بار اس کی خاطر ذرے ذرے کا جگر چیرا
مگر یہ چشم حیراں جس کی حیرانی نہیں جاتی

نیوٹن، آئن سٹائن اور سلام تینوں اپنے والدین کی پہلی اولاد تھے۔ تینوں کے خاندان اقتصادی لحاظ سے مڈل کلاس تھے۔ تینوں نہایت زیرک اور ہوشیار طالبعلم تھے اور تینوں نے بہترین درسگاہوں میں تعلیم حاصل کی۔ تینوں بچپن سے بہت اچھی صحت کے مالک تھے۔ تینوں کو شراب سے سخت نفرت تھی۔ تینوں اپنے اپنے عقیدہ یعنی عیسائیت، یہودیت اور اسلام پر کامل یقین رکھتے تھے۔ تینوں نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ تینوں اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے اور تینوں کو لکھنے کی قابلیت سے رشک کی حد تک نوازا گیا تھا۔ نیوٹن نے بہت سے مقالے لکھے لیکن انہیں شائع کروانے کا شوق نہ تھا۔ آئن سٹائن نے ۳۰۰ کے قریب مقالے لکھے جبکہ سلام نے ۲۵۰ سائنسی مقالے لکھے جو اعلیٰ جرائد میں شائع ہوکر داد تحسین حاصل کرچکے ہیں۔

★★اس شمارہ کے انگریزی حصہ میں جو مضامین شائع ہوئے ہیں ان میں "لیکھرام کی ہلاکت کا عظیم نشان"، "اطاعت، وقف اور وفا" اور "حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ" وغیرہ شامل ہیں۔

★★حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے بارے میں سابق سفیر پاکستان متعینہ مصر کا ذاتی مشاہدات کے حوالہ سے تحریر کیا ہوا ایک مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ کے ۱۰ جون کے شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار نے چوہدری صاحب کی بے پناہ قابلیت کے ساتھ ان کاوشوں کو بیان کیا ہے جو پاکستان بنانے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی براہ راست راہنمائی میں انہوں نے انجام دی تھیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب دلائل ختم ہوئے تو کانگرس کے وکیل نے کمیشن کے روبرو اقرار کیا کہ اگر دلائل سے فیصلہ ہونا ہے تو میں فیصلہ دیتا ہوں کہ ظفراللہ کیس جیت گیا ہے۔ مضمون نگار اقوام متحدہ میں انکے احترام کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں کہ چوہدری صاحب کے لابی میں داخل ہوتے ہی دونوں طرف کے عرب کھڑے ہوکر آپکا استقبال کرتے اور ان میں سب سے زیادہ مرعوب و متاثر شاہ فیصل تھے۔ آپ نمائندگان میں اس قدر مقبول تھے کہ اگر کسی سے تین پسندیدہ اراکین کے نام پوچھے جاتے تو ان میں چوہدری صاحب کا نام مشترک ہوتا۔ ۵۱-۱۹۵۰ء میں دو فٹ اونچا چوہدری صاحب کا ایک مجسمہ آپکی خدمات کے اعتراف کے طور پر عربوں کی طرف سے پیش کیا گیا۔ مضمون نگار کی مختلف ممالک کے سفیروں سے جب ملاقات ہوتی تو ان میں سے اکثریت پاکستان کا نام ظفراللہ خان کے نام کی وساطت سے جانتی تھی۔ جاپانی اور ایرانی سفراء بھی آپکے بڑے مداح تھے۔ ایک سفیر نے بتایا کہ اقوام متحدہ میں ہم چوہدری صاحب کے آنے پر اپنی گھڑیاں ٹھیک کرلیا کرتے تھے۔

★★محترم فیض چنگوی صاحب کی ایک نظم ("الفضل" ربوہ ۱۱ جون) سے چند اشعار پیش ہیں:

تم پہ جب ساری حقیقت منکشف ہو جائے گی
اپنے اس کردار پر پچھتاؤ گے - پر دیر سے

جو ڈرامہ آج کھیلا جا رہا ہے شوق سے
اس کی پرسش پر بہت گھبراؤ گے - پر دیر سے

تم چھڑانا چاہتے ہو مجھ سے جو مسلک مرا
خود اسی مسلک پہ آخر آؤ گے - پر دیر سے

★★تربیت اولاد کے نفسیاتی پہلو پر پروفیسر میاں محمد افضل صاحب کا مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۳ جون میں شائع ہوا ہے جو مشہور سوئس ماہر نفسیات ژالی پیا ژے کی تحقیق سے متاثر ہوکر لکھا گیا ہے۔ مضمون نگار لکھتے ہیں کہ تربیت سے پہلے بچوں کو سمجھنا زیادہ ضروری ہے۔ تربیت کے چار ادوار ہیں۔ پہلا دور پیدائش سے دو سال کی عمر تک ہے جس میں بچہ کو منع بھی کیا جائے تو وہ باز نہیں آتا اس لئے بہتر ہے کہ اسے تجربہ سے سیکھنے دیں۔ اسی طرح وہ اپنے ماحول کا جائزہ لیتا اور نقالی کی کوشش کرتا ہے چنانچہ وہ گھر کے ماحول کا عادی ہوجائے گا۔ آپ نماز پڑھیں گے تو وہ بھی ساتھ دینے کی کوشش کرے گا۔

دوسرا دور ۲ سے ۷ سال کا ہے جس میں بچہ زبان اور نئی باتیں سیکھتا ہے۔ ایسے میں اسے اچھی باتوں پر شاباش دینا اور بری باتوں پر سمجھانا بہت ضروری ہے۔ اس دور میں بچہ کے کہانیاں سننے کے شوق سے فائدہ اٹھاکر اسکی تربیت کرنی چاہئے۔ بچہ بہت سے سوالات بھی کرے گا، آپ صحیح جواب معلوم ہو تو بتائیں ورنہ غلط بات نہ بتائیں۔ نیز اسے اندھیرے وغیرہ سے مت ڈرائیے۔ سزا دینے سے بھی پرہیز کریں کیونکہ اس سے ضد پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ اس عمر میں ضرورت سے زیادہ رعب یا لاڈ پیار دونوں غلط ہیں۔

تیسرے دور (۷ سے ۱۱) میں بچہ دوسرے بچوں سے تعارف حاصل کرتا ہے۔ والدین بچوں کی اعلیٰ تربیت کرنا چاہیں تو انہیں اپنے سب بچوں سے مساوی سلوک کرنا چاہئے۔ نیز بچے کے دوستوں کا انتخاب بھی خود کیجئے کیونکہ یہ اسکے کردار کا اہم حصہ ہے۔

چوتھا دور (۱۱ سے ۱۵) سب سے اہم دور ہے کیونکہ بچہ بلوغت کی راہ دیکھ رہا ہے۔ اس عمر میں تربیت کی کمی کے اثرات عمر بھر کے لئے مرتب ہوسکتے ہیں۔ اب اسے دلائل سے قائل کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ زور سے۔ بچے کو دوست بنالیں تو وہ آپکی عزت کرے گا اور اپنے مسائل میں آپ سے مشورہ لے گا۔

★★جماعت احمدیہ بریڈفورڈ (برطانیہ) کے زیر اہتمام ۲۸ مئی کو انگریزی بولنے والوں کے لئے اور ۱۱ جون کو عربی بولنے والوں کے لئے جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد ہوا۔ ان جلسوں کی رپورٹ ماہنامہ "البصیرت" ماہ جون میں شائع ہوئی ہے۔

حاصل مطالعہ

(پروفیسر نصراللہ راجہ)

مذہبی حلقے کیوں رسوا ہیں؟

"مرکزی سپاہ مصطفیٰ پاکستان کے سربراہ صاحبزادہ سید فرزند علی حسینی القادری نے کہا ہے کہ بعض انتہا پسند علما کرام اسلام دشمن قوتوں کے ہاتھوں ٹریپ ہوگئے ہیں۔ تازہ ترین مذہبی آزادیوں پر پابندی کی ذمہ داری چند فرقہ وارانہ تنظیموں پر عائد ہوتی ہے.. ..... اگر تبلیغ اسلام کے ان مسلمہ اصولوں کو اپنایا جاتا جو کہ ہمیں بانی اسلام حضور سرور کونینؐ اور ان کے صحابہ و اہل بیت نے بتائے تھے تو آج مذہبی حلقے یوں رسوا نہ ہوتے"۔

(نوائے وقت، ۸ جنوری ۱۹۹۵ء، صفحہ ۷)

★★★

اسلام کو سب سے زیادہ نقصان کس نے پہنچایا؟ محترمہ بینظیر بھٹو کا بیان

"اسلام کو سب سے زیادہ نقصان ملاؤں نے پہنچایا ہے۔ پاکستان سے جب تک ملا ازم رخصت نہیں ہوتا اسلامی اقدار کو فروغ نہیں مل سکتا۔ دین اسلام غریبوں کی عظمت کا امین ہے لیکن پاکستان کے سیاسی ملاؤں نے اسے ہر ظالم حکمران کے ہاتھوں میں کھلونا بنا کر دیئے رکھا۔ ان خیالات کا اظہار پی پی پی کی شریک چیئرپرسن محترمہ بینظیر بھٹو نے سرگودھا پی پی پی کے کارکنوں کے ایک وفد سے اسلام آباد میں ملاقات کے دوران کیا"

(نوائے وقت ۱۹ اگست ۱۹۹۳ء)

★★★

دو رنگی کردار کیا رنگ لائے گا

ساجد میر کا بیان۔ "بےنظیر بھٹو کے اتحادی علما کے قول اور فعل میں تضاد ہے۔ کل تک یہ علما عورت کی حکمرانی کے خلاف فتوے دیتے تھے آج عورت کی سربراہی کے پرچم تلے جمع ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے رہنما شیخ اعجاز احمد کی قیادت میں ملنے والے ایک وفد سے کیا۔ علامہ ساجد میر نے کہا کہ ان علما کے دورنگی کردار کی وجہ سے عوام متنفر ہوتے جارہے ہیں کیونکہ جب قوم کی رہنمائی کرنے والے لوگ ہی ملکی بقا اور سالمیت پر سودے بازی کرنے لگیں تو قوم تابناک مستقبل کے خواب کیسے دیکھ سکتی ہے"۔

(نوائے وقت، ۱۱ فروری ۹۵ء، صفحہ ۵)

★★★

ہر مرغا ایک ٹانگ پر کھڑا ہے

"جماعت اسلامی کے سابق امیر میاں طفیل محمد نے کہا ہے کہ بعض رہنما بیرونی عناصر پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ پاکستان کی سیاسی اور دینی جماعتوں کو اکٹھا نہیں ہونے دیتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دینی اور سیاسی جماعتیں خود اپنی مرضی سے انہی قوتوں کے ہاتھوں میں کھیل رہی ہیں اور ہر مرغا اپنی ایک ٹانگ پر کھڑا ہوکر الگ الگ بانگ دے رہا ہے"

(نوائے وقت۔ کالم "سر راہ"۔ ۲۳ اگست ۹۳ء)

ملک کے مشہور مصنف اور کالم نویس عطاء الحق قاسمی صدر ایوب خان مرحوم کے دور کا موجودہ دور کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں:

"اس وقت سرکاری علمائے کرام اور مشائخ عظام صدر ایوب خان کے ساتھ تھے، ان کی طرف سے مادر ملت کی مخالفت کی وجہ یہ تھی کہ ان کے خیال میں عورت کی حکمرانی جائز نہیں تھی اور ایوب خاں کی حمایت کی وجہ یہ کہ وہ وقت کے بادشاہ تھے۔ آج یہ علمائے کرام اور مشائخ عظام عورت کی حکمرانی کے قائل ہیں کیونکہ اس وقت عورت حکومت میں ہے اور نواز شریف کے مخالف کہ وہ حکومت سے باہر ہیں۔ تاہم مجھے یقین ہے کہ حالات بدلتے ہی فتویٰ بھی بدل جائے گا" (نوائے وقت۔ ۳۰ دسمبر ۹۴ء، صفحہ ۲)

★★★

ایک قابل غور تجویز

"ڈیرہ اسماعیل خاں میں جمعیت علمائے اسلام کے ایک دھڑے کے سیکرٹری جنرل مولانا سمیع الحق نے جمعیت کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ جن علماء نے ۱۹۹۳ء کے انتخابات میں بےنظیر بھٹو کے لئے ووٹ مانگے تھے ان کی داڑھیاں مونڈ کر انہیں گدھوں پر بٹھانا چاہئے تاکہ آئندہ کوئی کسی عورت کو اقتدار میں نہ لائے"

(نوائے وقت۔ کالم "سر راہے" ۴ ستمبر ۹۴ء)

★★★

جگ ہنسائی

"جمعیت علمائے اسلام (س) کے رہنما سینیٹر مولانا سمیع الحق نے مولانا فضل الرحمن کی جماعت کے ساتھ اتحاد و اتفاق کے امکانات کو ایک بار پھر مسترد کردیا ہے اور کہا ہے کہ مولانا فضل الرحمن پی پی کی حکومت کا حصہ ہیں۔ اب تو لوگ ان کے اس طرح کے بیانات پر بھی ہنستے ہیں جن میں وہ اپوزیشن ہونے کا دعوی کرتے ہیں .... مولانا فضل الرحمن کی صورتحال یہ ہے کہ ان کی جماعت کے ۹۰ نہیں ۹۵ فی صد علماء کرام ان سے بیزار اور نالاں ہیں اور میں ان تمام نالاں افراد کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی پارٹی میں واپس لوٹ آئیں"

(نوائے وقت، ۲۸ جولائی ۹۴ء)

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(مینیجر)

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 0274 724 331/ 488 446
FAX 0274 730 121

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

امریکہ میں بائبل کے معجزات کو عقل، سائنس، سیاست اور لٹریچر کے حوالوں سے پرکھنے کا رجحان مسلسل بڑھ رہا ہے۔ یسوع کی بن باپ پیدائش، پانی پر چلنے، اندھوں اور بہروں کو ٹھیک کرنے اور یسوع کے مر کر دوبارہ جی اٹھنے جیسے معجزات کو عقل و سائنس کے خلاف قرار دے کر رد کیا جارہا ہے۔ بائبل کی عورت کو مرد کی جائیداد قرار دینے، ہم جنس پرستی کی سزا موت مقرر کرنے اور مرگی کی بیماری کو بدروحوں کی طرف منسوب کرنے جیسے بیانات کو ناقابل قبول قرار دیا جارہا ہے۔ وغیرہ۔

عیسائی علماء کے جو گروہ بائبل کو بنیاد پرستی سے پاک کرنے میں سرگرم عمل ہیں ان میں سے Jesus-Seminar سرفہرست ہے۔ یہ گروپ ایک سابقہ پادری R.W.Funk کی راہنمائی میں کام کر رہا ہے۔ ان کا طریق کار یہ ہے کہ امریکہ کے بڑے بڑے علماء کو مدعو کر کے ان موضوعات پر رائے شماری کروائی جاتی ہے۔ اس رائے شماری کے جو نتائج سامنے آ رہے ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:۔

☆ انجیل جن الفاظ کو یسوع کی طرف منسوب کرتی ہے وہ یسوع کے اپنے الفاظ نہیں ہیں بلکہ بائبل کے مصنفوں نے یہ الفاظ اپنی سیاسی حیثیت کو مستحکم کرنے کے لئے بائبل میں شامل کئے ہیں۔

☆ ۹۶ فیصد ووٹوں سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ یسوع کی پیدائش بغیر باپ کے نہیں ہوئی تھی۔

☆ یسوع مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہوا تھا کیونکہ یسوع کو صلیب پر چڑھانے والے رومن سپاہی تھے۔ جن کا دستور یہ تھا کہ یا تو وہ مصلوب کی لاش کو صلیب پر ہی لٹکے رہنے دیتے تھے یا کسی ننگے گڑھے میں پھینک دیا کرتے تھے تا کہ جانور اسے کھا جائیں۔ اس گروپ کے پروفیسر Crosson کا خیال ہے کہ مسیح کے رشتہ داروں اور پیروکاروں نے اسے باعزت طور پر دفن نہیں کیا تھا بلکہ وہ سب تو ڈر کے مارے بھاگ گئے تھے اور انہیں اپنے اعصاب پر قابو نہیں رہا تھا۔

☆ یسوع صلیب پر مرا نہیں تھا بلکہ وہ گہری بے ہوشی میں چلا گیا تھا۔

☆ یسوع کی پیدائش کی نشاندہی کرنے والا مشرقی ستارہ محض ایک Comet تھا۔

☆ یسوع کے شفائی معجزات کی حقیقت صرف اس قدر تھی کہ بعض نفسیاتی مریض اپنے یقین کی وجہ سے شفا یاب ہو جاتے تھے۔

☆ موسیٰ علیہ السلام کے لئے سمندر کا پھٹنا شاید ایک Volcanic Eruption تھی جس نے سمندر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔

☆ انجیل کے قصے زیادہ تر افسانوی اور بعید از حقیقت واقعات ہیں۔ یہ تمثیلات ہیں۔ مثلاً شفاء سے مراد نظریاتی شفا ہے۔ زمین پر خدا کی بادشاہت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے جسم اور تقدیر کو اپنے کنٹرول میں لائے۔

☆ مسیح کے آسمان پر جانے سے مراد اس کی روح کا آسمان پر جانا ہے۔

☆ انجیل جو باتیں یسوع کی طرف منسوب کرتی ہے وہ تو اسے اخلاقیات کا استاد بھی ثابت نہیں کر سکتیں۔ وہ یا تو پاگل تھا یا پھر شیطان۔ بلکہ پاگلوں سے بھی بدتر۔ (یہ الفاظ عیسائی علماء کے ہیں)۔

(ملاحظہ ہو ٹائمز ۱۰ اپریل ۱۹۹۵ء)

بائبل کا دفاع کرنے والے علماء

بائبل کا دفاع کرنے والے علماء کے دلائل یہ ہیں:۔

☆ اگر یسوع مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہوا تو عیسائیت کی تبلیغ بے فائدہ ہے اور عیسائیوں کا ایمان بے کار۔

☆ ڈاکٹر بلی گراہم (Billi Graham) کا کہنا ہے کہ اگر وہ عیسائیت کا دشمن ہوتا تو وہ سب سے پہلا وار Resurrection پر کرتا کیونکہ اس کے بغیر عیسائیت بے معنی ہو جاتی ہے۔

☆ بلی گراہم کے خیال میں ان معجزات کو سائنسی طور پر ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں ایمان کے طور پر مانا جانا ضروری ہے۔

☆ ۱۹۹۵ء میں انجیل کا جو نسخہ دریافت ہوا ہے وہ قدیم ترین نسخہ ہے اور ۷۰ سال بعد مسیح کا لکھا ہوا ہے جس وقت مسیح کو دیکھنے والے ابھی زندہ تھے۔ ان میں سے کسی نے ان کتابوں پر اعتراضات نہیں کئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتابیں مستند ہیں۔

☆ عہد نامہ جدید کی چاروں کتابیں قبر کے خالی ہونے پر متفق ہیں اور تین کتابیں یسوع کے دوبارہ جی اٹھنے پر متفق ہیں حالانکہ ان کتابوں کے مصنفوں میں سے کسی نے دوسرے سے نقل نہیں کیا۔

☆ اگر یسوع کا مرنے کے بعد جی اٹھنا فرضی قصہ ہوتا تو اس کے گواہ مرد رکھے جاتے نہ کہ عورتیں کیونکہ عورتوں کی گواہی یہودیوں کے نزدیک بالعموم قابل قبول نہیں ہے۔

تبصرہ

مندرجہ بالا اعتراضات اور ان کے جوابات سے ظاہر ہے کہ بائبل پر اعتراض کرنے والے علماء عقلی دلائل سے کام لے رہے ہیں جبکہ بائبل کا دفاع کرنے والے عالم جو دلائل دے رہے ہیں وہ عقلی لحاظ سے مضبوط نہیں ہیں۔ یہ تو کوئی عقلی دلائل نہ ہوئے کہ چونکہ ان عقائد کو غلط ثابت کرنے سے عیسائیت بے معنی ہو جاتی ہے۔ لہذا انہیں ایمان کے طور پر مان لینا چاہئے۔ بلی گراہم کا یہ کہنا کہ یسوع کے جی اٹھنے سے انکار سے عیسائیت ختم ہو جاتی ہے کوئی دلیل نہیں ہے نہ ہی عورتوں کی گواہی والی دلیل مضبوط ہے۔ کہتے ہیں دروغ گورا حافظہ نہ باشد۔ کتابوں میں تحریف کرنے والوں کا یہی حال ہوا کرتا ہے کہ ان کے بیان تضادات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایک طرف وہ جی اٹھنے کے بعد یسوع کے صلیبی زخم دکھا رہے ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ وہ وہی گوشت پوست تھا اور دوسری طرف وہ اسے ایک نیا روحانی وجود منوانے پر مصر ہیں۔

عقل سے قریب ترین بات یہی ہے کہ یسوع کے روحانی طور پر جی اٹھنے کو جسمانی مفہوم پہنا دیا گیا۔ اور پھر اس نئے مفہوم کے گرد تانا بانا بننے کی کوشش کی گئی جو کامیاب نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ یسوع کو خدا ماننے سے خدا کی ماں، باپ دادے، بہن بھائی، چچا ماموں اور دیگر رشتہ دار بھی ماننے پڑتے ہیں اور یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ خدا عورت کے پیٹ میں بھی رہ سکتا ہے، کھانے پینے کا محتاج بھی ہو سکتا ہے، پیشاب پاخانہ بھی کر سکتا ہے، یہودیوں سے بے عزتی کروانے پر قادر ہے اور انسان اسے مار بھی سکتے ہیں۔ وغیرہ۔

قرآن کا مؤقف

بائبل، بائبل کے قصوں، یسوع اور یسوع کے معجزات وغیرہ کے متعلق قرآن کا مؤقف اس طرح پر ہے کہ:

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک نبی تھے اور بس۔ خدا یا خدا کے بیٹے والی کوئی بات ان میں نہیں پائی جاتی تھی اور نہ ہی خدا کو بیٹوں کی ضرورت ہے۔

☆ وہ بغیر باپ کے اس لئے پیدا ہوئے کہ نبوت بنو اسحاق سے بنو اسماعیل میں منتقل ہونے والی تھی۔

☆ موجود بائبل تحریف شدہ ہے اور اس کے قصے بالعموم اختراعی ہیں، حقیقی نہیں۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے تھے۔ بیہوشی اور زخموں سے صحت یاب ہو کر وہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں کشمیر پہنچے جہاں وہ ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

☆ عیسائیت کے موجودہ عقائد سراسر باطل ہیں۔ ان میں کوئی حقیقت نہیں۔

☆ مسیح کے معجزات کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ باقی انبیاء کی طرح وہ بھی اللہ کے اذن سے روحانی مردوں کو زندہ کرتے تھے اور روحانی بیماروں کو شفا بخشتے تھے۔ وغیرہ۔

حرف آخر

بائبل خود گواہی دے رہی ہے کہ اس کی تعلیم قابل عمل نہیں ہے۔ اگر یہ تعلیم فطرت انسانی کو قبول ہوتی تو عیسائی عوام، علماء اور حکومتیں ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا گال ضرور پیش کرتیں۔ صورت حال بالکل اس کے برعکس ہے۔ وہ تو بلاوجہ دنیا بھر کو تھپڑ مارنے پر یقین رکھتے ہیں۔ انہیں حکم تو یہ ہے کہ جو قمیص مانگے اسے جبہ بھی اتار کر دے دو۔ جو ایک میل بیگار میں چلائے اپنی خوشی سے اس کے ساتھ دو میل چلو۔ یہی حقیقت عیسائی علماء کو یہ کہنے پر مجبور کر رہی ہے کہ:

> "یسوع تو اخلاقیات کا ٹیچر بھی ثابت نہیں ہوتا۔ وہ یا تو پاگل تھا یا پھر شیطان۔ یا تو یہ آدمی واقعی خدا اور خدا کا بیٹا تھا یا پھر پاگلوں سے بھی بدتر انسان"۔

(بحوالہ ٹائمز ۱۰ اپریل ۱۹۹۵ء)

اور اسی پر بس نہیں بلکہ بائبل کے نزدیک قانون و شریعت (Law) عدل و انصاف (Judgement) لعنتیں (Curses) ہیں۔ اگر بائبل مقدس کتاب ہے تو عیسائی دنیا کو قوانین، عدالتیں اور سزائیں موقوف کرنا ہونگی کیونکہ جرائم (Sins) تو انسانی فطرت میں داخل ہیں (Original Sin)۔ عدالتی نظام خدا اور خدا کے بیٹے کی توہین ہے۔ بائبل کا خدا تو یہ کہتا ہے کہ گناہوں اور جرائم کا ایک ہی علاج تھا یعنی کفارہ (Attonement) جو خدا کے بیٹے نے خود لعنتی موت مر کر کیا۔ جو مجرم یسوع کی اس قربانی پر ایمان لا چکے ہیں ان کے جرم تو معاف ہو چکے ہیں۔ پھر یہ قانون و عدالت نہ صرف بے معنی بلکہ بائبل اور یسوع کی توہین ہے۔ عیسائی عدالتیں گویا یہ کہہ رہی ہیں کہ بائبل کی تعلیم غلط ہے۔ ہم مجرموں کو بغیر سزا دئے نہیں چھوڑ سکتے خواہ وہ لاکھ بار بھی کہیں کہ ان کے گناہ اماں حوا (Eve) کی وراثت ہیں اور خدا کا اکلوتا اور معصوم بیٹا یہودیوں کے ہاتھوں قتل ہی اس لئے ہوا تھا کہ وہ ہمارے گناہ اٹھا کر لے جائے اور ہمیں ان جرائم کی سزا نہ ملے۔

عیسائی علماء کا یہ بیان مبنی بر حقیقت ہے کہ بائبل کی یہ تعلیم ظاہر کرتی ہے کہ یسوع یا تو واقعی خدا اور خدا کا بیٹا تھا کیونکہ ایسی باتیں کوئی باعقل و شعور انسان کر ہی نہیں سکتا۔ یا پھر اگر وہ انسان تھا تو صرف ایک پاگل انسان ہی اس قسم کی باتیں کر سکتا ہے۔

(ٹائمز ۱۰ اپریل ۱۹۹۵ء)

آخر پر ہم یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر تھے۔ ایسی تعلیم ان کی طرف منسوب کرنا ظلم ہے۔ Jesus Seminar جیسے عیسائی علماء کا فرض ہے کہ وہ بائبل اور یسوع کو ان الزامات سے بری کر کے بائبل اور یسوع کی عزت و وقار کو بحال کریں۔ ہم تو خدا کے ایک نبی کی طرف ایسی باتیں منسوب کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ماحصہ پیغمبراں راچاکریم۔

موصیان کرام کی توجہ کے لئے

ایسی جائیداد جس کا حصہ آپ مکمل ادا کر چکے ہوں اور وہ جائیداد آمد پیدا کرتی ہو اس کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی ہے۔ یہ یاد رہے کہ اگر وہ جائیداد غیر منقولہ ہے تو جس ملک میں ہے اسی ملک کی کرنسی میں اس کی آمد کا حصہ آمد بشرح چندہ عام ادا ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ (مینیجر)

SUPPLIERS OF FROZEN AND FRIED MEAT - VEGETABLE & CHICKEN SAMOSAS LAMB BURGERS
KHAYYAMS
280 HAYDONS ROAD, LONDON SW19 9TT
TEL: 081 543 5882
PARTIES CATERED FOR

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD, KIRKINTILLOCH, GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS PHONE:
041 777 8568
FAX 041 776 7130

سائنس کی دنیا

(آصف علی پرویز)

اسلحہ کا بہترین استعمال

بدقسمتی سے مختلف اقوام اسلحہ کو دوسرے انسانوں کی ہلاکت کے لئے استعمال کرتی رہتی ہیں چنانچہ مغربی ممالک کی فوجی تنظیم یعنی نیٹو (Nato) نے اور کیمونسٹ ممالک نے روس کی نگرانی میں روایتی اسلحہ کثرت سے تیار کیا اور کھربوں پاؤنڈ جو انسان کی فلاح و بہبود پر خرچ ہو سکتے تھے ان خطرناک ہتھیاروں کی تیاری میں استعمال کئے۔ دونوں بلاکوں میں سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد جہاں بڑی حد تک اسلحہ کی دوڑ میں کمی آئی وہاں یہ بھی سوال پیدا ہوا کہ اس اسلحہ کا کیا کیا جائے۔ ماضی میں بالعموم یا تو اسلحہ کو زمین میں دبا دیا جاتا رہا ہے اور یا پھر اسے سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اس دفعہ جرمنی کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ کیوں نہ اس بارود کو بجلی پیدا کرنے کی غرض سے استعمال میں لایا جائے۔

اس منصوبے کو مکمل کرنے کے لئے شائن باخ (سابقہ مشرقی جرمنی) کے شہر میں ایک فیکٹری لگائی گئی ہے۔ اس فیکٹری میں مختلف خود کار مشینوں کی مدد سے مختلف میزائلوں اور ٹینک شکن راکٹوں کے اندر سے بارود (Highly Explosive TNT) کو نکالا جاتا ہے اور پانی کی انتہائی طاقتور دھاروں (High Pressure Jets) کی مدد سے اس بارود کا گاڑھا مصالحہ تیار کیا جاتا ہے تاکہ بارود پھٹنے کا کوئی امکان نہ ہو۔ بعد ازاں اس بارود کو گھومنے والی بھٹیوں میں آگ لگائی جاتی ہے۔ اس حرارت سے پانی کو بھاپ میں تبدیل کیا جاتا ہے جس کی مدد سے بجلی پیدا کرنے والی ٹربائین چلائی جاتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں بجلی پیدا ہوتی ہے۔ توقع ہے کہ روزانہ اس بھٹی میں ۴۰۰۰ ٹن بارود کو جلا کر بجلی پیدا کی جائے گی اس بجلی کو پھر مقامی بجلی کے گرڈ میں ملا دیا جائے گا۔

Bumble Bee کی اڑان کا راز

انسان نے پرندوں کو دیکھ کر بالآخر ہوائی جہاز بنائے۔ کسی بھی بین الاقوامی ہوائی اڈے مثلاً لندن کے ہیتھرو ائر پورٹ پر ہی چلے جائیں تو آپ کو کوئی مسافر انتہائی شمال کی طرف جاتے ملیں گے کوئی جنوب وغیرہ کی طرف، گویا ہوائی جہازوں کے استعمال سے دنیا کا کوئی بھی کنارہ کچھ ہی گھنٹوں کی مسافت پر رہ گیا ہے۔ جہازوں کے نت نئے ڈیزائن اور نئے نئے انجن سامنے آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ سائنس کی ایک نئی شاخ یعنی Airodynamics سامنے آئی ہے اور ہزاروں انجینئر و سائنسدان اس پر تحقیق کر رہے ہیں۔

جانوروں پر تحقیق کرنے والے سائنس دانوں یعنی زوالوجسٹس (Zoologists) نے Airodynamics کے اصولوں کو استعمال کر کے مختلف پرندوں اور کیڑوں کے اڑنے کے رازوں کو سمجھ لیا ہے۔ لیکن پھر بھی بعض کیڑے ایسے ہیں جن کو روایتی قوانین کے مطابق اڑنے کے قابل نہیں ہونا چاہئے۔ ان میں انگلستان میں پائی جانے والی ایک بڑی مکھی یعنی Bumble Bee بھی شامل ہے۔ اس مکھی کا وزن بہت زیادہ ہوتا ہے اس کے مقابل پر اس کے پر انتہائی مہین اور نسبتاً کمزور ہوتے ہیں چنانچہ روایتی قوانین کے مطابق اس مکھی کے پر اتنے زور سے ہوا کو دھکیل نہیں سکتے کہ یہ اڑنے کے قابل ہو سکے۔

سائنس دانوں نے اس بات کو سمجھنے کے لئے مصنوعی ماڈل تیار کئے تاکہ ان کی فلمیں تیار کر کے یہ جائزہ لیا جا سکے کہ اس مکھی کو خدا تعالیٰ نے وہ کیا راز سکھایا ہے جو عام قوانین پر غالب آ جاتا ہے۔ سائنس دان یہ جان کر حیران ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مکھی کے پروں کی ساخت ایسے بنائی ہے کہ جب یہ اپنے پروں کو زور سے ہلاتی ہے تو ہوا کو اس انداز سے گھماتی ہے کہ اس کے پروں اور جسم کے اوپر ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے چنانچہ ہوا کا نیچے کا دباؤ اس کو اوپر کی طرف اٹھانے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تبارک اللہ احسن الخالقین۔

راکٹوں کا ایک دلچسپ ڈیزائن

وہ راکٹ جو مختلف خلابازوں کو خلا میں لے کر جاتے ہیں وہ سیدھے اوپر کی طرف منہ کر کے اڑتے ہیں تاکہ کشش ثقل کے دائرہ کو توڑ سکیں جس کے لئے ۱۸۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار حاصل کرنی ضروری ہے۔ جب ایک دفعہ خلا میں راکٹ چلا جاتا ہے تو واپسی کے لئے مختلف ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں۔ Space Shuttle جو آج کل باقاعدگی سے خلا میں جاتی ہے واپس آتے ہوئے ایک ایسے جہاز کی طرح اترتی ہے جس میں کوئی انجن نہیں ہوتا جسے گلائیڈر (Glider) کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے مقابل روسی خلاباز ایک ماڈیول (Module) میں واپس آتے ہیں جو ایک پتھر کی طرح آسمان سے گرتا ہے لیکن اس کی رفتار کو مختلف پیراشوٹوں کو کھولنے سے آہستہ کیا جاتا ہے۔

ہوابازی کے ماہر سائنس دان اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ ایسے راکٹ تیار کئے جائیں جو آسمان کی طرف ایک روایتی راکٹ کی طرح ہی اڑ کر جائیں لیکن جب وہ واپس آئیں تو جس طرح پہلے ان کا منہ آسمان کی طرف تھا ویسے ہی واپسی پر وہ زمین پر اتر جائیں۔ گویا جب وہ واپس آئیں تو وہی انجن جو اسے پہلے اوپر کی طرف دھکا دے رہے تھے تاکہ کشش ثقل کے دائرہ کو توڑ سکیں آتے ہوئے وہی انجن کشش ثقل کی طاقت کو جو اسے دور سے اپنی طرف کھینچ رہی ہے اس پر ایک دوسرے انداز میں غالب آ سکیں۔

تجربات کو عملی شکل میں ڈھالنے کے لئے انجینئروں نے ایسے راکٹ تیار کئے جنہیں (DCX) کا نام دیا گیا ہے۔ آج سے دو سال قبل ایک ایسا راکٹ اڑایا گیا جو سطح زمین سے ۳۰ کلو میٹر اوپر تک گیا اور پھر زمین سے کنٹرول کرنے کے بعد اسے بحفاظت زمین پر اتار لیا گیا۔ چند ہفتے قبل امریکہ میں ایک راکٹ ایک میل دور تک اڑایا گیا اور پھر بحفاظت زمین پر واپس عمودی طور پر اتارا گیا۔ خلابازی کی دنیا میں اس واقعہ کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ آئندہ صدی میں ایسے عمودی آنے والے اور جانے والے راکٹ عام ہو جائیں گے جس سے خلا میں جانے پر خرچ بھی نسبتاً کم آئے گا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایسے جنگی جہاز تیار کر لئے گئے ہیں جو بالکل عمودی طور پر اڑتے ہیں اور واپسی میں بالکل عمودی طور پر اتر جاتے ہیں گویا ایسے جہازوں کو کسی رن وے (Runway) کی ضرورت نہیں پڑتی انہیں ہیرئر (Harrier) کا نام دیا گیا ہے۔

دعاؤں کی مشین

خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب (مرحوم) کی بیٹی مکرمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ اہلیہ مکرم افتخار احمد صاحب ایاز (لندن) لکھتی ہیں:

"ایک مرتبہ میں اپنے بچپن میں اباجانؒ سے فیس کے ڈھائی روپوں کے علاوہ نئے شوز لینے کے لئے چند روپوں کا مطالبہ کر رہی تھی تو کہنے لگے اچھا بچڑا (ہمیں پیار سے بچہ کی بجائے بچڑا کہا کرتے تھے) رات کو مشین چلاؤں گا تو شاید انتظام ہو جائے۔ میں یہی سمجھی کہ واقعی کوئی مشین ہوگی جو روپے بناتی ہوگی جو صبح کو انتظام کر دیتی ہے۔ مطلب میں نہ سمجھ سکی کہ "دعا" کی ہی برکت والی مشین چلتی ہے"۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ "دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے" اور تمام مرادات کے حصول کی کلید دعا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں"۔ (برکات الدعاء)

احمدی طلباء و طالبات متوجہ ہوں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ، پاکستان نے احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک Information Cell قائم کیا ہے تاکہ پاکستان میں اور بیرون ملک دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کے بارے میں احمدی طلباء و طالبات کو معلومات فراہم کی جا سکیں۔

دنیا بھر کے احمدی طلباء و طالبات سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ جس جس تعلیمی میدان (مثلاً سائنس، آرٹس، پبلک ایڈمنسٹریشن، بزنس ایڈمنسٹریشن، کمپیوٹر وغیرہ) میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں اپنے تعلیمی ادارہ سے متعلقہ معلومات (داخلہ کا طریق کار وغیرہ) خواہ وہ پراسپیکٹس کی صورت میں ہوں، پمفلٹ کی صورت میں ہوں یا کسی بھی صورت میں ہوں جلد از جلد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ارسال فرمائیں۔ اسی طرح اگر آپ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔

امید ہے کہ طلباء و طالبات اپنے اس Information Cell کو کامیاب بنانے کے لئے جو بھی نئی نئی معلومات انہیں حاصل ہوتی رہیں گی وہ ہمیں ضرور بھجواتے رہیں گے۔

(ناظر تعلیم، صدر انجمن احمدیہ، ربوہ پاکستان)

وہ درد کے لہجے میں یہ کہتے ہیں بصد یاس
اے کاش کہ آکاش سے پرکاش ہو ظاہر
میں ان سے یہ کہتا ہوں مرے پیارے عزیزو!
آکاش کے پرکاش کی اک قاش ہے طاہر

(محمد سعید انصاری)

Earlsfield Properties
RENTING AGENTS
081 877 0762
PROPERTIES WANTEDIN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

Kenssy Fried Chicken
TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB
PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

مکتوب آسٹریلیا — دلچسپ خبریں

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

یونان میں بچوں کو لے پالک بنانے کے لئے وسیع پیمانے پر ہسپتالوں سے ان کا اغوا

حال ہی میں انکشاف ہوا ہے کہ ۱۹۳۵ء اور ۱۹۷۵ء کے دوران ہزاروں ہی نومولود بچے والدین کو دھوکہ دے کر ہسپتالوں کے عملہ نے فروخت کر ڈالے۔ اس دھندے میں ڈاکٹر، نرسیں، دائیاں، نرسریوں والے، یتیم خانے چلانے والے سبھی شریک تھے۔ ایک یتیم خانہ نے تو اس مذموم کاروبار سے ۲۰۰ ملین ڈالر کمائے۔ ہسپتال کا عملہ عموماً والدین کو کہہ دیتا ہے کہ آپ کا بچہ مردہ پیدا ہوا ہے یا پیدائش کے بعد فوت ہو گیا ہے۔ کوئی مردہ بچہ ان کے حوالے کرتے پادری ساتھ ملے ہوئے تھے۔ آج مردہ بچے کا جنازہ پڑھتے اور اگلے روز گرجے میں کسی بچے ک۔ عیسائی بنا رہے ہوتے۔ جو بچے اس کاروبار میں تختہ ستم بنائے گئے تھے وہ اب جوان ہو گئے ہیں۔ ایتھنز کے ایک ہسپتال کے کلرک Spyros Diamanteas نے اس کا انکشاف کیا ہے جس کی وجہ سے وہ بہت شہرت پا گیا ہے۔

لیکن اس انکشاف نے ہزاروں لوگوں میں بھگدڑ مچا دی ہے اور لوگ قطار در قطار ہسپتالوں، نرسریوں، یتیم خانوں وغیرہ کے خفیہ ریکارڈوں کا معائنہ کر رہے ہیں۔ لگتا ہے یہ ادارے آج کل لوگوں کے محاصرے میں آئے ہوئے ہیں۔ اپنی کوششیں جب کامیاب نہیں ہوتیں تو پرائیویٹ سراغ رسانوں کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں تاکہ کسی طرح سے اپنے قدرتی والدین کا علم ہو جائے۔

ایک عورت کہتی ہے مجھے بتایا گیا تھا کہ تم ایک یتیم خانہ کی سیڑھیوں پر پڑی ملی تھی۔ مجھے کبھی اس پر یقین نہیں آیا وہ بھی دوسرے ہزاروں افراد کی طرح اپنے والدین کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ ایک لڑکا اور لڑکی باہم شادی کرنے ہی والے تھے کہ انہیں علم ہو گیا کہ وہ سگے بہن بھائی ہیں، اور بچ گئے۔ ایک اور عورت "زو" بہت خوش قسمت نکلی۔ اس کو بتایا گیا تھا کہ تمہارا ایک ہی بھائی تھا جو اپنی پیدائش سے دو تین دن بعد ہسپتال میں وفات پا گیا تھا۔ لیکن اب تلاش کے بعد اس کو اپنا بھائی زندہ مل گیا ہے۔ تلاش کے سلسلہ میں لوگوں کے جوش و خروش اور پریشانی کو دیکھتے ہوئے یونان کے نائب وزیر صحت Mr. Manolis Sho-ulakis نے کہا ہے کہ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی جڑوں کو تلاش کرے۔ ہم اس امر کو یقینی بنائیں گے کہ آئندہ اس طرح کے واقعات پیش نہ آئیں۔

آسٹریلیا میں بھی چند سال قبل مطالبہ ہوا کہ لے پالک بچوں کو قانوناً حق دیا جائے کہ وہ اپنے قدرتی والدین کے بارہ میں علم حاصل کر سکیں۔ ماہرین نے کہا کہ بچوں کو اس بارہ میں لاعلم رکھنے سے وسیع نفسیاتی اور اخلاقی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سے چھپانا ان پر مہربانی کرنا نہیں بلکہ ان پر ظلم کرنا ہے بلکہ جتنی جلدی بتایا جائے ان کے لئے اتنا ہی بہتر ہے۔ چنانچہ ۱۹۹۰ء میں حکومت نے New Adoption Information Act جاری کیا۔ آسٹریلیا میں کوئی اڑھائی لاکھ افراد ایسے ہیں جو یا تو لے پالک (Adopted) ہیں یا ان کے پیدائشی والدین Birth Parents ہیں۔ چنانچہ اس قانون کے اجراء کے بعد اب گیارہ ہزار افراد اپنے قدرتی والدین (Biological Parents) سے مل چکے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

دنیا غلطیاں اور تجربے کر کے جہاں پہنچتی ہے اسلام پہلے سے وہ تعلیم دے چکا ہوتا ہے۔ خدا فرماتا ہے:

" (چاہئے کہ) ان (لے پالکوں) کو ان کے باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ فعل ہے ....." (۳۳:۶)۔ مغربی معاشرہ میں Adoption کا رواج کثرت سے رائج ہے اگر اس قرآنی تعلیم پر عمل کیا جائے تو لاکھوں لوگ ذہنی کرب سے بچ سکتے ہیں۔

فرعون مصر رعمسیس دوئم کے بیٹوں کے مقابر کی دریافت

مصر کے فراعین کے مقبروں کی جو تلاش اب تک ہوئی ہے ان میں سب سے بڑی وہ دریافت ہے جو حال ہی میں سامنے آئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں رعمسیس دوئم کے پچاس بیٹے دفن ہیں۔ مقبروں کی دیواروں پر خوب نقش و نگار کئے ہوئے ہیں اور رعمسیس دوئم کے کم از کم چار بیٹے ان میں دفن ہیں جن میں اس کا بڑا بیٹا Amon-Her-Khepeshef بھی شامل ہے۔ ان مقابر میں ۶۷ کمرے یا خواب گاہیں ہیں۔ عموماً بادشاہوں کے مقابر میں جتنے کمرے ہوتے ہیں یہ ان سے پانچ گنا زائد ہیں۔ ان میں ممیوں (Mummies) کے ٹکڑوں کے علاوہ فرنیچر، برتن، زیورات اور منکوں وغیرہ کے ہزاروں ٹکڑے بھی دستیاب ہوئے ہیں۔ ماہرین نے نقش و نگار والے پتھر کے برتن اور کھانے کے نذرانہ کو بھی شناخت کر لیا ہے۔ یہ سب چیزیں اس امر کے باوجود ملی ہیں کہ آثار قدیمہ کے ریکارڈ کے مطابق ان مقابر کو قبل ازیں لوٹا بھی جا چکا ہے۔ ۱۹۲۰ء تک ان مقابر کا دروازہ کھلے میں تھا۔ اس وقت بھی اس کی کھدائی ہوئی تھی لیکن صرف دو تہ خانے (Chamb-ers) دیکھ کر ہی اسے بیکار قرار دے کر اس کے منہ کو بند کر دیا گیا۔ موجودہ کھدائی کا سہرا Dr. Weeks کے سر ہے۔

الحاج سید شفیع احمد، محقق دہلوی (مرحوم)
کا تحریر کردہ دلچسپ افسانہ
دور بین
تبلیغ کے لئے اردو دان اہل سنت والجماعت
حضرات کی خدمت میں تحفتاً پیش کیجئے
جلسہ سالانہ کے موقع پر دوربین خصوصی رعائت
سے دستیاب ہے قیمت تین پونڈ
مزید معلومات کے لئے مسز رضیہ سمیع سے
فون نمبر ((0181)543 3140) پر رابطہ کریں

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission from London 21st of July 1995 - 3rd of August 1995

FRIDAY 21ST JULY

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 M.T.A Variety: Islam Challenge to the West
12.30 Learning Languages with Huzoor *Lesson 8 part 2*
1.00 News
1.20 Friday Sermon *LIVE*
2.40 *Nazam*
2.45 Mulaqat *with Urdu speaking friends. 21/7/95*
3.45 *Qaseedah*
3.50 LIQAA MA'AL ARAB
4.50 *Tomorrow's Programmes*

SATURDAY 22ND JULY

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 M.T.A Variety: *Question Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masseh the IV, held in Islamabad UK 1st part*
1.30 News
2.00 Children's Corner: *Mulaqat with Huzoor 22/7/1995*
3.00 *Nazam*
3.05 MTA variety: *German programme*
3.45 *Qaseedah*
3.50 LIQAA MA'AL ARAB
4.50 *Tomorrow's Programmes*

SUNDAY 23RD JULY

11.30 Tilawat
11.45 Hadith *with English Translation*
12.00 MTA variety: *Question Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masseh the IV, held in Islamabad UK, 2nd part*
1.00 News
1.30 Around the Globe
2.00 Mulaqat *with English delegates 23/7/1995*
3.00 *Nazam*
3.05 MTA variety: *A Letter from London by Ameer sahib UK*
3.35 *Nazam*
3.45 *Qaseedah*
3.50 LIQAA MA'AL ARAB
4.50 *Tomorrow's Programmes*

MONDAY 24TH JULY

11.30 Tilawat
11.45 Malfozat
12.00 Eurofile: *Speech by Noor Ahmad Bulstad, Islam and Human Rights - Norwegian Language*
1.00 News
1.30 Around the Globe:
2.00 "Natural Cure" *Homeopathy Lesson No.98*
3.05 *Nazam*
3.10 "Dilbar mera yehi hai" *Ch. Hadi Ali sb.*
3.30 MTA variety: *German programme "Islamesch Press Shau" 16*
4.00 *Qaseedah*
4.10 Arabic Programme from kababir
4.50 *Tomorrow's Programmes*

TUESDAY 25TH JULY

11.30 Tilawat
11.45 Seeratu-un-Nabee (s.a.w.)
12.00 Eurofile: *Question Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masseh the IV, with Bosnians and Albanians in Germany - 1st part*
1.00 News
1.30 Around the globe: *"Introduction of the first 14 members of Lajna Imaillah", about Hadhrat Sayyeda Mahmoodah Begum.*
2.00 "Natural Cure" *Homeopathy Lesson No.99*
3.00 *Nazam*
3.05 *Cooking Lesson* ALMAIDAH
3.30 *Nazam*
3.35 Canada Speaks: *"Tech Talk"*
4.00 LIQAA MA'AL ARAB
4.50 *Tomorrow's Programmes*

WEDNESDAY 26TH JULY

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 Eurofile: *Question Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masseh the IV, with Bosnians and Albanians in Germany - 2d part*
1.00 News
1.30 MTA Life Style: *Sewing Class "Perahan" No.3*
2.00 "Quran Class" *Tarjamatul Quran Class No.72*
3.05 *Nazam*
3.10 MTA Variety: *Eid Milan from Pakistan*
3.40 *Qaseedah*
3.50 LIQAA MA'AL ARAB
4.50 *Tomorrow's Programmes*

THURSDAY 27TH JULY

11.30 Tilawat
11.45 Malfozat
12.00 Medical Matters *with Dr.Mujeeb ul Haq*
12.30 Learning Languages with Huzoor *Lesson 10 part 2*
1.00 News
1.30 Around the Globe: *"Rabwah Aik tarouf"*
2.00 "Quran Class" *Tarjamat tul Quran Class No.73*
3.00 *Nazam*
3.05 MTA Variety: *Seerat Hadhrat Roshan Ali Sahib*
3.30 Children's Corner: *Bait Bazi from Rabwah 3rd part*
4.05 LIQAA MA'AL ARAB
4.50 *Tomorrow's Programmes*

FRIDAY 28TH JULY

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 Around the Globe: *Speech of Jalsa at the Inaugural of Duties of salana 1995 by Hadhrat Khalifatul Masseh the IV 23/7/1995*
1.00 News
1.20 *Darood*
1.30 Friday Sermon *LIVE*
2.40 *Various programmes*
3.15 Hoisting of Liwa-e-Ahmaddiyat
3.30 Tilawat
3.40 *Qaseedah*
3.50 *Poem in Urdu*
4.05 Around the Globe: *The Opening Speech of Jalsa Salana UK by Hadhrat Khalifatul Masseh the IV*
5.00 *End of Transmission*

SATURDAY 29TH JULY

11.30 Tilawat
11.40 Nazam
11.50 Around the Globe: *Address to Ladies by Hadhrat Khalifatul Masseh the IV*
1.30 News
2.00 M.T.A Variety: *Interviews with Various delegations from abroad, Scene of Jalsa Gah*
5.00 *End of Transmission*

SUNDAY 30TH JULY

11.30 Tilawat
11.45 International Majlis Irfan *with Hadhrat Khalifatul Masseh the IV*
1.30 The International Bai'at *(Initiation Ceremony)*
2.00 M.T.A News
2.30 Around the Globe: *Address by Hadhrat Khalifatul Masseh the IV 29/7/1995, Jalsa Salana UK*
5.00 *End of Transmission*

MONDAY 31ST JULY

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 News
12.30 Around the Globe: *Concluding Speech by Hadhrat Khalifatul Masseh the IV, 30/7/195 Jalsa Salana UK.*
3.00 M.T.A Variety: *Interview of African delegates*
4.50 *Nazam*
5.00 *End of Transmission*

TUESDAY 1ST AUGUST

11.30 Tilawat
11.45 Seeratu-un-Nabee (s.a.w.)
12.00 Medical Matters: *with Dr. Mujeebul Haq*
12.30 Eurofile: *The Impeccable youth of the Holy Prophet (s.a.w) - by Mr. Karim Asad Ahmad Khan*
1.00 News
1.30 Around the globe: Interview
2.00 "Natural Cure" *Homeopathy Lesson No.97*
3.05 *Nazam*
3.10 *Cooking Lesson* ALMAIDAH
3.30 Canada Speaks: *"Meet our Friends" Part 8*
3.40 LIQAA MA'AL ARAB
4.50 *Tomorrow's Programmes*

WEDNESDAY 2ND AUGUST

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 Eurofile:
1.00 News
1.30 MTA Life Style: *Sewing Class "Perahan" No.2*
2.00 "Quran Class" *Tarjamatul Quran class No.74*
3.05 *Nazam*
3.10 MTA Variety:
3.50 LIQAA MA'AL ARAB
4.45 *Qaseedah*
4.50 *Tomorrow's Programmes*

THURSDAY 3RD AUGUST

11.30 Tilawat
11.45 Malfozat
12.00 Medical Matters *with Dr.Mujeeb ul Haq*
12.25 Eurofile;
1.00 News
1.30 Around the Globe: *Documentary*
2.00 "Quran Class" *Tarjamatul Quran class No.75*
3.00 *Nazam*
3.05 MTA variety :
3.30 Children's Corner: *"Tarteelul Quran" 2nd part*
3.45 *Qaseedah*
4.00 LIQAA MA'AL ARAB
4.58 *Tomorrow's Programmes*

Programmes or their timings may change without prior notice. We welcome our viewers' comments and suggestions about the quality of the translations of the programme "Learning Languages with Huzoor". Please note, that there will be no "Learning languages with Huzoor" Class from Monday 24th July until 13th of August, and Inshallah this programme will be back on Monday the 14th of August at 12.30 p.m. London time.

Al Fazl International Weekly, London
16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
TELEPHONE NO. 081-870 8517
FAX NO. 081-870 1095
Vol. 2 Friday, July 21, 1995 No. 29

دنیائے مذاہب

برطانیہ میں یہودی رہنما مروجہ یہودی قانون شادی میں تبدیلی پر غور کر رہے ہیں

(رشید احمد چوہدری)

برطانیہ میں یہودی مذہب کے رہنما آجکل یہودی مذہب کی رو سے شادی کے قانون میں تبدیلی کی سوچ رہے ہیں تاکہ مرد طلاق کی صورت میں عورت کو آزاد کر دے اور محض تنگ کرنے کی خاطر طلاق دینے سے گریز نہ کرے۔ کیونکہ مروجہ یہودی قانون کی رو سے اگر مرد عورت کو طلاق نہ دے تو عورت دوبارہ شادی نہیں کر سکتی۔ عورتوں کو شکایت ہے کہ مرد اکثر عورتوں کو اس سلسلے میں بلیک میل کرتے ہیں اور طلاق دے کر آزاد نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان کے اندر مذہب کے خلاف ایک قسم کی بغاوت پائی جاتی ہے۔

برطانیہ میں یہودی رہنما چیف ربی Jonathan Sacks نے قانون میں اصلاح پر حامی بھرلی ہے اور ایک مسودہ تیار کر لیا ہے جس کی رو سے ایک عورت کو حق حاصل ہوگا کہ وہ شادی سے پہلے مرد سے ایسا معاہدہ کر لے کہ طلاق کی صورت میں وہ اسے آزاد کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔ عورتوں کو یہودی معبد کے لیڈروں سے یہ شکوہ بھی ہے کہ وہ ایسے اصلاحی قوانین پر عمل کر نہیں پاتے اسی طرح مذہبی رسوم کی ادائیگی میں ان کر مردوں کے برابر حقوق نہیں دیئے جاتے۔

گزشتہ سال جب ایسی شکایات کا جائزہ لیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ عورتوں کو مذہبی رسوم اور عبادات میں نظر انداز کیا جاتا ہے اور ان کی خیر خواہی کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اور جائز ضروریات کا بھی خیال نہیں رکھا جاتا۔ اس سلسلہ میں ایک ریویو ٹیم مقرر کی گئی تھی جس نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ شادی کے قانون کو بعض گنتی کے افراد غلط طور پر استعمال کر رہے ہیں جن کی وجہ سے عورتوں کو شکایات پیدا ہوئیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایسے افراد طلاق دینے میں جان بوجھ کر تاخیر کرتے ہیں اور بعض دفعہ ناجائز شرائط منوانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں مثلاً یہ کہ عورت اپنے بچوں سے ہرگز نہ ملے یا پھر مالی طور پر انہیں بلیک میل کیا جاتا ہے۔

چیف ربی کے آفس ڈائریکٹر Jonathan Keftenbaum نے ایک بیان کے ذریعہ بتایا کہ چیف ربی اور Orthodox United Synago-gue کے لیڈروں نے جو برطانیہ میں کل یہودی آبادی کا ایک تہائی ہیں بعض معاہدے تجویز کئے ہیں جن پر شادی سے پہلے دونوں فریق دستخط کر کے رضامندی کا اظہار کر سکیں گے۔

یہودیوں کی عورتوں کی ایک تنظیم نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ انہیں تجہیز و تکفین کے مراحل میں بھی شرکت کی اجازت دی جائے۔ مروجہ یہودی قانون کے تحت عورتوں کو اس رسوم میں شرکت کی اجازت نہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سہ روزہ سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع امسال ۳۰ جون، یکم اور دو جولائی کو اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوا جس میں سات سو (۷۰۰) خدام و اطفال نے شرکت کی۔ جمعہ کے روز خدام و اطفال اسلام آباد پہنچ کر اپنے خیمے وغیرہ نصب کرتے رہے۔ شام کو مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے اجتماع کا باقاعدہ طور پر افتتاح فرمایا۔ مکرم سید احمد یحیٰ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے اپنے خطاب میں خدام اور اطفال کو باہمی محبت و پیار، اطاعت اور خوش خلقی کی طرف توجہ دلائی۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں خاص طور پر خدمت خلق اور انسانی ہمدردی کے کاموں میں خدام نے جس رنگ میں جوش اور جذبہ کے ساتھ کام کیا ہے، اس کی تعریف فرمائی اور آئندہ آنے والی نسلوں کی تربیت کے لئے معین اور ٹھوس تربیتی پروگرام بنانے کی طرف توجہ دلائی۔

اجتماع کے تینوں دن خدام اور اطفال نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا۔

ہفتہ کے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقام اجتماع کا معائنہ فرمایا اور خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد اطفال کے ساتھ ملاقات کی اور ان کی کھیلیں دیکھیں۔ ازاں بعد دو گھنٹے تک مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں خدام و اطفال نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مختلف سوالات کئے۔

مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد خدام اور اطفال نے باربی کیو .B.B.Q کا انتظام کیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس میں شرکت فرمائی اور احسن انتظام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اتوار کو حضور انور نے خدام کے فائنل مقابلہ جات، فٹ بال، باسکٹ بال، رسہ کشی، اور کبڈی ملاحظہ فرما کر خدام و اطفال کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

اختتامی اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اول آنے والے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ تقسیم انعامات کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے مختصر رپورٹ پیش کی۔ آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام اور اطفال سے خطاب فرماتے ہوئے نمازوں کی پابندی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور فرمایا کہ نماز اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اور اسی میں سب برکتیں ہیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ حضور انور نے اجتماع کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

بنک ڈکیتیوں کا ملک کراچی میں ڈاکوؤں کا راج

پاکستان :۔ وزیر مملکت برائے خزانہ نے قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا کہ ستمبر ۱۹۹۳ء سے جون ۱۹۹۵ء تک یعنی ڈیڑھ سال کے عرصہ میں پاکستان میں ۶۹ بنک ڈکیتیاں ہوئیں جن میں ڈاکو چھ کروڑ اسی لاکھ روپے کی رقم لوٹ کر فرار ہوگئے۔ سب سے زیادہ ڈکیتیاں یونائٹڈ بنک میں ہوئیں جن کی تعداد ۳۳ ہے۔ دوسرے نمبر پر حبیب بنک ہے جہاں ۲۷ دفعہ ڈاکہ ڈالا گیا۔ نیشنل بنک میں ۸ دفعہ اور فرسٹ وومن بنک میں ایک دفعہ ڈاکہ ڈالا گیا۔

ایک اخباری اطلاع کے مطابق نومبر ۱۹۹۴ء میں کراچی شہر میں صرف اتوار کے دن ڈکیتی اور رہزنی کی ۳۶ وارداتیں تھانوں میں درج ہوئیں۔ جس میں مسلح افراد گاڑیاں، طلائی زیورات اور لاکھوں روپے کی نقدی لوٹ کر لے گئے۔ اخبار نے اس خبر پر "کراچی میں ڈاکوؤں کا راج" سرخی لگائی ہے۔

☆☆

روم میں مسجد کا افتتاح

اٹلی :۔ روم میں حال ہی میں ایک بہت بڑی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مسجد یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہوگی۔ کنکریٹ اور سنگ مرمر سے بنا ہوا مسجد کا ہال ۶۰ میٹر لمبا اور ۴۰ میٹر چوڑا ہے۔ اس کی لاگت کا اندازہ ۳۲ ملین پونڈ ہے جس کا بیشتر حصہ سعودی حکومت نے پیش کیا اور باقی ۲۱ دیگر اسلامی ملکوں نے ادا کیا۔

اس مسجد کی تعمیر کو تقریباً ۱۱ سال لگے ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں میونسپل کمیٹی نے زمین مسجد کے لئے دے دی تھی مگر تعمیر عدالت کے فیصلے کے بعد شروع ہوئی جس میں پابندی لگائی گئی کہ مسجد کے مینار ۱۴۰ فٹ سے بلند نہ ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ اٹلی میں مسلمانوں کی تعداد ساڑھے چار لاکھ ہے۔

☆☆

ایڈز کے متاثرین کی تعداد ۲ ملین سے تجاوز کر گئی

انڈیا :۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق ہندوستان میں ایڈز کے متاثرین کی تعداد دو ملین سے تجاوز کر چکی ہے جبکہ آج سے ۹ سال قبل ہندوستان میں ایڈز بیماری میں مبتلا پہلے مریض کا پتہ چلا تھا۔ ایک اندازے کے مطابق اگر اس کی مناسب روک تھام نہ کی گئی تو آئندہ پانچ سالوں میں دنیا کے اس دوسرے سب سے بڑے آبادی والے ملک میں ایڈز کے متاثرین کی تعداد ۵ ملین تک پہنچ جائے گی۔

☆☆

انسانیت کے خلاف جرائم سے نمٹنے کے لئے بین الاقوامی عدالت کے قیام کا مطالبہ

[لندن] گزشتہ دنوں ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ) میں انٹرنیشنل بار ایسوسی ایشن کونسل کے ایک اجلاس جس میں مختلف ممالک سے ۱۵۰ کے لگ بھگ وکلاء شامل ہوئے متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی جس میں کہا گیا کہ انسانیت کے خلاف جرائم سے پوری طرح نمٹنے کے لئے ایک مستقل بین الاقوامی عدالت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ انٹرنیشنل بار ایسوسی ایشن کے ایک ترجمان نے کہا کہ اقوام متحدہ پر زور دیا جائے کہ اس قرارداد کو منظور کر لے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیضان کا جاری ہونا اس کے بندوں سے آپ کے سلوک کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جب غیبوبیت کا مضمون سمجھ کر آپ بندوں کی ان کے غیب میں خیانت نہیں کریں گے تو یاد رکھیں آپ کے اموال میں برکت ملے گی

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

Designing & Setting by Khalifa Rawahuddin Ahmad